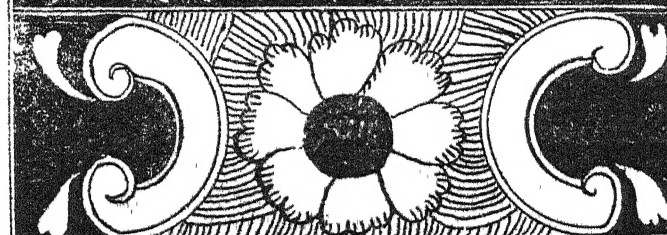


وَمَرْيَمَ كُلَّهَا عَلَى اللَّهِ فَهَوَّحْنَاهُ

نَسَبُ نَامِ رَسُولِ مَقْبُولِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَرْ مَطْبَعِ سَيِّدِ مُحَمَّدٍ عَلَى صَاحِبِ طَبْعِ مُوَدَّ
١٢٤١

بسم الله الرحمن الرحيم

تو که حضرت رسالت پناه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در تشریف برد و در روز دوشنبه دوازدهم ربیع الاول
روز بیستم از نسیان ماه روم ^{۴۸۳} سه شنبه ثمانین و شان یازدهم از تاریخ ذوالقرنین شده بود و سال
چهارم بود از ملک نوشیروان عادل و اندرا پنجه ام المؤمنین حضرت خدیجه
رضی الله عنهما را در نکاح در آورده بود بست و چهار ساله و نیم ماهه بود و در
زمان نزول وحی چهل ساله و نه روزه بود و در روز آدینه بست و بیستم ماه حب
وحی آمده بود و ایام رسالت بست و سه سال بود و در معراج پنجاه و یک ساله بود و بعد از آن
اوده سال و دو ماه و بست روز بود و وفات او در روز دوشنبه دوازدهم ربیع الاول بود و در روز
فرمودن بناء خانه کعبه سی و چهار ساله و دو ماهه بود و در زمان هجرت آنکه پنجاه و دو ساله نه ماهه و دو روزه
و در فضیلت صیام رمضان پنجاه و هشت ساله بود و در بعضی نسخ یازده ماهه و هشت روزه بود که فی عر القصر
از و اج البنی صلی الله علیه و سلم امهات المؤمنین
رضی الله عنهن علی وفق روایة الفقیه ابی الیث

نذبحه سوده عائشه حفصة ام سلمة

بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق
بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق
بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق
بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق	بنو عبد الويل والنساء واسبق والنساء واسبق النساء واسبق النساء واسبق

جميع ما تزوج النبي صلى الله عليه وسلم من النساء اربع عشرة نسوة فاؤل امرأة تزوجها خديجة بنت
خويلد وهي سيدة النساء وكانت ابنت النسيء اسما ثم سودة بنت زمعة ثم عائشة بنت ابي بكر رضي الله
وتزوج بعدها الثلثة بركة تزوج بديعة حفصة بنت عمر رضي الله عنه ولم يسميها بنت ابي لهب وام حمزة بن عبد
المطلب وكانت من قريش وجويرية بنت بني المصطلق وصفية بنت حيي بن اخطب ورب
بنت جحش وكانت زوجة زيد بن حارث يقال لها ام الميساكن بسجادة لها وكثرة صداقاتها وهي ابنة
النبي ماتت بعد النبي عليه السلام وميمونة بنت الحارث وهي حالة ابن العباس وزينب بنت خزيمة وقر
من بني بلال وهي التي وضعت نفسها للنبي عليه السلام وامراه من كعدة وهي التي استعاضت بالله تعالى منه
فطلقها وامراه من بني كلب وكانت نساؤه كلها نثيات الا عائشة فانها كانت بكر تزوجها
النبي عليه السلام وهي بنت ستين من بني بها وهي بنت ثعلبة بن كنانة كانت عند معاوية بن ابي سفيان

بسم الله الرحمن الرحيم
شجرة النبی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...
شجرة النبی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...
شجرة النبی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...

محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...

محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
وطلبقات الناصری و...

مستور است
در باره محافظه

محمد حقیقہ و عیال

الشيخ

عبد الله بن عبد المطلب

الطلاب حسن عم

سید محمد علی

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد بن عبد الله بن محمد

مادی

سجاق



الابن محمد بن محمد مہدی بن ابو محمد مادی

نارون الرشید بن محمد بن ناریون بن سحاق

10

[illegible][illegible]

شاه پهلای بن شاه اسماعیل بن سلطان
 محمد بن شیخ صدر الدین ابراهیم بن شیخ
 خواهر علی بن شیخ صدر الدین موسی بن شیخ
 صفی الدین ابوالسحاق بن شیخ امین الدین
 حرسل بن شیخ صالح بن شیخ قطب الدین بن
 شیخ صلاح الدین رشید بن شیخ محمد الحافظ بن محمد
 الخواص بن درویشان درگاه بن محمد سرافند بن محمد
 حسن بن ابراہیم بن جعفر بن محمد اسماعیل بن محمد
 بن ابوالمحمد فاسم بن ابوالفتح محمد بن ابوالحسن محمد بن

عبد الرحمن بن عثمان

ام المؤمنین زہرا بیگم بنت
ورقہ بن نوفل بن

بن قصى بن كلاب

۱۲
 حرّ البیان
 ۱۳

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مَشْهُودُ الْجَمْعَةِ -

واسمہ عامر واسمہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ فِي رِوَايَةٍ

امینہ واسمہ عبد اللہ

١٩

علاج

[illegible]

بن غالب بن فهر بن مالک^{۱۲}

بن نصر بن کنش ^{عام بن ثعلبة} ^{بن الحارث} ^{بن عامر بن ثعلبة}
 بن خزيمة ^{بن خزيمة} ^{بن خزيمة} ^{بن خزيمة}

احمد

ابن اسحاق بن زید
 النون احمد بن علی بن یحییٰ بن
 اسمیل بن یحییٰ بن جهم بن مهمل
 بن سفیان بن الذئیر بن مدانی بن
 مسلم بن بکر بن راعی بن قایط بن راسم
 بن حجر بن جنب بن نسیب بن عمر بن
 جندب بن اسد بن ربیع بن الفراء

بن

ابو سلم

بن عبد الرحمن بن
 مسلم بن سلمة بن مسلم بن الفارث
 بن عبد الله بن عمر بن ربیعة بن
 سعد بن عجل بن یحییٰ بن علی بن ابی بکر
 بن ثوران بن منصور بن عكرمة بن

حفضة بن

۱۹

۱۸

۱۷

۱۶

بن مدرکة بن الیاس بن مضر بن تزار

بن

۲۸ ۲۷ ۲۶ ۲۵ ۲۴
 بن همیسح بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قینار

بنی
 بعض النسخ
 یو یسح

صفحہ	فہرست کتاب مستطاب تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۶	بیان سبب تالیف
۷	بیان حال نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شہادہ اور آغاز نبوت سے تاجرت کے بیان میں
۷	بیان حال نور مبارک میں تاولادت باسعادت
۸	قصہ ابراہیم بادشاہ محافل کی تعظیم کا نسبت عبد المطلب
۸	جد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۸	چاہ فرزند کا عبد المطلب کا اور بیچ ہونا عبد المطلب کے والد کا
۹	احوال آپ کے حل میں رہنے کا
۹	ذکر وفات عبد المطلب ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
۱۰	بیان حال ولادت باسعادت میں
۱۰	بیان ارق جو بوقت ولادت باسعادت ظہور میں آئے
۱۱	کلمۂ عجیبہ متعلقہ بمعجزات ولادت شریفہ
۱۱	کلمۂ لطیفہ آپ کے پیدا ہونے میں بروز دوشنبہ
۱۱	ذکر محفل میلاد شریف
۱۱	شاہ ولی اللہ محدث کا انوار دیکھن محفل میلاد شریف میں
۱۲	بیان مسخ و ذکر وفات شریف محفل میلاد شریف میں
۱۲	بیان حال جناعت و دیگر حالات زبان طفولیت میں
۱۲	ذکر تحقیق عذاب ابولہب اسبب خوشی میلاد شریف
۱۲	ذکر وودھ پائے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا
۱۳	ذکر شوق صدر شریف
۱۴	ذکر اس بات کا کہ شوق صدر شریف چار بار ہوا اور کلمۂ ہر بار کا
۱۴	ذکر وفات والدہ شریفہ و کفالت عبد المطلب
۱۴	ذکر وفات عبد المطلب و کفالت ابو طالب
۱۴	ذکر استقامت ابو طالب بپرکت آنحضرت ص
۱۵	گوایہی بحیراراہب کی واسطے آپ کی نبوت کے
۱۵	بیان حالات شہادہ تا نبوت
۱۵	ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لیکے آپ کا تجارت کو جانا اور سفر کے معجزات سننے اور کھا خوانان کھانچ آپ سے ہونا
۱۵	بیان مسطورا راہب کی گواہی کا
۱۶	کھانچ آپ کا بی بی خدیجہ کے ساتھ
۱۶	بنانا قریش کا از سر نو خانہ کعبہ کو اور طے ہونا
۱۶	نزاع رکھنے حجر اسود کا آپ کے فیصلے سے
۱۷	بیان حالات زمان نبوت میں تا معراج
۱۷	جانا آپ کا پاس ورقہ کے
۱۸	بیان ہومن اور جنتی ہونا ورقہ کا
۱۸	بیان نزول سورہ فاتحہ کا
۱۸	قصہ حضرت بلال کا اور خرید کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا
۱۸	آزاد کرنا و ان کو از نزول سورہ اللیل حضرت ابوبکر کی شان میں
۱۹	تقریر سیدالاطیف فیہدلیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۹	نزول سورہ بخت ابی لہب کے حق میں
۲۰	حال عقبہ اور عتبہ پسران ابولہب کا
۲۰	بیان ہجرت حبشہ کا
۲۱	اقرار نجاشی پادشاہ نصاریٰ نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۲	ارادہ کرنا حضرت ابوبکر کا واسطے ہجرت کے
۲۲	بیان اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۲۵	ذکر شعب بنی ہاشم
۲۶	ذکر وفات ابو طالب
۲۷	ذکر وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
۲۷	تشریف لے جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طائف کو
۲۷	گوایہی عنہ اس نصاریٰ کی آپ کی نبوت پر
۲۸	مسلمان ہونا جنوں کا

۲۸	فصل ۶	۴۶	قصہ نصف قارون
۳۱	معرج کے بیان میں	۴۹	تحقیق لفظ ثنیت الوداع
۳۲	ذکر بیت المعمور	۵۱	فصل ۲
۳۳	ذکر سدرۃ المستقی	۵۱	بیان واقعہ افزوی سورۃ منصور میں تاغزوہ بدر
۳۴	ذکر رفوف	۵۱	بیان اسلام عبداللہ بن سلام کہ یونین بہت سے علم
۳۵	ذکر حصول شرف دیدار و کلمات التحیات	۵۵	بیان اسلام سلمان فارسی کا
۳۶	نکتہ کلمات التحیات کا	۵۵	ذکر خرید کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کبیر روہ کو
۳۷	سبب تخصیص التحیات کا بحالت قعود صلوة	۵۶	اور اسلئے بھی بہت سخت ہونا اونکا
۳۸	نکتہ لطیفہ در باب گنگھار ان	۵۷	فصل ۳
۳۹	ذکر فضیلت نماز پنجگانہ	۵۷	غزوہ بدر کے بیان میں
۴۰	پیش ہونا پیالوں کا شب معراج میں	۵۷	صحابہ کا تقریرات جان نشا ری کرنا بوقت گفتگو
۴۱	مشاہد عجائبات کا	۵۸	فرمانے آپ کے امر جنگ میں
۴۲	بیان اس بات کا کہ معراج میں آپ کا تشریف لیجانا	۵۹	بیان علوم مقام عبدیت
۴۳	از قبیل عالم آخرت ہی	۵۹	دو فوج جہان انصاری کا حضرت عبدالرحمن بن عوف
۴۴	احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات	۶۱	حال ابو جہل کو بچھینا اور جھپٹ کے اوس لعین کا قتل کرنا
۴۵	فصل ۴	۶۱	اسیر کرنا فرشتے کا حضرت عباس کو
۴۶	مقامات ہجرت اور حالات راہ کے بیان میں	۶۱	پھینک کرنا آپ کا مشیت شاک اور کنکریاں کا فروق
۴۷	ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۶۲	اور بسبب اس کے شکست کھانا کا فوج کا
۴۸	مجمع ہونا کفار قریش کا دارالندوہ میں	۶۳	کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے
۴۹	واسطے مشورت کے آپ کا امر میں	۶۳	بیان فات بی بی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۵۰	وجہ تسمیہ شیطان بشیخ نجدی	۶۳	کا اور نکاح میر حضرت عثمان غنی کے آنا ام کلثوم کا
۵۱	بیان حال حکیم	۶۴	بیان اس بات کا کہ پیغمبر کی دو بیٹیوں کا ایک بیٹی کے
۵۲	آپ کا غار ثور میں تشریف لیجانا اور ولمان کے معجزات	۶۴	نکاح میں آنا ایسا شرف ہے کہ سوا حضرت عثمان کے
۵۳	تخصیص حضرت ابو بکر صدیق و حضرت رضی	۶۴	کسی کو حاصل نہیں ہوا
۵۴	علی رضی اللہ عنہما قصہ ہجرت میں	۶۴	مشورت کرنا آپ کا احباب معاملہ اسیران بدر میں
۵۵	نکتہ عجیبہ متعلق بآیہ لا تخرجن ان اللہ معن	۶۴	را حضرت ابو بکر کے کہ بکوفہ یہ لیکے چھو دینا اور نازل ہونا
۵۶	روانہ ہونا آپ کا غار ثور سے	۶۴	فرمانے کا ہجرت حضرت عثمان کے کہ تقفہ قتل اسیران بھی
۵۷	مرد و آپ کا خیمہ ام محبہ پر	۶۴	تخصیص اصحاب بدر
۵۸	سراقہ بن مالک کا آپ کو بچھ جاننا اور زمین کا گل جاننا	۶۴	فصل ۴
۵۹	سراقہ کے گھوڑے کو تابشکم	۶۹	فتح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں
		۶۹	ذکر حضرت غوث اعظم

۶۹	ذکر ہونے امام مہدی کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی	۹۹	حال جان دینے ایک یہودی کا محبت شوہر میں
۷۰	اولاد میں اور بیان کلموں کا اس بات میں	۱۰۰	قصہ قتل کعب بن شرف کے بیان میں
۷۱	فصل ۵	۱۰۲	قصہ قتل ابورافع یہودی کے بیان میں
۷۲	عزودہ احد کے بیان میں	۱۰۴	قصہ افک کے بیان میں
۷۳	ذکر مبشرہ بخت ہونے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا	۱۰۵	قصہ آیت تیمم کے بیان میں
۷۴	شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۱۰۸	قصہ حدیبیہ کے بیان میں
۷۵	بیان مقتل عیسیٰ بنی خلف کا ذکر حضور اقدس کے ہاتھ سے	۱۱۱	ذکر بیعت رضوان
۷۶	بیان بطن رابع	۱۱۵	قصہ ابوبصیر اور اس کے یاروں کا
۷۷	بیان فضیلت شہداء	۱۱۶	عزودہ خیبر کے بیان میں
۷۸	ذکر سنات کا کہ نسب ہرات کے دن ہونا	۱۱۷	حضرت علی کا اوگھارنا دروازہ قلعہ خیبر کو
۷۹	عزودہ احد کا جو مشہور ہے غلط ہے	۱۱۸	ذکر فک
۸۰	ذکر عزودہ حمراء اللہ یعنی آپ کے تشریف لیجانے کا بھٹا	۱۱۹	ذکر داخل ہونے حضرت صفیہ کا ازواج مطہرات میں
۸۱	ابو سفیان سے کہوہ پھرتا ہوا اور چلا جانا ابو سفیان کا	۱۲۰	اما حضرت جعفر اور دیگر مہاجرین حبشہ کا
۸۲	فصل ۶	۱۲۱	ذکر زہر دینے یہودیہ کا آپ کو
۸۳	عزودہ بدر ثانی کے بیان میں	۱۲۲	ذکر تحریم گوشت خروستہ
۸۴	فصل ۷	۱۲۳	عمرہ القضاء کے بیان میں
۸۵	عزودہ بنی فضیل کے بیان میں	۱۲۴	اسلام خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں
۸۶	فصل ۸	۱۲۵	فصل ۹
۸۷	عزودہ خندق کے بیان میں	۱۲۶	عزودہ بنی فضیل کے بیان میں
۸۸	ذکر خندق بشورہ سلمان رضی اللہ عنہ	۱۲۷	فصل ۱۰
۸۹	جھکا برق کا پتھر سے اور پیشین گوئی آپ کی	۱۲۸	عزودہ خندق کے بیان میں
۹۰	در ثاب تخریم فارس و شام	۱۲۹	ذکر خندق بشورہ سلمان رضی اللہ عنہ
۹۱	قصہ عجیب نوجوان انصاری	۱۳۰	جھکا برق کا پتھر سے اور پیشین گوئی آپ کی
۹۲	بیان قضا ہونے چار غاروں کا	۱۳۱	در ثاب تخریم فارس و شام
۹۳	حال مقتول عمر بن عبدالمطلب و دہلوان بدت حمید کرار اللہ	۱۳۲	قصہ عجیب نوجوان انصاری
۹۴	حسن تدبیر نعیم رضی اللہ عنہ سے نفاق ہو جانا	۱۳۳	بیان قضا ہونے چار غاروں کا
۹۵	فیما بین قریش اور بنی قریظہ کے	۱۳۴	حال مقتول عمر بن عبدالمطلب و دہلوان بدت حمید کرار اللہ
۹۶	فصل ۱۱	۱۳۵	حسن تدبیر نعیم رضی اللہ عنہ سے نفاق ہو جانا
۹۷	عزودہ بنی قریظہ کے بیان میں	۱۳۶	فیما بین قریش اور بنی قریظہ کے
۹۸	سقوط میں بندھنا ابولہبہ کا واسطے قویہ	۱۳۷	فصل ۱۲
۹۹		۱۳۸	عزودہ بنی قریظہ کے بیان میں
		۱۳۹	سقوط میں بندھنا ابولہبہ کا واسطے قویہ
		۱۴۰	قصہ عجیب

۱۳۷	بیان استدلال شیعہ در باب فضیلت حضرت علیؑ	۱۶۱	توجیہ کلام شاہ محمد العزیز صاحب در باب
۱۳۸	بیان افکار جناب لیسے حکم فرمایا تھا جان پاؤں والو	۱۶۲	شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳۹	حال عکرمہ بن ابی جہل	۱۶۳	ارادہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے
۱۴۰	بیان اسلام وحشی	۱۶۴	لکھنے عہد خلافت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۴۱	بیان اسلام عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کا	۱۶۵	بیان خوبی مسواک اور خاتمہ بخیر سونے کے مسواک کا
۱۴۲	فائدہ نافعہ	۱۶۶	بیان تاکید کار و رعایت ظلام و کثیر
۱۴۳	بیان اسلام کعب بن زبیر	۱۶۷	ما تم پر سی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
۱۴۴	بیان اسلام مہابر بن اسود کا	۱۶۸	بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۴۵	بیان اسلام ہند عورت	۱۶۹	ذکر سقیفہ بنی ساعدہ
۱۴۶	بیان اسلام قرنا و قتل دیگر زمان	۱۷۰	ذکر غسل جسد اطہر
۱۴۷	فصل ۲۴ غزوہ حنین کے بیان میں	۱۷۱	ذکر دفن جسد اطہر
۱۴۸	ذکر غزوہ اوطاس کا	۱۷۲	بیان شرف زیارت قبر شریف
۱۴۹	فصل ۲۵ وفود کے بیان میں	۱۷۳	خلافت شریفہ اور خلاق کریم اور حجرات کے بیان میں
۱۵۰	ذکر سیلاب کذاب	۱۷۴	فصل ۲۶ علیہ شریفہ کے بیان میں
۱۵۱	فصل ۲۶ غزوہ ہند کے بیان میں	۱۷۵	لکھنے ملاحت رنگ مبارک
۱۵۲	بھجنا آپ کا حضرت خالد کو مع لشکر کے دوسرے ہند	۱۷۶	بیان نورانیت جسم شریف و مترجم سایہ
۱۵۳	اور گرفتار ہونا اکیدہ حاکم دوسرے جندل کا	۱۷۷	بیان خوشبو عرق شریف
۱۵۴	حال مسجد ضرار	۱۷۸	بیان اون خیر و کجا جو دنیا میں سے آپ کو بے تحشہ
۱۵۵	قصہ تین اصحاب غصہ میں کا کبیر رہا ہے گئے	۱۷۹	سرسبزات کا لکھنا آپ کو کار و جہانہ تحاشات
۱۵۶	فصل ۲۷ فرضیت حج اور امیر الحج ہونے حضرت ابو بکر	۱۸۰	فصل ۲۷ اخلاق کریمہ کے بیان میں
۱۵۷	صدق رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۱۸۱	قصہ ہودی کا کہ سبب آپ کے حکم کے مسلمان ہو گیا
۱۵۸	قصہ سنہادی بعض امور	۱۸۲	حکایت زاہر دہقان رضی اللہ عنہ
۱۵۹	فصل ۲۸ سبائے کے بیان میں	۱۸۳	مسئلہ قیام پر اے تعظیم
۱۶۰	بیان معنی سبائے	۱۸۴	ذکر شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۱	فصل ۲۹ حجۃ الوداع کے بیان میں	۱۸۵	بیان سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۲	بیان احرام حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۸۶	فصل ۳۰ معجزات کے بیان میں
۱۶۳	بیان افراد و قرآن و تمتع کا	۱۸۷	شفاعت کبریٰ کے بیان میں
۱۶۴	فصل ۳۰ وفات شریف کے بیان میں		

بسم الله الرحمن الرحيم

ہزاران ہزار حمد جناب رب العزت کو جسے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور سارے عالم کو اس نور سے ہویدا کیا اور درود نامہ دو نثار جناب محبوب باب الحسین سید المرسلین چٹکی ہدایت گمشدگان بادیہ ضلالت راہ پر آئے اور ان کے آل اصحاب چٹکی سہی اور کوشش دین قوی ہوا اور اکاسرہ اور قیصرہ تھرائے بعد حمد اور صلوات کے کتنا ہی نیاز مند درگاہ رب العزت صہیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الابد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشغال جناب حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہی جیسا کہ وارد ہی عند ذکر کر اور لکھا اللہ تبارک و تعالیٰ کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہو اور بھی خدا سے تعالیٰ نے فرمایا ہر قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ معقون کثر حبیرو یعنی نوکر ای محمد اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہونا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گنہ بخش دے اور اللہ بہت بخشش والا ہی نہایت مہربان اور ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب کاتباع اور آپ کے طریقے پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سب ہی جگہ کے

تفہیم سبب تالیف
جمع کر کے
یعنی اودنا دعا کر کے
اور قیصرہ و جمع کر کے
میں سے سبب تالیف
دوسرے

مقبول اور محبوب خدا ہونیکا اور سبب ہو گنا ہون کے بخشے جانے کا لہذا راقم حروف کے نزدیک تقدیر
فی الحال جزیرہ پورٹ بلیر انڈین مین وارد ہو اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس اپنے نہیں رکھتا
خاطر شفیع غمگسار صد عنایت بر حال زار حکیم محمد امیر خان صاحب یٹوڈاکٹر کے یہ رسالہ بیان تاریخ
حبیب الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم میں شہید ہجری میں لکھا ہے اور نام تاریخی اسکا تواریخ حبیب الرحمن
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یہ رسالہ تل ہجری میں باب در ایک خانے پر با اہل
میں حالات نور مبارک اور ولادت با سعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت تا ہجرت کا بیان ہے
باب دوم میں ہجرت تا وفات کے حالات کا بیان ہے باب سوم میں علیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان
خلعتے میں شفاعت کبریٰ کا بیان ہے اور ہر باب کو فصلوں پر منقسم کیا ہے اور ہر حال کے شرح پر لفظ حال لکھا ہے
باب اول احوال نور مبارک در ولادت با سعادت و طفولیت و شباب و در آغاز نبوت تا ہجرت کے بیان

فصل اول بیان حال نور مبارک میں تا ولادت با سعادت

حدیث میں وارد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِيَّ یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا
اور کتب اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو پیدا کر کے سارے عالم کو اس نور سے
جلوے ظہور میں لایا آسمان اور زمین اور سارے اور چاند اور سورج اور سب بنیا اور اولیا پر تو اسی نور کے
بہن اور حقیقت محمدی سے کاشا ہے حدیث میں آیا ہے کہ آپ فرمایا میں پیغمبر تھا او وقت میں کہ آدم باقی
اور میں سے تھے یعنی خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے پیغمبر جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کیا
اگرچہ ظہور آپ کا اس عالم میں سے بعد ہوا بعد پیدائش آسمان اور زمین وغیرہ کے جسے ایتعالیٰ کو منظور
ہوا کہ زمین میں اپنا ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اس سے آباد کرے اور نور محمدی کی روشنی دنیا
میں پھیلا دے تب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی کو انکی پیشانی میں چمکایا پھر
آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف شیمث علیہ السلام کے کہ اشرف اولاد تھے اور بعد حضرت آدم
کے ان کے جانشین اور پیغمبر ہوئے بعد ازیں وہ نور اصلاط ظاہرہ اور ارعاطیہ میں منتقل ہوتا چلا آیا

۱۔ بعد ازین
۲۔ غایت عجب و
۳۔ صلی اللہ علیہ
۴۔ اس کتاب کو
۵۔ اس باب سے
۶۔ لیکن میں
۷۔ مضامین کہ
۸۔ جو کتب مطبوعہ
۹۔ سے مطابقت
۱۰۔ نہ کرتی
۱۱۔ ہے اور
۱۲۔ قبول و تائید
۱۳۔ سننے والا
۱۴۔ اصلا
۱۵۔ پانچمین
۱۶۔ شکم پر
۱۷۔ اگرچہ نسب
۱۸۔ باب ایک
۱۹۔ در سب
۲۰۔ ایک شخص

اور مجاہد کی معلوم تھی عبد المطلب نے خواب میں وہ جگہ دیکھ کر ارادہ کھودنے کا کیا قریش مانع ہوئے اور اسے نہ کو
 طیار ہوئے اور عبد المطلب کا کوئی معین نہ تھا اولاد بھی اونکی ایسی تھی جو کام آوے صرف ایک بیٹا اور کچھ تھا
 اور عبد المطلب قریش سے اسے اور بفضلہ تعالیٰ غالب آئے اور چارہ زرم کھودنا شروع کیا اوس دن بسبب زیادہ
 اولاد کے عبد المطلب کو رنج بوا تھا و نمون نے منت کی کہ جو میرے سے نیٹے ہوں اور چارہ زرم میں کھود کے
 بھالوں ایک بیٹے کو قربانی کر دینا خدا تعالیٰ نے عبد المطلب کو دس بیٹے دیے اور چارہ زرم بھی عبد المطلب کے
 کھودنے سے نکل آیا تھا و نمون نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کر دینا لیکن کے لیے قرعہ ڈالا عبد المطلب کا
 نکلا عبد المطلب عبد المطلب کا ہاتھ پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کر دینا قریش مانع ہوئے اور
 عبد المطلب بسبب نور محمدی کے اونکی پیشانی میں بہت خوبصورت تھے سب اونھیں چاہتے تھے بھائی بھی نہیں
 چاہتے تھے کہ عبد المطلب فرج ہوں ایک کا ہنہ کے پاس اس قصہ کو لیکئے اوس نے کہا کہ قرعہ اس طرح ڈالو
 کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبد المطلب کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ لکھئے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور بڑھائے
 یہاں تک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ لکھئے عبد المطلب نے ایسا ہی کیا ہر بار عبد المطلب کا نام قرعے میں نکلتا تھا
 کہ نوبت سوا اونٹوں کی پہنچی تب اونٹوں کا نام نکلا عبد المطلب اونٹوں کو قربان کر کے نذر سے ادا ہوئے حدیث
 میں جو آیا ہے انا ابن الذبیحین میں بنا دو ذبیحہ کی ہوں ایک ذبیحہ سے حضرت اسماعیل مراد ہیں اور دوسرے
 سے عبد المطلب والد ماجد آپ کے حال جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد المطلب سے منتقل ہو کر آپس
 والدہ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حل میں ہوئے بہت خیر و برکت اوس سال میں شامل حال قریش کے ہوئے
 قحط دفع ہوا مہینہ ربیع الثانی میں سرسبز ہوئی حتیٰ کہ قریش نے اوس سال کا نام سنہ الفتح و ملا بہتاج رکھا یعنی
 سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حل پر گذرے تھے کہ عبد المطلب آپ کے والد کا مدینہ میں انتقال ہوا
 شام کو قحط قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہاں پہنچے بھرتے ہوئے مدینہ میں پہنچے مامورین کے پاس ہمارے
 ٹھہر گئے تھے کہ وفات پائی ایام حل میں آپ کی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرائی جیسے حل علی
 کو معلوم ہوتی ہو معلوم نہیں ہوئی اور اونھیں ایام میں آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے
 حل میں ایسا شخص ہے کہ سردار ہر عالم کا جب پیدا ہوا نام اوسکا چھوڑ رکھو اور بوقت ولادت آپ کے آپ کی

والدہ نے دیکھا کہ ایک فرادون سے نکلا جس سے اونہیں مکانات شام کے نظر پڑے حضرت
صبح میں آیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھا میری
مانجہ نساہان کے دیکھنے سے یہی نور مراد ہو اور دعاے ابراہیم سے وہ دعا مراد ہو جو سورہ بقرہ
میں مذکور ہو رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ اے رب ہمارے اور قائم کرو انہیں
ایک غیر ادون میں سے کہ پڑھے اور پیر تیری آیتیں اور سکھائے انہیں کتاب و حکمت اور
پاکیزہ کرے انہیں بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اعلیٰ نے خانیہ
کے میں بنایا بعد فراغت کے اور سکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے
وہ بشارت مراد ہو جو انجیل میں ہے اور سورۃ صفت میں اسکا ذکر آئے مَكِّيَّةٌ نَزَّلَ فِيهَا
بِأَنبِيَاءٍ مِنْ بَنِي إِدْرِسَ

ترجمہ
اے رب
میں
دعا
ہوں
ابراہیم
کی
اور
بشارت
عیسیٰ
کی
اور
جو
دیکھا
میری
مانجہ
نساہان
کے
دیکھنے
سے
یہی
نور
مراد
ہو
اور
دعا
ے
ابراہیم
سے
وہ
دعا
مراد
ہو
جو
سورہ
بقرہ
میں
مذکور
ہو

فصل دوسری بیان حالِ ولادتِ باسعادت میں

بارہویں تاریخ ربیع الاول کے اسی سال میں جس میں قصۃ السحابیل واقع ہوا تھا بروز شنبہ
بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے
نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اوس رات میں ظہور میں آئے
اور انجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبد اللہ والدہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت
باسعادت میں میں پاس آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی میں نے
دیکھا ستارے آسمان سے ٹپک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہو گئے تھے کہ گمان
ہوتا تھا زمین پر گر پڑیں گے اور از انجملہ یہ کہ سارے بت رومے زمین کے اوس قریب سرنگون ہو گئے
اور یہ بات سوائے اہل اسلام کے زردشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے ہندوستانی مجوسی ہیں کہ زردشت
کو پیغمبر جانتے ہیں اور از انجملہ یہ کہ لاکھ فارس کی کہ گبران شہر پر سب سے باہتمام تمام ہزار برس
روشن رکھی تھی بجھ گئی اور از انجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزله میں آیا اور

ترجمہ
اے رب
میں
دعا
ہوں
ابراہیم
کی
اور
بشارت
عیسیٰ
کی
اور
جو
دیکھا
میری
مانجہ
نساہان
کے
دیکھنے
سے
یہی
نور
مراد
ہو
اور
دعا
ے
ابراہیم
سے
وہ
دعا
مراد
ہو
جو
سورہ
بقرہ
میں
مذکور
ہو

چودہ لنگڑے اور سکے گرنے نکتہ سجدوں کے متصل ہونے میں زمین سے اشارہ اس بات کی کہ
 تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب آپکی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے
 مالا مال ہو جائے گی اور جتوں کا سرنگون ہونا اشارہ سہبات کی طرف ہے کہ بسبب اس بلوغت کے
 بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ کشش پرستی
 آپ کے باطل ہو جائیگی اور نو شیروان کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ لنگڑوں کا گرنا اشارہ
 اس بات کی طرف ہے کہ سلطنت خاندان نو شیروان کی کہ اس زمانے میں اتنی بڑی سلطنت
 زمین میں کوئی تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اور سکے خاندان میں اور ہوں گے چنانچہ ایسا ہی
 ہوا اور سب ملک نو شیروانیوں کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اہل اسلام کے تصرف
 میں آیا اور یزدجرد اس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں ہلاک ہوا بھراوین
 کوئی بادشاہ نہ ہوا نکتہ پیرا ہونا آپ کا بروز جمعہ یا سیاہ رمضان یا اور کسی دن میں جو متبرک مشہور
 ہیں اس میں یہ نکتہ ہے کہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ آپ کو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی بلکہ
 ایسے دن اور مہینے میں پیدا ہوئے کہ اسکو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی یا ہ
 ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا ف حرمین میں
 اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور
 مسلمانوں کو مجتمع کر کے قصہ مولد شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بلو
 دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب بڑا زیاد
 محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں
 یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور کہ عظیمہ میں مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
 شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو کہ منظر میں
 مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاول کو اور قصہ ولادت شریف درخوار عادی
 وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے

۱۱

۱۱

۱۱

۱۱

۱۱

۱۱

۱۱

اون انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل مبارک میں حاضر ہو کر تے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سوسلمانوں کو جاسیے کہ بمقتضا محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محفل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہو کر مین گزشتہ طریقہ کہ بہ نیت خالص کیا کریں ریا اور نمائش کو دخل نہیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو اکثر لوگ جو اس محفل میں فقط شہر خوانی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات و احادیث نامعتبرہ سناتے ہیں خوب نہیں ہی اور بھی علمائے لکھا ہی کہ اس محفل میں ذکر و فاتحہ کا بچا ہے ایسے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہی ذکر غمہ جا بجا مین محض نازیبا ہی حرمین شریفین مین ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہی

محفل شریف
ذکر و فاتحہ

فصل تیسری بیان حال ضاعت دیگر حالات مان طفولیت میں

سات روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ کو مڑی ابو لیب کی تھی کہ ابو لیب نے اسے بوقت پونچھانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین ابو لیب کو بعد موت کے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا اس نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب و شبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطی سے کہ با اشارے اون کے منہ ثویبہ کو بسبب پونچھانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو ملتا ہی کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہی علمائے محدثین نے بعد گفتے اس روایت کے لکھا ہی کہ جب ابو لیب سے کافر کو جبکی مذمت قرآن شریف میں بتصریح وارد ہی بسبب خوشی کے ولادت شریف سے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اس کو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اس کے ہونگے بعد ثویبہ کے حلیمہ سعدیہ نے آپ کو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ ہر کون کو دودھ پلائے والیوں کو دیدیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کے دودھ پلایا کرتی تھیں اور

ابو لیب کی خبر
ذکر و فاتحہ

ذکر دودھ پلانا
حضرت عاتکہ

بعد ختم ایامِ مضاعت کے پاس بن باپ کے پونچا دیا کرتی تھیں اور بن باپ لڑکوں کے دودھ پلانیو لیون کو نقد و جنس دیکر رضا مند کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کہ نواحِ طاعت میں تھا ساتھ اور عورتوں کے کٹے کو واسطے لینے لڑکوں کے آئین اور عورتوں نے انکو یتیم سمجھ کر نلیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعیدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپ کے شاملِ حلیمہ کے ہوئیں مادہِ خسواری حلیمہ کی بسبب لاغری کے چل نہیں سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اوپر سوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلے کی ساریوں سے الگ جاتی تھی اور جب حلیمہ کے گھر آپ پونچے بہت فراخی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریاں اونکی خوب تازہ و فربہ ہو گئیں اور قومِ خطا میں مبتلا تھی اونکی مویشی جنگل سے بھوکھی آتی تھیں اور لاغر تھیں وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریوں کو وہاں چرائو جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں دیکھو وہ کیسی سیر آتی ہیں اور تازہ و فربہ ہیں حالِ آپ پستانِ راست کا شیر پیا کرتے تھے اور پستانِ چپ اپنے بھائی غیاثِ حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ جھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپ کی جبست میں تھی اور لڑکپن میں بھی آپ نے بول و براز کپڑے میں نہیں کیا بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے کہ اوسی وقت رکھنے اور آپ کو اونکا رجا ضرور پیشاب کرا لینے تھے اور کبھی ستر عورت آپکا برہنہ نہیں ہوتا تھا اور جو کچھ اتفاقاً اوٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے حالِ چاند آپ کے اشارے کے موافق چھجک جاتا اور آپ کو رونے سے بہلاتا چنانچہ کتبِ احادیث میں بروایت حضرت عباس ثابت ہے اور صابونی محدث نے اس حدیث کو حسنِ بابِ معجزات میں لکھا ہے حالِ جب آپ پانوں چلنے لگے اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہ کے لڑکوں کے ساتھ جنگل کو جہاں مویشی اونکے چرتے تھے تشریف لیا تھے ایک دن آپ وہاں تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے اُٹے اور انھوں نے آپ کو چہت لگائے سینہ مبارک کو تاننا ت چاک کیا اور دل مبارک کو محال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالمِ قدس کی بصورت بسی ہوئی دو اسکے تھی چڑکیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھنے لگاں سینہ کو سنی دیا اور بطلق تکلیف آپ کو معلوم نہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور گھبرا

وہ فرشتے صندھ

چاند

کہ ہمارے بھائی کے دلے کا دوا دیوں نے اگر پیٹ چاک کیا یہ بات سنکر حنیفہ جلدی سے دہان
 پونجین دیکھا کہ آپ بیٹھے ہیں اور رنگ مبارک کا ہیدہ اور متغیر ہو گیا ہے آپ سے حال پوچھا
 آپ نے بیان کیا بھر اپنے ساتھ آپ کو گھر لے آئیں ف ثناء عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز
 نے تفسیر سورہ الم نشرح میں لکھا ہے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کے
 گھر تھے دوسری بار قرب زمانہ جوانی میں جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری بار قبل نزول
 وحی کے چوتھی بار شبہ علاج میں اور کنگہ اس میں یہ لکھا ہے کہ پہلی بار شق کرنا اس لیے تھا کہ
 آپ کے دل سے جب لہو و لعب جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے نکال ڈالیں اور دوسری
 بار اس لیے کہ جوانی میں آپ کے دل میں رغبت ایسے کاموں کی جو بمقتضائے جوانی خلاف
 مرضی الہی سرزد ہوتے ہیں نہ ہے اور تیسری بار اس لیے کہ آپ کے دل کو قوت تحمل وحی کی
 ہو اور چوتھی بار اس لیے کہ آپ کے دل کو طاقت مشائخ عالم ملکوت اور لائوت کی ہو فقط
 حلیمہ سعدیہ احوال شق صدر شریف کا دیکھنے ڈرین اور آپ کو کہے میں آپ کے گھر پونچھا دیا
 حال جب آپ چھ برس کے ہوئے آپ کی والدہ شریفہ نے انتقال کیا پاس اپنے اقارب کے
 مریے کو گئیں تھیں دہان سے پھرتے ہوئے موضع ابوالحسن وفات پائی اور وہیں مرفون
 ہوئیں عبدالطلب دادا آپ کی پرورش کے کنیل ہوئے اور بیٹوں سے زیادہ چاہتے تھے
 ہزار جان سے آپ پر عاشق تھے آپ کے صغیر میں ہی کہ آپ آٹھ برس کے تھے
 اونکا بھی انتقال ہوا ابو طالب چچا آپ کے مشکفل ہوئے اور بہت محبت اور تعظیم سے آپ کو
 رکھتے آپ لکھال رشد اور تہذیب سے نشوونما پایا حال آپ کے صغیر میں ایک بار کہ مظلومین
 خشک سالی ہوئی ابو طالب آپ کو اپنے ساتھ میدان میں لے گئے اور برکت آپ کے استغفار
 کیا یعنی مینہ برسنے کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی برکت سے خوب مینہ برسا یا
 کہ عالم سیراب ہو گیا اور قحط دفع ہو گیا اسی باب میں قصیدہ ابو طالب کا جس کا یہ شعر ہے
 وَأَيْضًا لِّسَنَتِي فِي الْعَمَاءِ بَوَّحُهُ ۖ ثُمَّ كَالِ الْبَيْتِ كَالْحَمِي عَصَمَةُ ۖ لِلْأَرَامِلِ ۖ بِعَيْنِي سَفِيدُ

وہ صاحب
 کو شق صدر شریف
 چار بار ہوا
 اور کنگہ مبارک

در وفات حضرت عبدالطلب رضی اللہ عنہ وفات
 ابو طالب رضی اللہ عنہ
 الفسكون ہی
 موصوفہ الفسكون
 راجعہ مکتوبہ
 کا کون سا فقرہ ہے

گورگور پانی مانگتا ہی اپنے منہ سے جاسپناہ ہی قیون کی اور صحت ہی بڑھ عورتوں کی نصیبہ
 بہت بڑا ہی اور بہت بیچ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں مذکور ہی حال ایک مرتبہ
 آپ ابو طالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر میں سفر تجارت شام کو گئے راہ میں بکچرا راہ نصاری
 کے صومے کے پاس اتفاق قیام آپ کا ہوا راہب مذکور نے آپ کو علامات نبوت سے پہچان
 اور قافلہ کی دعوت کی اور ابو طالب سے کہا کہ پیغمبر سر دار سب عالموں کے ہیں اور اہل
 کتاب یہود اور نصاری انکے دشمن ہیں انکو ملک شام میں نہ لیجاؤ مبادا اوکے ہاتھ سے
 انھیں گزند پہنچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہیں بیچا اور بہت نفع پایا اور وہیں سے
 کٹے کو پھر آئے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہے کہ اون دنوں
 سات آدمی بھلہ نصاری شام کے یہ حال دریافت کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 موراس اہ سے ہوگا واسطے قتل آپ کے اوس طرف آئے تھے ہجرات اوس سے کہا
 کہ وہ پیغمبر حق ہیں تم اونکی اطاعت کرو اور جب خدا کو منظور ہی کہ اونکو رتبہ عالی دے
 تمھارے ملنے سے نہیں ٹلیگا اور تم اونھیں مار نہیں سکتے تب اس ارادے سے باز رہے

فصل چوتھی بیانِ لاشائے نبوت

جب آپ جوان ہوئے اون امور سے جو جوانوں میں خلاف تہذیب ہوتے ہیں منترہ تھے
 اور صدق و امانت و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور
 قریش آپ کو محافل ہوا و لعب میں بلائے آپ ہرگز شریک نہوتے تھے اور مست بریش کو آپ کے صدق
 و امانت کا اقرار تھا یہاں تک کہ آپ کو محمد امین کہتے تھے حال بچپن برس کی عمر میں مال
 بی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت الما در قریش میں تھیں لیکے آپ واسطے تجارت کے تشریف لیگے
 اس سفر میں نسطور راہب نے آپ کو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں حکماؤ کو
 انبیاء کی کتابوں میں ہی میسرہ غلام خدیجہ کا آپ کے ساتھ تھا اوسنے بہت معجزات آپ کے
 سفر میں دیکھے اور اگر خدیجہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ نے دیکھا جنوقت کہ آپ لوں سے

سفرِ حج
 سے واپس آئے

اور انھیں
 جو امور
 اور صفات
 حمیدہ
 اور اخلاق
 پسندیدہ
 سے موصوف
 تھے اور

بیانِ نبوت
 کی گواہی

پھر ہوئے آتے تھے وہ بالا خانے کے غریبین بیٹھی تھیں وہاں سے آپ آتے
 نظر پڑے آپ پر دو فرشتے سایہ کیے تھے میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے سائے سفر
 میں ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہؓ نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپ کے ساتھ
 کی اور ابوطالب سبابت سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان
 قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پہنچے اونکی جانب سے مہم نکاح و ردہ بن
 برادر عم زاد اونکے تھے ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش
 نے خانہ کعبہ کو کہ بسبب صدمات سیل و باران وغیرہ کے بنا او سکی ضعیف ہو گئی تھی
 از سر نو بنا کیا آپس میں اونکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ میں او سکی جگہ پر کون
 رکھے اور خیال حصول فخر و شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو میں کھوں
 قریب تھا کہ اون میں ہتھیار چلے آخر سب کی رائے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو
 سب سے پہلے جو مسجد حرام میں آئے اس کے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح
 کو سب پہلے آپ وہاں تشریف لائے قریش آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور
 کہا کہ یہ امین ہیں جو یہ حکم دین او سپر ہم سب راضی ہیں اللہ جل جلالہ نے آپ کو
 عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ
 سب قریش نہایت رماند ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا ہی
 وہاں سے ایک چادر میں کر کے او بے اوٹھا وین اور اوس چادر کو ہر قبیلہ قریش
 کا ایک آدمی تمام لے اسی طرح اوٹھا کے متصل دیوار کعبہ معظمہ کے جہان رکھنا
 منظور رہی کہیں پس اوس اوٹھانے میں تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف
 حاصل ہوا بعد ازیں سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر پہنچ
 کر دین چونکہ فضل و کمال بہتر از فضل مومنین کے ہوتا ہی اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے

نکاح ابوطالب کی خواہش سے

قریش کا اہم و فخرانہ کام
 شہداء ہوتے ہوئے
 ان کے پاس سے

موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہو گا قریش نے بدل جان پس فیصلے کو قبول کیا اور مطابق اس کے عمل کیا

فصل پانچویں بیان حالات زمان نبوت میں تا معراج

جب عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب میں
نظر آئے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے نلور میں آتا اور خلوت اپنے
اختیار کی کئی روز کا نوشتہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے
دو شیعے کے دن آنکھوں میں سیح الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس آئے اور وحی الہی
لائے آپ سے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر اونھوں نے آپ سے معاف
کر کے آپ کو خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ
پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا
يَا سَمِيعُ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مَا لَكَ بِحِكْمِكَ پڑھایا بسبب نزول وحی کے آپ کے
بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خانی میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے اور مھالو
حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اوڑھ لیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت
نے کہا کہ خدا سے تعالیٰ تمھیں ضائع نہ کرے گا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم
غریبوں کی مدد کرتے ہو مفلس بیابانوں کے لیے مال کی سبیل کر دیتے ہو نواب حق یعنی
ایسے کاموں میں جیسے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپ کو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ
برادر عم زاد ان کے تھے لے گئیں وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اون سے حال بیان کیا اون
نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس سے پیغمبر ہو
کاش میں جوان ہوتا اون دنوں میں جب کفار تمھیں بحال دیکھے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا
مجھے بحال دیکھے ورقہ نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہی جیسے تمہارا توئی
لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر اونھیں دنوں ورقہ کا انتقال ہو گیا آنحضرت صلی
علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اس نے تصدیق

عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب میں نظر آئے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپیدہ صبح کے نلور میں آتا اور خلوت اپنے اختیار کی کئی روز کا نوشتہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے دو شیعے کے دن آنکھوں میں سیح الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس آئے اور وحی الہی لائے آپ سے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر اونھوں نے آپ سے معاف کر کے آپ کو خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا يَا سَمِيعُ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مَا لَكَ بِحِكْمِكَ پڑھایا بسبب نزول وحی کے آپ کے بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خانی میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے اور مھالو حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اوڑھ لیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت نے کہا کہ خدا سے تعالیٰ تمھیں ضائع نہ کرے گا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ تم غریبوں کی مدد کرتے ہو مفلس بیابانوں کے لیے مال کی سبیل کر دیتے ہو نواب حق یعنی ایسے کاموں میں جیسے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپ کو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ برادر عم زاد ان کے تھے لے گئیں وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اون سے حال بیان کیا اون نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس سے پیغمبر ہو کاش میں جوان ہوتا اون دنوں میں جب کفار تمھیں بحال دیکھے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا مجھے بحال دیکھے ورقہ نے کہا کہ ہاں اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہی جیسے تمہارا توئی لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر اونھیں دنوں ورقہ کا انتقال ہو گیا آنحضرت صلی علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اس نے تصدیق

جانا آپ کو پاس در

مکہ کی پہلی ہجرت
نزل سوہا

تو آپ کی کمی گزرا نہ غلو ربوت اور اتباع احکام کو نہیں پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے
اوسے سفید کپڑے پہنے خواب میں دیکھا اگر نجات اوسکی نہوئی تو مسلمانوں میں مجھ سے نہوے
تو سفید کپڑے پہنے نظر نہ آتا حال ابتدائے نبوت میں سورۃ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن
حضرت جبریل نے اگر سورۃ فاتحہ آپ کو سکھا دی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین
میں پر مار کے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپ نے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپ نے
حضرت جبریل کے ساتھ پڑھی حال سب سے پہلے جو انان احرامین ایمان لائے ابو بکر صدیق
اور عورتوں میں حضرت خدیجہ اور لڑکوں میں حضرت علیؑ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ
اور غلامان آزاد میں حضرت زید بن حارثہ بعد ازین حضرت عثمانؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص
اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام میں داخل
ہونے لگے حال پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آیہ فاصد
ہم انکے منکر نازل ہوئی یعنی تمہیں حکم ہوا کہ صاف کھٹے کھٹے باعلان
بیان کرو تب آپ نے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت
کی سنی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانوں کو ایذا دینے لگے حضرت بلالؓ میرے بن خلف کافر
کے کہ ایک سردار قریش میں تھا غلام تھے وہ اونکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت دیتے تھے
میں باندھ کر دو پھر کو ڈالتا اور کہتا تو حید سے منحرف ہو کر لات اور عیشی کی الوہیت کا قائل
ہو وہ شدت تکلیف سے بہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا اُحد اُحد کہتے یعنی مانتا ہوں
ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اونھیں ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر میرے بن خلف
سے خرید کر کے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رہیں انھوں نے کہا کہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہوں گا
آپ شرط کریں یا کمترین اور اسی طرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلاموں کو خرید
کر کے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خراج میں صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

حضرت بلالؓ کا
قصہ حضرت بلالؓ کا
ادب و عفت و پاکدامنی
خدیجہ کے آزاد کرنا اور
سورۃ الدھن میں لکھی گئی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابو بکر کے مال نے
 نفع دیا اسی لیے سورہ والیل خداے تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کی شان میں نازل فرمائی اور
 انکی بہت تعریف کی اور انکو اتقی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے وعدہ رضا مذکور دینے کا سورہ والضحیٰ میں فرمایا وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ
 رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ بِطِفْلِ آدَمَ کے سورہ واللیل میں حضرت ابو بکرؓ سے وعدہ کیا وَلَسَوْفَ
 يَرْضَىٰ ف علمائے فضیلت حضرت ابو بکرؓ صدیق پر سورہ واللیل سے استدلال لطیف
 کیا ہے باین وضع کہ اس سورہ میں خداے تعالیٰ نے ابو بکرؓ صدیق کو اتقی فرمایا وَسَيَجْزِيكَ
 اللَّهُ الَّذِي يُوَفِّي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ یعنی دور رکھا جائے گا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار
 جو دنیا ہی بال اپنا واسطے حاصل کرنے پا کر لگی کے یعنی ابو بکرؓ صدیق اور سورہ حجرات میں
 خداے تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اَتْقٰكُمْ یعنی بڑا بزرگ تم میں خدا تعالیٰ
 کے نزدیک اتقی تم میں کا ہی دونوں باتوں کے ملانے سے حاصل ہوا کہ خداے تعالیٰ کے
 نزدیک اس امت میں اکرم و فضل ابو بکرؓ صدیق ہیں حال جب آیہ وَأَنْزِلْ عَشِيرَتَكَ
 الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی یعنی ذرا اپنے کنبے والے نزدیکوں کو اپنے کو و صفا پر چڑھ کر
 ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبر دوں
 کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک شکر آیا ہے اور تمہیں قتل کیا جا رہا ہے تم یقین جانو گے
 اور انھوں نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانیں گے اس لیے کہ تم سے ہمیشہ سچ ہی سناتا رہا
 جو کچھ کہی نہیں سنا آپ نے فرمایا کہ تمہیں عذاب سخت سے ڈرانا ہوں یعنی عذاب نفرت
 سے یہ سن کے ابو لباب نے کہا تَبَّكَ لَكَ سَاءَ الزَّوْجُ اَلْهَذَا جَمَعْتَنَا خُرَابِي
 ہو جو تمہیں سارے دن کیا اسی کام کے لیے ہمیں اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہو گئے
 سورہ تَبَّتْ يَرْا اِنِّي لَكَيْتُمُحِي نازل ہوئی اور اس میں اسکو اور اسکی جو روح متا
 اُحْلَبُ کو جہنمی فرمایا حالہ اُحْلَبُ کے معنی ہیں لکڑی اور ٹھاسنے والی بسبب خشت کے سلب

استدلال
 فضلیت

ذوق
 سکون

نے اونکے حق میں فرمایا کہ بعد لو ط علیہ السلام کے ہجرت عثمانؓ کی مع زوجہ اپنی کے
 خد کے واسطے ہوئی ہو جیستہ میں نجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاریٰ رکھتا تھا اونکے
 مسلمانوں کو وہاں اچھی طرح جگہ دی کنار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور اونکوں نے
 اپنی جانب سے کئی شخصوں کو کہہ اون میں عمرو بن عاص بھی تھا تھیں وہاں ایک ایک کے پاس نجاشی کے
 بھیجا باہن غرض کہ مسلمانوں کو اپنے پاس جگہ دے وہ لوگ تھیں وہاں ایک ایک کے پاس نجاشی کے
 پونچے اور مطلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں مواہدہ فرستادگان قریش بلایا حضرت
 جعفرؓ نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گمراہی میں مبتلا تھے اور بتوں کو پوجتے
 اور حلال حرام کچھ نہیں جانتے تھے اور محض جاہل تھے خدا سے تعالیٰ نے اپنے فضل عظیم سے اپنا
 پیغمبر بھیجا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک اور نازل فرمایا اور علوم اولین و آخرین اونکو
 عنایت کیے کہ اونکے سب سے ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب بھلے کاموں کا حکم کرتے
 ہیں اور سب بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں نجاشی نے کہا کہ جو کلام اوپر اترایا او میں
 سے کچھ پڑھو حضرت جعفرؓ نے سورہ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر پونچے فَكَلِمَۃٌ
 وَاُتِرَ بِہِیْ وَفِیْہِیْ عِیْشَا نَجَاشِیْ بادشاہ کو کمال رقت ہوئی یہاں تک کہ آنسو او کی داڑھی
 سے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰؑ پر اترتا تھا دونوں کی روشنی ایک روشندان سے ہو اور
 اہل اسلام سے کہا کہ نجاشی میرے ملک میں رہو اور کنار کے مدعا کو رد کیا کنار نے عرض کیا
 کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہیں نجاشی
 نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت جعفرؓ نے کہا کہ ہم اونکے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ
 خدا میں اللہ تعالیٰ نے بحکم کلمہ کن اونکو بغیر باب کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا
 اور پھر کیا اور تعلق اس بات کی آیتیں پڑھیں نجاشی نے کہا کہ انجیل میں صفت عیسیٰ کی
 ایسی ہی لکھی ہو جیسی تم نے بیان کی مر جانتھیں اور اونھیں جب تکے پاس سے تم آئے ہو
 وہ بیشک پیغمبر خدا ہیں تعریف اونکی انجیل میں ہو اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اونکی

اور انجیل کی بات
 یہاں تک کہ وہ
 اللہ علیہ وسلم

محکمہ کا سرکاٹ لاوے میں اوسکو سواونٹ اور چالیس ہزار درہم دون حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم^{۱۲} کا کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں ابو جہل نے لات وعزی کی سواونٹ دینے کے لیے بشرط ذکر قسم کھائی اور کہنے میں جا کے ہبل کو گواہ کیا عمر باین قصہ روانہ ہوئے راہ میں ایک شخص سے کہ نعیم بن عبد اللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہو چکا تھا اوسنے پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا محمد کے قتل کو اوسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچو گے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ مٹنے بھی دین بلا ہی اگر ایسا ہو تو پہلے تمہیں ہی قتل کروں اوس نے کہا میں آبا کے دین پر ہوں نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم و اسمعیل کے دین پر ہوں اور ظاہر میں یہ معلوم ہوا کہ آبا نے مشرکین کے دین پر ہی پھر اوس شخص نے کہا تمہاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی تمہارے بھی سلمان ہو گئے ہیں پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کر دو عمر نے کہا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں کہا تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائیں گے یہ بات سنکے عمر طیش کھا کر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اوسوقت اوسنے گھر میں خباب صحابی تھے اور سورہ طہ کہ انھیں دنوں نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کیوار دروازے کے بند تھے عمر نے کیوار کھلوائے خباب چھپ رہے اور جس صحیفے میں سورہ طہ لکھی تھی اوسے چھپا دیا اور عمر نے اگر پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا باتیں کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری بیچ لی اور گوشت اوسکا بھون کر بہن بہنوئی کو کھانے کو کہا انھوں نے عذر کیا عمر کو اوس کے سلام کا یقین ہوا اور انکو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اونکی بہن کا سر اور شہ خون آلودہ ہو گیا انھوں نے بیتاب ہو کر کہا چاہو مار دو چاہو چھوڑو ہم نو محمد پر ایمان لائے ہیں اور وہ پیغمبر حق ہیں عمر نے دین اسلام میں اونکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو دیکھ کے رحم کھایا الگ ہو گئے ایک گوشے میں جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم

سلا خباب
بای موقع
نام صحابی

پڑھتے تھے میرے پاس تو لاؤ تب اوس صحیفے کو جس میں سورہ طہ تھی نکالا عمر نے چاہا کہ
 ہاتھ میں لیکر پڑھیں اونکی ہنسنے لگا کہ تم نجاست شرک سے آلودہ ہو اور اسکو نہیں
 جھوٹے ہیں مگر پاکیزہ لوگ تب عمر نے غسل کیا پھر سورہ طہ کو ہاتھ میں لیکر سر سے پڑھا
 جب اس آیت کو پونچھے اللہ لا الہ الا اللہ لا شفع الا اللہ لا الہ الا اللہ لا شفع الا اللہ لا الہ الا اللہ
 کلام معجز نظام سے متاثر ہو کے کہا کیا اچھا کلام ہے اور کیا پاکیزہ بیان ہے خباب عمر کا حال
 تاثر سمجھ کے نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے یا
 ابو جہل کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو میں جانتا ہوں تمہارے لیے وہ دعوت قبول
 ہوئی بعد اسکے عمر خباب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہاں آپ تشریف رکھتے تھے گئے
 آپ خبر پاک کے دروازے پر نکل آئے اور عمر سے بغل گیر ہو کر انہیں خوب دبا دیا کہ بندہ
 عمر کا ہل گیا اور فرمایا کہ اے عمر مسلمان ہو جا عمر نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ
 وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر باوازا بلند فرمایا
 سب مسلمانوں نے جو گھر میں تھے آواز تکبیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوئے حضرت
 عمر نے پوچھا کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم سے چالیس کا عدد
 پورا ہوا سو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ شرکین عبادت لات و عزی کی علانیہ کرتے ہیں
 ہم لوگ خدا سے حدہ لاشریک کی عبادت کیوں پوشیدہ کریں اور اسی وقت آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کے ساتھ ہو کے سب مسلمانوں کو ساتھ لیکے مسجد حرام میں آئے اور ربلا عجا
 نماز ادا کی اور اسی دن سے مسلمانوں کو بہت قوت و عزت ہوئی صحیح بخاری میں عبد اللہ
 بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مَا رَلْنَا اَعْرَۃً مِّنْ اَکْثَرِ النَّاسِ عَمْرٍ وَّ یَعْنِیْ ہِم مَیْثَیْہِ عَرَبِ
 ہے جب سے اسلام لائے عمر صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ ایک دن میں ایک بھانے میں تھا اور شرکین نے بت کے لیے قربانی کی بت کے
 پیٹ میں سے آواز آئی یا جیلہ امر و قیلہ و جل قیلہ یقول لا الہ الا اللہ اشخص ایک

عمر نے سورہ طہ پڑھی
 اور اسکو نہیں جھوٹے
 ہیں مگر پاکیزہ لوگ

جیلہ

کام کی بات ہی ایک مریض کہتا ہوا لا الہ الا اللہ لوگ یہ آواز نکلتے بھاگ گئے میں ٹھہرا دوسری
 بھڑپن لے وہی آواز سنی پھر انھیں دنوں معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرٹ لا الہ الا اللہ
 دعوت کرتے ہیں بعض کتب تو اربع میں یہ قصہ روز اسلام عمر کا لکھا ہے اور صحیح بخاری سے یہ معلوم
 ہوتا ہے کہ اوس سے پہلے کا قصہ ہی ہر کیف ایک یہ معجزہ آنحضرت کا حضرت عمرؓ نے قبل اسلام ہونے
 کیا حال ابوطالب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے اور سبب
 اونکی حمایت کے کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہیں پاتے تھے اور ہمیشہ ابوطالب
 سے اس باب میں کہتے تھے مگر ابوطالب اونکی نہیں سنتے تھے ایک مرتبہ سب کفار مجتمع
 ہو کر ابوطالب سے کہنا یا محمدؐ کو ہمارے حوالے کر دیا تم سے ہم لڑینگے ابوطالب نے آپکا
 حوالے کر دینا قبول کیا کفار نے ارادہ مصمم آپکے قتل کا کیا ابوطالب آپ کو لیکر مع سارے
 بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھائی میں واسطے محافظت کے جا رہے اور کفار نے
 آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات میں کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب
 سلوک نہ کرے بلکہ منہوں اور سوداگروں کو منع کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے پاس کچھ چیز نہیں
 اور ایک کاغذ عہد نامہ قطع علاقے کا ان لوگوں سے لکھ کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا مین سال
 تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اس شعب میں نہایت تکلیف میں مبتلا رہے آخر کار
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجی اُمی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیرے نے کاغذ
 عہد نامے کو جو کعبے میں لٹکا یا تھا بالکل کھا لیا سوائے نام اللہ کے جہاں کہیں اوس میں تھا
 ایک حرف نہیں چھوڑا آپ نے یہ حال ابوطالب سے کہا ابوطالب نے شعب سے نکل کر یہاں
 قریش سے بیان کی اور کہا کہ اوس کاغذ کو دیکھو اگر محمدؐ کا بیان غلط نکلے تو ہم انھیں
 دیرینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بدستے باز او قریش نے
 کعبے پر سے اتار کے اوس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیرے نے سوائے نام اللہ کے
 سب حرفوں کو کھا لیا تھا تب قریش اوس ظلم سے باز آئے اور عہد نامے کو چاک کر ڈالا

اور ابوطالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہاشم وہی مطلب کے شعب سے نکل آئے
ف عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد اس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے عبد
 اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں بنی المطلب ہیں ہاشم بنی
 رحمتہ اللہ انھیں میں سے ہیں عبد اس کی اولاد میں بنی امیہ ہیں امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا
 حضرت عثمان بنی امیہ میں ہیں اور نوفل کی اولاد میں حضرت جبر بن مطعم صحابی اور سعید بن جبر
 تابعی ہیں بنی مطلب حالت کفر میں بھی مثل بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 رہے اسی سبب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ ذوی القربی کا تقسیم
 فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد شمس اور اولاد نوفل کو نہیں دیا حضرت عثمان اور
 جبر بن مطعم نے اس باب میں عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکار نہیں سلیے
 کہ خداے تعالیٰ نے آپ کو اون میں پیدا کیا ہی مگر بنی مطلب اور ہم آپ ایک سی قربت
 رکھتے ہیں اونکی ترجیح کی کیا وجہ ہو آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم مثل ذراتِ ہند
 کے ہیں یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہیں ترجیح کی یہ وجہ ہی حال ہمیشہ آپ ابوطالب کو عورت
 طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف آنکہ اونکے دل میں خوب حقیقت ملت اسلام
 کی ثابت تھی اسلئے کہ باپ دادیکے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے اونھوں نے اسلام
 قبول کیا حتیٰ کہ زمانہ اونکی موت کا پونچھا اپنے کما ای چچا ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ
 کہہ لو تو مجھے خداے تعالیٰ سے تمھاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابوطالب نے زمانہ اور عارِ بجا
 سے بچنے کو نار اختیار کی **ف** صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پونچھا
 کہ ابوطالب کو کچھ آپکے سبب نفع ہو اوہ آپکی بہت حمایت کرتے تھے آپنے کہا کہ
 وہ ٹخنوں تک اگل میں ہو اور اگر میں نہ تو اوہ دوزخ کے تے کے درجے میں ہو تا جاتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

وفات ابوطالب

پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبریلؑ ہمراہ تھے اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کو تشریف
لگئے وہاں ارواح انبیاء کرام کی حاضر تھیں آپ نے امام ہو کے بموجب حکم
خدا تعالیٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازیں سب پیغمبر حمد الہی بجالائے حضرت ابراہیم
اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے حمد الہی میں خطبہ تبلیغ پڑھا
اور اوس میں نعمتیں جو اُن سے علاوہ کبھی تھیں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھی حمد الہی میں نعمتیں متعلقہ بذات خود بیان فرمائیں جسے افضلیت آپ کی
سب انبیاء کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن صفات کو
سن کے انبیاء کرام کو خطاب کر کے کہا **هَذَا فَضْلُكَ وَهَذَا سَبَبُ انْخِلَافِ صِفَاتِكَ**
تم سے افضل ہوئے بعد ازیں آپ آسمان کو تشریف لگئے جب پہلے آسمان پر پہنچے دروازہ
حضرت جبریلؑ نے کھلوا یا فرشتے نے جو دربانِ فلک تھا پوچھا کون ہو کہا جبریلؑ کہا تمہارے
ساتھ کون ہو کہا محمدؐ کہا وہ ملائے گئے ہیں کہا ہاں کہا **مَرْحَبًا بِهِ فَنَقَمُ الْجَنَّةَ وَتَجَاءُ نَارُ**
اونہیں اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدم
علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ تمہارے باپ آدم ہیں انہیں سلام کرو آپ نے
سلام کیا حضرت آدمؑ نے جواب سلام دیا اور کہا **مَرْحَبًا يَا بَنِي الصَّلَاحِ وَالْبَيْتِ الصَّالِحِ**
خوشی ہو جو منہ زندہ نیک اور نبی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری
صورتیں حضرت آدم کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھیں اور کچھ صورتیں کالی کالی ان کے بائیں
نظر آتی تھیں جب حضرت آدمؑ داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائیں طرف دیکھتے
ناخوش ہوتے حضرت جبریلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف اونکی اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں
جو بشتی ہیں اسلئے اونہیں دیکھ کر حضرت آدمؑ خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف اونکی اولاد
بد کی صورتیں نظر آتی ہیں جو دوزخی ہیں اسلئے اونہیں دیکھ کر ناخوش ہو جاتے ہیں
پھر دوسرے آسمان پر تشریف لگئے وہاں بھی حضرت جبریلؑ نے دروازہ کھلوا یا فرشتے نے

نے پوچھا کون ہو کہا جبریلؑ کہا کون ساتھ ہو کہا محمدؐ کہا کیا بلانے گئے ہیں کہا ہاں کہا
 مَرْحَبًا بِكَ فَيَقْعَمُ الْجَنَّةُ حَتَّىٰ تَجَاءَ خُوشِي ہوا انھیں اچھا آنا آئے اور وہاں آپؐ نے حضرت
 یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انھیں سلام
 کرو آپؐ نے سلام کیا اون دونوں صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِكَ الْاَخُ
 الصَّالِحُ وَالنَّبِيُّ الصَّالِحُ خُوشی ہو جو برابر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین تیسرے آسمان
 آپ تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ نے بدستور دروازہ کھلوا دیا وہاں کے دربان نے بھی
 ویسی گفتگو کی جیسے دربان آسمان اول و دوم نے کی تھی اور اوس آسمان پر حضرت یوسف
 علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپؐ نے فرمایا او انھیں ایک شطر حسن کا ملا ہی شطر کے
 معنی ہیں نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسف کو ملا اور نصف سامنے عالم کو
 یا ایک حصہ کا حصہ حسن کا او انھیں ملا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہیں انھیں سلام کرو
 آپؐ سلام کیا او انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِكَ الْاَخُ الصَّالِحُ وَالنَّبِيُّ الصَّالِحُ
 پھر جو تھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ اور فرشتہ دربان سے حساب گفتگو
 ہوئی اور وہاں حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی اور اوس سلام و جواب مَرَحَبًا سَابِقِ
 ہوا مگر او انھوں نے آپؐ کو الْاَخُ الصَّالِحُ کہا حالانکہ وہ آپؐ کے اجداد میں ہیں قیاس
 مقتضی اس بات کو کہ الْاَبْنُ الصَّالِحُ کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے
 علمائے اسکی توجہ میں یہ بات لکھی ہو کہ حضرت ادریسؑ نے براہِ تعظیم آپؐ کو الْاَخُ الصَّالِحُ کہا
 فقط بعد ازین آپؐ پانچویں آسمان پر تشریف لیگئے اور بعد گفتگو سے معمولی دربان و جبریل علیہما السلام
 کے اوس آسمان میں جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
 اون سے سلام و جواب مَرَحَبًا بدستور سابق ہوا بعد ازین جیسے آسمان کو آپ تشریف
 لیگئے وہاں بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مَرَحَبًا بھی مثل
 سابق ہوا اور جب وہاں سے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اسکی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت میں جا میں گئے
مقصود اونکا تأسف تھا اپنی امت کے حال پر کہ سببنا فرانیوں کے زیادہ بہشت میں
جانے سے محروم رہے بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لیگئے اور بعد کھوانے دروازے
کے اور ہونے گفتگو حسب اہل بیت کے اوس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے بیٹھ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بیت
میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہیں کہ پھر اوس میں نہیں آتے اور
حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ باپ تھا سے ابراہیمؑ میں انھیں سلام کرو آپ نے
سلام کیا اونھوں نے جواب سلام دیا اور کہا کہ حَبَّالُ بْنُ الصَّاحِبِ وَالنَّبِيُّ الصَّامِ
بعد ازین سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ میری کا درخت ہی بڑا عظیم الشان اپنے
فرمایا کہ اوسکے پتے ایسے ہیں جیسے ہاتھی کے کان اور اوسکے پر ایسے جیسے منکے
ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہو وہاں کے منکے بہت بڑے ہوتے ہیں اور آپ نے
فرمایا کہ اوپر بیشمار منکے سونے کے تھے یعنی فرشتے اس صورت کے آپ نے آگے جابجا
قصہ کیا حضرت جبریلؑ وہاں ٹھہر گئے اپنے سبب پوچھا کہا کہ مجھے بیان سے اوپر جانے
کی طاقت نہیں ہے اگر ایک سہر سہری برتر پریم ۛ فروغ تجلی بسوز پریم ۛ اگر بال بھر
میں اوپر اوڑن روشنی تجلی کی جلالت پر میرے کتب سیر میں لکھا ہو کہ وہاں سے
براق کو آپ نے چھوڑا وہاں رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی روشنی پر غالب
تھی اوپر آپ کو بٹھایا رفرف لغت میں بچھونے کو کہتے ہیں پس وہ رفرف مسند سبز
زرین نورانی تھا مثل تخت روان کے آپ کو اوپر سوار کیا اور وہ آپ کو کمرشی غرہ
سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی ملی کر اس کے عرش تک لے گیا حال اللہ جل جلالہ
سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اور کوئی فرشتہ اس قرب کو
کبھی پونچھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو دیدار مبارک اپنا دکھلایا

نور جیٹی

نور جیٹی

نور جیٹی

ذکر اصول و فروع و مدار
کلمات اربعین

کلمات اربعین کا

تہنیتیں الخیات کا
جات قعود سلا

تہنیتیں و مبارک
کلمات اربعین

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے آپ نے بالہام ربانی کہا اَلْحَيَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ سَبْعَ عَابَاتٍ مِّنْ رَبَّانِیْ اور ربانی اور مالی اللہ کے لیے مین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام تیرا ہی پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتیں اور برکتیں نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَوْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر فرشتوں نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُہٗ وَاَشْہَدُ کہ تیرے رسول اور محمد بندے اور رسول اور رسول اور کے نکتہ آپ کا اور وقت التہیات تہنیت آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہو چکے حضور بادشاہ مین کورنش و تسلیات بجالا مین اور خدا تعالیٰ کا السلام علیک آخر تک فرماتا ایسا جیسے بادشاہ اپنے مقرب کا سلام بجالا رہا بی تو قری لیتے مین پھر آپ کا السلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہو جیسے مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے مین بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگوں کو یاد کرتے مین کہ وہ بھی شمول مراحم شاہی ہو جائیں پھر ملائکہ کا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر تک کہنا ایسا ہو جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص اور رحمت بااختصاص دیکھ کے بادشاہ کی مدح و ثنا اور اس امیر کی تعریف اور مستحق تقرب ہونا بیان کرتے مین چونکہ نماز معراج المؤمنین ہی واسطے یاد دہی حال معراج جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود مین یہ سب عبارت پڑھی جائے قعود نماز کی سب ہیأتون مین بندے کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہی کہ گویا بادشاہ کے حضور سے سجدہ کو سبب کمال عنایت کے اجازت بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جیسے پڑھنا التہیات کا کہ بوقت کمال توقیر جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت اور اس کی حاصل ہوئی تھی قعود مین مقرر ہوا نکتہ ثمانیہ بعض گنگارون کے دل مین یہ غلبان ہوتا ہی کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت میں عباد صالحین کو بالخصوص یاد فرمایا
گنہگاروں کا ذکر کیا جو اب اسکا بیٹے بزرگوں نے خوب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ممکن نہ تھا کہ اسے
وقت میں آپ گنہگاروں کو یاد نہ کرتے آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنہگاروں
پر زیادہ تھی سو آپ نے اوس مقام قرب و حضور میں گنہگاروں کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
اسطرح کہ ایک طرح رتبہ اور انکا صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِصِیْغَةٍ مُّشْکَلَةٍ
مع الغیر فرمایا سلام ہم سب پر السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِصِیْغَةٍ مُّشْکَلَةٍ واحد فرمایا گنہگاروں کو
آپ نے بنظر غریب پروری اپنے ساتھ شامل کر لیا اور صالحین سے پہلے انہیں یاد کیا
۵ کہ سخت کرامت گناہگارانہ حال اللہ جل جلالہ نے اوس رات میں ایسے علم اور فیض
آپ کو عطا فرمائے کہ زبان بیان اوسکے اظہار سے کوتاہ ہو خود خداے تعالیٰ نے مہم رکھا
ہو فرمایا یٰوفاؤحیٰ لّٰی عِبْدَہٗ مَا اَوْحٰی اَیْسَ وَحٰی بھیجی خداے تعالیٰ نے طرف بندے اپنے
کے جو کچھ کہ وحی بھیجی اور اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ
وہاں سے پھرے جب جمعے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے
پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا آپ نے کہا پچاس وقت کی نماز ہر روز حضرت موسیٰ
نے کہا کہ تمہاری امت سے پچاس وقت کی نماز ہرگز نہ کر سکے گی میں نے معاملہ بنی اسرائیل
کا خوب جھگٹا ہے اور بہت تدبیریں اونکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہوں مجھے حال خوب
معلوم ہو تم اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خداے تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے تخفیف
چاہو آپ نے بموجب مشورہ موسیٰ علیہ السلام کے کیا اور خداے تعالیٰ نے دس نمازوں کی
تخفیف کی چالیس رکھیں پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے انہوں نے پھر تقریریں سابق
کے کی اور آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوتے
دس کو پونہچی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جب مراجعت فرمائی خدا تعالیٰ
نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری امت سے پانچ وقت کی

نہایت نماز

نماز بھی ٹھوٹے کی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو آپ نے فرمایا کہ میں نے
یہاں تک مدخل جلالہ کے حضور میں بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے میں شرم
آتی ہے میں نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی اوسی وقت عرش سے نازل آئی مَصْنُوعَاتُ
فَرَضِيَّةٍ وَخَفِيفَةٍ عَجَبِيَّةٍ پورا کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندوں
سے بھی ہرنگی کا دس گونہ ثواب ہوتا ہے پس پانچ نمازین بحساب ثواب کے پچاس تین
جتنی کہ خدا تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھیں اور بندوں کو آسانی ہو گئی کہ پانچ نمازین
پر چھین گے اور پچاس کا ثواب پادینگے و صحیح بخاری میں تو فرض ہونا پچاس نمازوں
کا شب معراج میں اور حسب شرح سابق تخفیف ہوسکے پانچ کا رہنا مذکور ہی روزوں
کا ذکر نہیں اور بعض کتابوں میں فرض ہونا چھ مہینے کے روزوں کا اور تخفیف
ہوسکے ایک مہینے کے رہنا بھی مذکور ہے و آپ کے سامنے شب معراج میں تین
پیالے پیش ہوئے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ
کا پیالہ لیا حضرت جبریلؑ نے کہا لَا خَيْرَ فِي الْفِطْرَةِ تَمَّ لَیْ خَيْرٌ لِّمَا فُطِرَ اسْلَامٌ
کو دودھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا ہی طواریحیات آدمی کا کھانے اور
پینے پر ہی سود دودھ بجائے کھانے اور پانی دونوں کے ہو جاتا ہی پس دودھ مادہ
حیات جمائی ہے جس طرح ایمان مادہ حیات روحانی ہے سود دودھ صورت مثالی تھی
ایمان اور اسلام کی آپ نے اوسکو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت میں ایمان و اسلام قائم
رہے بعض روایات میں پیش ہونا پیالوں کا پاس سدرۃ المنتہی کے مذکور ہی اور بعض
روایات میں بیت المقدس میں دونوں روایتوں کی تطبیق کے لیے بعض علماء نے لکھا
کہ دونوں جگہ پیش ہوئے و شب معراج میں آپ نے ہمشت اور روزخ کی
بھی سیر کی اور بہت امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ میں اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہیں
ادوں کا نشان کتب معتبرہ حدیث میں نہیں مشق شریف کی کتاب الروایا میں بروایت

پیش ہونا
پیالوں کا
سدرۃ المنتہی

مشاہدہ عجیب

بخاری ایک حدیث ہے جس میں خواب میں مشاہدہ کرنا آپ کا اوس جنس کے امور کو مذکور ہے جیسے شب معراج میں لوگ ذکر کرتے ہیں اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم نے کوئی خواب دیکھا ہے جو کوئی بیان کرنا آپ اوسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپ نے لوگوں سے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان کیا آپ نے فرمایا کہ رات میں دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اوٹھا کے بچلے ایک میدان صاف میں پونچے وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اوسکے سر کے پاس ایک شخص کھڑا ہے اور اوسکے ہاتھ میں ایک انگوٹھا اوس انگوٹے کو اوس نیٹھے کے منہ میں ڈال کے ایک طرف کا گلیٹر اوسکا چیزتا ہے پشت تک پھر انگوٹے کو نکال کے دوسرا گلیٹر چیزتا ہے پشت تک اتنی دیر میں پہلا گلیٹر اوسکا درست ہو جاتا ہے آپ نے پوچھا یہ کون ہیں ہمراہیوں نے کہا اگے چلو آپ اگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی جیت لیتا ہے اور ایک آدمی اوسکے سر کے پاس کھڑا ہے اور اس زور سے پتھر اوسکے سر میں مارتا ہے کہ سر اوسکا پچی ہو جاتا ہے داغ پاش پاش ہو جاتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے وہ شخص اوس پتھر کے اوٹھانے کو جاتا ہے جب تک وہ پتھر اوٹھا کے لاتا ہے اوس لیے آدمی کا مرد درست ہو جاتا ہے پھر وہ پتھر مارتا ہے اور سر کو پچی کر دیتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر کو اوٹھانے کو جاتا ہے اور پھر سرد درست ہو جاتا ہے پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونوں ہمراہیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انھوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر تنگ بھیتر سے کشادہ مثل تنور کے اور اوس میں آگ جلتی ہے اور کچھ مرد تنگ اور کچھ عورتیں نگلی ہیں آگ انھیں جلاتی ہے اور آگ کمزور سے دھستے سے اوپر اوشٹے ہیں اتنا کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں پھر بھیتر کو چلے جاتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہیں دونوں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہی خون کی اور ایک آدمی

اوسکے بیچ میں ہی اور باہر ٹکٹنا چاہتا ہوا اور کنا سے پر ایک آدمی ہی کہ اوسکے ہاتھ
 پتھر ہیں اوسنے بھتر والے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں
 دونوں ہمراہیوں نے کہا اگے چلو اگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہی اوس میں ایک
 بڑا درخت ہی اوسکی جڑ میں ایک بڑھا ہی اور کچھ لڑکے اور قریب وہاں سے ایک
 شخص آگ جلا رہا ہی آپ کو دونوں آدمی درخت پر چڑھالیگئے درخت کے میچ میں ایک گھر
 میں داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اوس میں کچھ
 مرد ہیں بڑے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے بعد اسکے اوس گھر سے نکال کے
 درخت پر اوپر کو چڑھایا اور ایک اور گھر میں داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا
 کہ اوس میں بڑے اور جوان ہیں آپ نے اون دونوں شخصوں سے کہا کہ تم دونوں
 نے ساری رات مجھے بھرایا بیان تو کرد حقیقت ان چیزوں کی جو دیکھیں اوتھوں نے
 کہا جسکے گلبہڑے چیرے جاتے ہیں وہ شخص ہی جو جوٹھ بولتا ہی اور جھوٹی بات کی
 مشہور ہو جاتی ہی اور جس آدمی کا سر پتھر سے کھلا جاتا تھا وہ ہی جو قرآن مجید یاد کر
 اور رات کو سو رہے قرآن نہ پڑھے اور دن کو اوسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک
 اوسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتیں برہنہ جو آگ میں جلتے غار میں
 تنور میں نظر پڑیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں اور خون کی مذی والا آدمی دغا
 ہی اور بڑھا جو درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیمؑ ہیں اور لڑکے اولاد لوگوں
 کی اور آگ جلاسنے والا فرشتہ داروغہ ووزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام شہین
 کا گھر ہی بہشت میں اور دوسرا گھر اوس سے اچھا شہد کا گھر ہی اور ہم دونوں جہنم
 اور میکائیل ہیں سر اوٹھا کے دیکھو دیکھا تو ایک برفیہ سا نظر پڑا کہا یہ تمہارا گھر ہی
 آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے چھوڑ دین اپنے مکان میں داخل ہوں کہا
 ابھی تمہاری عمر باقی ہی بغیر اوسکے پھر اکیسے تم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے حال

بعد قرب تمام جناب خالین کریم وصول شرف کلام و دیدار و دیگر نفع عظیم آپ نے رحمت
فرمائی مشہور ہو کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہمتی تھی اور روضہ ابراہیم
میں زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم میں اثر توقف اور طول سیر کا معلوم
نہیں ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہے کہ معراج میں آپ کا
تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہو کہ اوس عالم میں بڑی گنجائش ہو ایک لمحے میں ہزار
سال کے کام ہو سکتے ہیں حال صبح کو آپ نے اس حال کو بیان فرمایا کہ آپ نے جھٹلایا
اور ٹٹھا کرنے لگے بعضوں نے اون میں سے جھپٹ کے ابو بکر صدیق سے کہا کہ تم اب بھی
گو سچا کہو گے وہ کہتے ہیں کہ رات میں بیت المقدس اور سب آسمانوں کی سیر کر آیا ابو بکر
نے کہا کہ اگر یہ بات کہتے ہیں تو بیشک سچے ہیں اور آپ کے حضور میں حاضر ہو کے احوال
معراج سننے بخوبی تصدیق کی اسی سبب اون کا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے روایت کی
اور بعض ضعیف الایمان مرد ہونگے حال کافروں نے کہا کہ آسمانوں کا حال تو ہمیں معلوم
نہیں مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہے اور خوب جانتے ہیں کہ تم وہاں کبھی نہیں گئے
بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوس کے مکانات کی تو بیان کرو آپ شب میں تشریف
لیگئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی تھی بایں جہت آپ کو نقشے
کے بیان میں تاہل ہوا خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے
دیکھ کر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافر لاجواب ہوئے اور آپ نے اوس کے قافلے کا کہ نہجاً
شام تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھرے ہیں بدھ کے روز کے میں دخل
ہوں گے اوس دن قافلہ قریب شام تک نہ آیا اسد تعالیٰ نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ
کے میں دخل ہو گیا بالجملہ خدا تعالیٰ نے ہر طرح اس عطیہ عظمیٰ کی صورت تصدیق کی نمایان کی

باب دوم احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات

فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات اہ کے بیان میں

بیان اس بات
کہ سرانجام میں آپ
تشریف لیجانا از
عالم آخرت ہو

مصحف ۱۲

مصحف ۱۳
لے مقدمات ہجرت کے
بیان میں تا وفات

جنا بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج میں واسطے حج کے لئے دعوتِ اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سعادت نصیب بین انصار مدینہ کے تھی ایک سال میں کہ گیارہواں سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپ نے ان کو دعوتِ اسلام کی کی انھوں نے مدینہ کے یہود سے سنا تھا کہ ایک نبی غیر نبی پیدا ہونگے اور وہ انصار سے مغلوب رہے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہونگے ہم ان کے ساتھ ہو کے تمھیں قتل کرینگے انصار نے آپ کی دعوت سنی کہ یہ نبی نہیں معلوم ہوتے ہاں جنگا ذکر یہود کرتے ہیں لیکن ایسا نہ کہ یہود ہم سے پہلے اون سے اٹھیں اور چھ آدمی اون سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سالِ آئندہ میں ہم پھر آدینگے مدینہ میں جا کے انھوں نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر پونچھا بارہویں سال بارہ آدمی نے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون میں کے اور سات اور انھوں نے احکامِ اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست ان کے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائعِ اسلام کے مدینہ کو بھیج دیا مصعب نے تعلیم قرآن و شرائع اور دعوتِ اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار میں مسلمان ہو گئے تھوڑے اون میں سے باقی رہے تیرہویں سال میں ستر آدمی تھے انصار میں سے آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ کو تشریف لیجاویں گے ہم خدمت گزاری میں کوتاہی نہ کریں گے اور جو کوئی دشمن آپ کا مدینہ پر چڑھ آوے گا ہم اوس سے لڑینگے اور جان نثاری میں قصور نہ کریں گے۔ دونوں بیعتیں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہیں عقبہ کے معنی ہیں گھاٹی کے ایک گھاٹی پر تھیں یعنی لہذا بیعت عقبہ کہلاتی ہیں پہلی اولیٰ دوسری ثانیہ بعد بیعت عقبہ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا خیر روانہ ہوئے مگر حضرت عمر بن الخطاب

نبی امد عنہ شمشیرِ نازل کر کے مسلح ہو کے خانہ کعبہ پر پائے اور طواف کیا اور بعد اوس کے جماعت کفار کو خطاب کر کے کہا خراب ہوں وہ لوگ جو یہ تھرون کو پوجتے ہیں پھر کہا جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ لکھ کر مریختہ کو روانہ ہوئے کسی کو قریش میں سے طاقت پس بات کی نہوئی کہ اوں کا مقابلہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سولے ابو بکر صدیق اور علی رضی اللہ عنہما کے کوئی باقی نہ رہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ نے اونھیں بشارت دی کہ تم میری رفاقت میں جو کہ ابو بکر صدیق یا ت نکرتے بہت خوش ہوئے حال ایک دن سرداران کفار قریش مثل ابو جہل وغیرہ دار الندوہ میں کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور مشورت کے لیے قریش ہاں مجتمع ہو کر رہے تھے واسطے مشورے کے آپ کے امراء میں مجتمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک پیرزد کے وہاں موجود ہوا کفار قریش اوسکے آنے کو محفل سمجھے اسواسطے کہ مشورہ تہائی میں کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا میں ساکن نجد ہوں اور مجھے معلوم جس باب میں تم مشورہ کیا چاہتے ہو میں مردِ تجربہ کار ہوں اس امر میں صلاح نیک دونگا کفار یہ بات سن کے خوش ہوئے اور اوسکے آنے کو غنیمت سمجھے اصطلاح میں شیطان کو شیخ نجدی جاکتے ہیں منشا اوسکا یہی قصہ ہے بعد ازین کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمد نے ہمیں بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمیں کافر کہتے ہیں ٹھکانا ہمارا دوزخ بتاتے ہیں دوزخ کو ہمارے بُرا کہتے ہیں ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا بعید نہیں کہ اپنے تابعین اور رفقاء کے زور سے ہم سے اڑنے کا قصد کریں اوسکے لیے ایسی تدبیر میں سوچو کہ بالکل دفع ہو جاوین ایک شخص نے اون میں سے کہا کہ محمد کو ایک کٹھری میں قید کر دو اور علیہ جگہ کہ کوئی اون سے ملنے پاوے فتنہ اڑھکا تو یہی ہے کہ لوگ اون کا کلام سننے فریفتہ ہو جاتے ہیں جب اون سے کوئی ملنے نہاویگا یہ فتنہ موقوف ہو جاویگا شیخ نجدی نے کہا یہ سب پسندیدہ نہیں ہے ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس باب میں مزاحم ہو گئے

وہی جو حضرت محمدؐ کے ہاتھ میں تھا

مجمع ہوا کفار
قریش کا دار الندوہ میں
وہ مشورہ تھا ایک مرتبہ

وہی کہ شیطان نے کہا

لہذا وہ ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس باب میں مزاحم ہو گئے

یہ وہ ابو بکر
خلف "معاذ" ہے

یہ وہ ابو بکر
المنصف کا زور لگا
یہ وہ ابو بکر
المنصف کا زور لگا
یہ وہ ابو بکر
المنصف کا زور لگا

یہ وہ ابو بکر
المنصف کا زور لگا
یہ وہ ابو بکر
المنصف کا زور لگا
یہ وہ ابو بکر
المنصف کا زور لگا

اور فوج قتال اور جہال کی پونچھ گئی بعد ازاں ایک شخص نے کہا کہ میری رائے میں یہ ہی صحیح
کو بیان سے نکال دو یہاں نہیں گے ہم اور نئے شیعہ محفوظ رہیں گے شیخ سجدی نے کہا
کہ یہ رائے بھی ناصواب ہے محمد کی زبان اور ری اور ساحر البیانی معلوم ہو جہاں جائیں گے لوگوں
کو سخر کر لیں گے اور تابعین اس سے اداں سے جا ملین گے زور پیدا کر کے ہم پر چڑھ آئیں گے
اور ہنگامہ آرا سے جدال و قتال ہونگے بعد ازاں ابو جہل نے یہ رائے نکالی کہ قبیلہ بنی
میں سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کے محمد کے مکان پر جا کے
محمد کو قتل کر دیں بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت و مقاومت کی ہتھکنڈے رکھتے
بالضرورت دیکھتے ہیں تو ہنسا پر راضی ہو جائیں گے اور ہم لوگ دیت بے تکلف ادا
کر دیں گے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اس بات پر مشورہ ختم کر کے عزم
بالجزم اس امر کا کر کے وہاں سے اٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب شورے کی تحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پونچھی آیہ **وَلَا تَمْكُرْ بِالَّذِينَ كَفَرُوا وَلِيَتَّبِعُونَكَ أَوْ يَنْقُضُوا**
أَوْ يَحْزَنُوا **وَيَمْكُرُونَ** **وَيَمْكُرُ اللَّهُ** **وَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَا كُفِّرُوا** **وَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَا كُفِّرُوا**
ہی اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینہ کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت
ابو بکر صدیق کے گھر تشریف لیگئے اور اون سے تنہائی میں حال بیان کیا اور کہا کہ تم
ہو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ میں نے دو دشمنان اسی سفر کے لیے خریدی ہیں آپ نے
فرمایا کہ اون میں سے ایک مجھے اوس قیمت کو دو جس قیمت کو تم نے لی ہو ابو بکر صدیق
نے کہا کہ آپ کے ویسے ہی نزدیک آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ہم قیمت ہی لین گے حضرت
ابو بکر نے کہا بہت خوب ف با آنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو بے تکلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس اونٹنی کی قیمت
دینے میں کیوں امر کیا سب سکا محمد ثین نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس عبادت
عظمیٰ میں صرف ال اپنی ذات کا ہی ہو حال رات کو آپ دو لختا نے میں تھے کہ عبادت

کفار نے اُس کے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہاں مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور داسے مبارک کو اونھون سے اڑھ لیا اور اونسے آپ نے فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور آپ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں حضرت علیؓ کو دہرین اور اونسے کہا کہ یہ مالکون کو پہنچا کے دینے میں آیا اور آپ دروازے سے نکلے اور اول سورہ یس فَاغْشَيْنٰهُمْ قَهْرًا لَا يَبْصُرُوْنَ تک پڑھ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منہ پر اور آنکھوں میں پونہ بھی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہاں موجود ہوا اور پونچھا کہ کس فکر میں کھڑے ہو اونھون نے کہا کہ بقصد محمد کھڑے ہیں شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھوں میں اور سروں پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھ پھیرا تر خاک کا پایا فٹ لکھا ہی کہ جو کفار اس وقت مجتمع تھے اور خاک اونپر پونچھی سب بحالت کفر بروز بر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور روز بر مقتول نہیں ہوئے بلکہ اونکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گزرے تھے اور ساٹھ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے دروازے کی درزون سے جو دیکھا تو حضرت علیؓ کو آپ کے بستر پر چادر اوٹھے لیٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہیں بالآخر مکان کے بھیڑ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھٹکاسن کے بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اون سے پونچھا کہ محمد کہاں ہیں اونھون نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر وہ حضرت علیؓ سے کچھ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ لٹھانے سے نکل کے ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لینگے اور اونکو ساتھ لیکے پیادہ روانہ ہوئے آپ نے جوتا پاؤں سے نکال ڈالا تھا اور اونگلیوں سے چلتے بائیں خیال کہ نشان قدم معلوم نہو آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہنچا دیا ثور ایک

اس کا حال
کہ وہاں پہنچے
اور ان کو
دیکھا کہ وہ
بستر پر لیٹے
ہوئے تھے
اور ان کے
پاؤں زخمی
ہوئے تھے
اور ان کو
دیکھا کہ وہ
بستر پر لیٹے
ہوئے تھے
اور ان کے
پاؤں زخمی
ہوئے تھے

پہاڑوں میں کھسکے جب متصل غار کے پونچے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ باہر ٹھہریں میں جا کے غار کو صاف کر ڈالوں کہ پہاڑوں کے غار اکثر چھڑاتے خالی ہوتے پھر ابو بکر صدیق غار میں گئے اور اپنی چادر کو پھاڑ گئے اور کتبہ سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اور اس میں حضرت صدیق نے اپنے پانوں کی پٹی لگا دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ بھیتر تشریف لے گئے اور ابو بکر کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سوسہ سانپ نے حضرت صدیق کے پانوں میں کاٹا اور انھوں نے جنبش کی بابت خیال کیا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے لیکن بسبب تکلیف کے حضرت صدیق کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ کاٹا آپ نے آپ دہن مبارک کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہو گئے حال بعد آپ کے غار میں داخل ہونیکے کڑی سے جالا غار کے منہ پر پوزیا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے لٹکے غار میں اڑتے دیکے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے سب غار تک پونچے اور اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو انکے پانوں نظر پڑے ابو بکر صدیق کو سخت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن و قلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانوں کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا لا تحزن لا ۱۰ اللہ معنا یعنی نجات کر دینگے اللہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے ساتھ ہو گا غار نے جب کوئی کے جانے کو اور کبوتروں کے جوڑے کو دیکھا انھوں نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس غار میں گھسا ہوتا یہ کڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہوا اس غار میں نہ ٹھہرتا انھوں نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے دیکھا تھا وہاں ہی ہوا اور یہ کھنکھار پھر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی عظمت کے لیے تاریخ کتبوت اور جانور وحشی سے ایسا کالم کہ صد ہزارہ آہنی اور جوہان جنگلی سے

عجب
عجب

دھکٹاف قصہ ہجرت میں اسد جل جلالہ حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو
 فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں بجائے
 آپ کے لیٹے اور داد جان نثاری کی دی بعضے علمائے لکھا ہو کہ آیہ وَمِنْ النَّاسِ
 مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی در
 آدمی بیچتے ہیں جان اپنی خدا کی رضا مندی کی تلاش میں اور اسد بہت مہربان ہو
 بندوں پر حضرت علی کی شان میں اس قصہ ہجرت میں نازل ہوئی ہو اور حضرت ابوبکر صدیق
 کی فضیلت تو ظاہر ہو کہ سارے سفر ہجرت میں حق خدمتگداری اور جان نثاری جیسا کہ چاہیے
 بجالائے اور آیت اذ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا بالاتفاق
 ابوبکر صدیق کی ہی شان میں نازل ہوئی ہو اسد تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو تفصیل
 صاحب رسول اسد فرمایا اور بزبان اپنے حبیب کے معیت خاصہ الہیہ کی بشارت دی
 فَاَنْتَ اَبْلَحُتَنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَزَنٌ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا یعنی کوئی نہیں جھٹکتا میرے
 تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تھا اِنَّا لَنُكْذِرُكَوْنُ بِمِشْكٍ هَمٌّ بِكُرْ
 جابین گے فرمایا کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ یعنی کوئی نہیں جھٹکتا میرے
 ساتھ رب میرا رہے غریب مجھے ہدایت کرے گا اس مقولے میں اور مقولہ جناب
 رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا میں بڑا فرق ہے حضرت علی
 علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کَلَّا محاورہ عرب میں واسطے زجر
 کے ہو اور معیت الہی اپنے ہی ساتھ بیان کی معنی بصیغہ واحد فرمایا اصحاب کو
 اس سے نصیب نہ دیا اور جناب رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمہ تسلی و محبت
 سے شروع کیا کہ لَا تَحْزَنْ مت کر ہو اور معیت خاصہ الہی سے اپنے صاحب کو بھی
 مشرف کیا کہ اِنَّ اللَّهَ مَعَنَا بیشک اللہ ہمارے ساتھ رہے دونوں کے ساتھ
 ہو اور اس سے علو شان جناب رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے

فضیلت علی
 ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہما

ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ

اور حضرت ابو بکرؓ کا نسبت اصحابِ موسیٰ علیہ السلام کے پایا جاتا ہے وہ مشہور شریف ہیں
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ اگر ابو بکر صدیقؓ میری عمر
 کے اعمال حسنہ لے لیں اور بدلے ان کے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال
 دے دین تو میں راضی ہوں رات ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ
 کی رفاقت اور جان نثاری کا اور اس رات میں سانپ کے کاٹنے کا بیان کیا اور
 دن وہ دن کہ بعد وفاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطرافِ مدینہ کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور
 کچھ لوگ زکوٰۃ دینا نہیں مانتے تھے ابو بکر صدیقؓ نے نہایت کوشش کر کے از سر نو
 دین کو قائم کیا اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شب ہجرت حضرت ابو بکرؓ کی معلوم ہوئی
 تین دن تک آپؐ نے غار ثور میں تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابو بکرؓ کے
 غلام آزاد تھے متصل غار کے بکریاں چراتے تھے وہ دو دھوکے بکریوں کا آپؐ کو اور
 حضرت ابو بکرؓ کو پلا جاتے تھے اور عبداللہ بن ابی بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے کہ جو ان
 تھے مکہ میں قریش کی مجالس میں جا کے خبریں دریافت کر کے رات کو آپؐ کے حضور
 میں لگے بیان کر دیتے تھے بعد تین دن کے آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہما
 عامر بن فہیرہ اونٹنیوں پر سوار ہو کے براہِ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ بن ابی بکرؓ
 کو راہِ سری کے لیے ساتھ لیا اونٹیاں اسی کے سپرد تھیں اور اس درجہ حکم
 در غار پر حاضر لایا تھا کفار کے نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمدؐ کو پکڑ لے قتل
 کرے اس کو ہم سوا دھنڈ اور ابو بکرؓ کو پکڑ لے یا قتل کرے اسے بھی سوا دھنڈ
 دیئے اور جو دونوں کو پکڑ لے دے دو سوا دھنڈ پائے حال جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مع رفا ایک دن خیمہ ام معبد پر پہنچے ام معبد ایک عورت تھی
 شرفاء عرب میں خیمہ اس کا راہِ مدینہ واقع تھا آپؐ نے ام معبد سے گوشت
 اور جھوہاڑے طلب کیے اس کے پاس نئے ایک بکری آپؐ نے گوشت خیمہ میں دیکھی آپؐ

لے ارقطیہ حضرت
 واقع اسے مکہ دیا
 ساکنہ کسوفات
 مع ذیل بغیر
 مکہ و مہاجرہ
 دلائل

روانہ ہونا اہل کفار

معبد خیمہ
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 دال

ام معبد
 ام معبد

ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہیں دت گزری کہ یہ جینی نہیں اور سبب لاغری کے جھگڑ کو چرنے کے لیے بھی نہیں جاسکتی آپ نے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دوہنے کی اجازت تو دو ام معبد نے اجازت دی آپ نے اس کے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کی فوراً تھن اس کے دودھ سے بھر گئے اور آپ نے دو ہنا شروع کیا ایک بڑا برتن جس میں آٹھ نو آدمی سیر ہو کے پی یون بھر دیا اور پہلے آپ نے ام معبد کو پلایا اوس نے خوب سیر ہو کر پیا پھر آپ کے ساتھ کے آدمیوں نے خوب سیر ہو کے پیا پھر آپ نے پیا پھر دو بھ کے اوس برتن کو بھر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے شام کو ابو جسد شوہر ام معبد جو آئے وہ دودھ دیکھ کے نہایت متعجب ہوئے ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہی اور آپ کا حال بیان کیا ابو معبد اور ام معبد بعد ازین مشرف باسلام ہوئے اوصحابہ میں داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ میں ہے کہ وہ بکری جسے ام معبد کے گھر میں آپ نے دوہا تھا حضرت عمرؓ کے زمانے تک جینی رہی اور وہ دیتی رہی یہاں تک کہ زمانہ مرادہ میں کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح و شام دودھ دیتی تھی اور پردہ زمین میں ذرا بھی دودھ نہ تھا حال مکر معظمہ میں بروز مہرور آپ کے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سننے گئے اون میں مضمون آپ کے گذر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور خائب اور خاسر رہنا کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک بن جشم کہ ایک شخص سرداران عرب میں سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پراوسکا گھر تھا اوس نے مضمون شہرہ کفار قریش سنا تھا کسی نے اوس سے جا کے کہا کہ ابھی چند شخص اونٹوں پر سوار ادھر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جنکی قریش کو تہاں ہی سراقہ نے بطبع انعام قریش ارادہ اونکے تعاقب کا کیا اور بائین خیال کہ کوئی اور پیش قدمی نہ کرے دھوکا دے تو کہا کہ یہ لوگ وہ نہیں بلکہ خلائے قبیلے میں

معجب

لے خائب وہ
بازنہ اور نصیحت
منہ را کہ داد

سراقہ بن مالک
بکری کا دودھ
بازنہ اور نصیحت
منہ را کہ داد

لوگ بنیں بعد ازین گھوڑا طیار کر کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوا یا اور کمان و ترش
 لیکے مسلح ہو کے روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کے قریب آپ کے پونچا حضرت ابو بکرؓ نے
 کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو
 دیکھ کے کہا یا رسول اللہ ایک سوار آپو پونچا اپنے دیکھا اور سراقہ کے لئے بد دعا کی اور
 یکبارگی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ ٹک لگ لیا پانوں گھوڑے کے زمین
 میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضور میں عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں صاحبوں
 کی بد دعا سے میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاؤ میں عہد کرنا ہوں
 کہ اب پھرتے ہوئے جو کوئی تمہاری تلاش کو آتا ہوا ملیگا او سکوں میں پھیر دوں گا
 اپنے دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہے کہ مجھے اوسوقت
 خیال ہوا کہ خدا تعالیٰ آپ کو غلبہ دیگا اور میں متصل آپ کے گیا اور میں نے آپ سے درخت
 کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجیے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے تو میں محفوظ
 رہوں آپ نے حضرت عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اوسوقت
 اگرچہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے
 سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا
 اور کہا کہ تمہارے جائیگی حاجت نہیں جو میں دیکھ آیا ہوں یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپ کے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے نسبت قارون کی ہوا کہ زمین نے او کو سبب عداوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 دھنسا لیا مختصر قصہ اوسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ میں مذکور ہے یہ کہ جب موسیٰ علیہ السلام
 نے قارون کو حکم اوس زکات کا دیا قارون کو یہ حکم بہت ناگوار ہوا مال کی اوسے بہت
 محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درم میں سے ایک درم زکات دیے کو کہا اوس میں
 بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسیٰ علیہ السلام سے عداوت ہوئی اور اس نے

بشر

قصہ قارون

ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے اس بات پر آمادہ کیا کہ محمد بنی اسرائیل میں کہدے کہ مجھ سے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل زنا انحصین کا ہو حضرت موسیٰ عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حد و قصاص بیان کرتے تھے اس میں انھوں نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو ہم اوسکے سونے مارینگے اور جو زنا کرے اور نکاح اوسکا ہوا ہو اسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا کہ اے موسیٰ جو تھیں نے ایسی بات کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں ایسی بات کروں تو مجھ پر بھی حد اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ فلا فی عورت یہ کہتی ہو کہ تم نے اوس سے زنا کیا اور اوس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰ نے اور عورت سے کہا کہ سچ بیچ بیان کر اوس نے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تمہارے لگائے کہ سکھایا اور تم پاک اور میرا ہوا میرے موسیٰ علیہ السلام کا جلال جوش میں آیا اور زمین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خُذْ يَدِيْ عِنِّيْ لَعَلَّ قَارُونَ يَكْفُرْ اَوْسَى وقت قارون کو زمین نے ٹخنوں تک دھنسا لیا قارون نے عاجزی کرنی شروع کی اور کہا اے موسیٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا زور میں تھا کہ ہرگز نہانا اور پھر کہا خُذْ يَدِيْ زَمِيْنُ لَعَلَّ قَارُونَ يَكْفُرْ اَوْسَى گرا گیا لیکن حضرت موسیٰ خُذْ يَدِيْ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنسا رہی یہاں تک کہ بالکل اوسے دھنسا لیا پھر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور سارا خزانہ اوسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دھنسا دیا فَاَنْزَلْنَاهُ فِيْ جُبٍّ اَوْسَى کیفیت وقوع میں بھی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور شان رحمۃ اللعالمین کا آپکے معجزے میں عیان ہو کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اوسے خسف زمین سے نجات دی بلکہ اوسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت موسیٰ نے قارون کی تضرع و زاری پر کچھ التفات نہ کیا اسد جل جلالہ نے بھی حرکت

چلے کے پھرے والوں سے کہایا معاشرۃ العرب ہذا جد کہ ہماری گرد و غوب یہ مطلب
 تھا را ہی وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے کمال
 خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیاں انصار کی گاتی تھیں شعر
 طلع البدر علیک بنا من ثنایات الوداع وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْکُمْ مَا دَعَا اللہُ ذَلِیْلَہُ
 طلوع کیا بدر نے ہم پر ثنایات الوداع سے واجب ہو اشکر ہم پر جب تک دعا کرے اللہ سے کوئی
 دعا کرے نوالا ف ثنایات الوداع کے معنی ہیں گھاٹیاں رخصت کی اہل مدینہ رخصت کیلئے
 مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا اون گھاٹیوں تک جایا کرتے تھے امدا وہ ثنایات الوداع
 کہلائین قاموس میں اس طرح ہو اور بعض اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہو کہ ثنایات الوداع
 مدینہ سے شام کی جانب ہونے کے کی جانب شرع مذکور ہوئی کی لڑکیوں نے وقت و مدت آپ کے عزو
 توک سے گایا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنایات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہو

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی درینہ طیبہ میں تا غزوہ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پہونچ کر محلہ قبا میں منازل بنی عمرو بن عوف میں
 ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہاں رہے
 حضرت علیؓ بعد اذ اکملے امانتوں آپ کے قبر سے دن محلہ قبا میں حضور میں جلسے قبا
 محلہ تھا کنارہ شہر مدینہ پر مسجد قبا جسکا ذکر اس آیت میں ہو لَمْ یَسْجُدْ اَسْفَلُ السُّجُوْدِ
 مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَدٍ اَنْ یَقُوْمَ فِیْہِ طَیْبَہُ مَعْنٰی بیشک وہ مسجد کی بنیاد ہوئی تقویٰ پر پہلی
 دن سے لائق ہو اس بات کے کہ تم اوس میں نماز پڑھو وہیں بنی اور جب تک آپ وہاں
 اویس مسجد میں نماز پڑھے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینہ کے تشریف رکھنے کا
 ارادہ کیا لوگ شہر کے کمال متنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے
 محلے میں تشریف رکھیں جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلے کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی
 درخواست بر زبان تھی آپ نے فرمایا کہ اد نئی میری مامور ہو جہاں یہ بیٹھ جاوے گی وہیں

یہی ثنایات الوداع

میں مقیم ہوں گا اونٹنی چلتے چلتے وہاں آئی تھی جہاں منبر مسجد شریف ہی متصل دس جگہ کے گھر تھے
 ابو ایوب انصاری کا تھا وہاں اسباب آپکا اوتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ابو ایوب کے
 گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد میں تھے شامول سردار ادن چار سو عالمون کا تھا جو
 شیخ جمیز بنی بادشاہین کے تھے اہل سینہ لکھا ہو کہ بادشاہ موصوف کا گدز زمین پاک میں
 پراوس زما نے میں ہوا کہ مدینہ ہنوز آباد تھا وہاں ایک چشمہ جاری تھا ادن عالمون کو
 معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجر نگاہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی وہاں وہ لوگ رہ گئے
 اور سب آباد کی انصار و نصیبن کی اولاد میں ہیں بادشاہ نے یہ حال دریافت کر کے جانا
 کہ خود بھی وہاں رہ جاوے مگر سبب بکھیرے سلطنت کے نہ رہ سکا ادن لوگوں کو رہنے یا
 اور ایک اہل نامہ بنام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد
 کو وصیت کیجو کہ جو ادن میں سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوے میرا سلام اور یہ نامہ پہنچا
 حضرت ابو ایوب کے گھر میں وہ نامہ چلا آتا تھا اونھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پہنچا دیا حضرت ابو ایوب سے شامول تک اکیسویں پشت تھی اور جس گھر میں آپ ٹھہرے
 یہ گھر بھی اسی بادشاہ نے بنوایا تھا کہ جب آپ تشریف لاوے وہاں ٹھہرے آپ نے
 کے مکان میں ٹھہرے اور ابو ایوب کے عیال و اطفال بالا خانے پر رہے پھر ابو ایوب
 اور انکی زوجہ ام ایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات بے ادبی کی ہو اور رات بھر اس خیال
 سے فسوئے صبح اصرار کر کے آپ کو بالا خانے پر مقیم کیا اور خود تکیے رہنے لگے
 حال جس زمین میں اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو یتیموں کی تھی کہ اسود بن زرارہ کی پرورش
 میں تھے دس دینار کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال سے وہ زمین آپسے خریدی حجرات
 شریفہ اور مسجد شریف اسی زمین میں بنی کتبہ حدیث میں وارد ہو کہ مسجد شریف کی تعمیر
 لیکن ایک ہجر لکھا ارشاد کیا حضرت ابو بکر سے کہ تم ایک ہجر اس ہجر سے ملا کر رکھو اور
 حضرت عمر سے متصل ہجر حضرت ابو بکر کے اور حضرت عثمان سے متصل ہجر حضرت عمر کے ہجر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰

رکھوا کے فرمایا ہوا **الْخَلْفَاءُ مِنْ بَعْدِي** یہ لوگ خلیفہ ہوں گے میرے بعد سو
 مطابق اسن مین گونی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام
 میں برابر شریک رہتے تھے حال بعد تشریف آوری آپ کے بیٹے عبد اللہ بن سلام
 کہ ایک بڑے عالم یہود میں تھے آپکی ملاقات کے لیے آئے اور آپ سے سوال کیا
 کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لڑکا کسب
 سے مان کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہی اور کس سبب باپ کی جانب اپنے فرمایا پہلی نشانی
 قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کو ہانک لیجائے گی اور پہلی
 غذا اہل جنت کی جگر گوشہ جھلی کا ہوگا کہ اوسکے کباب ہشتیوں کو کھلائے جائیں گے
 اور حنب نطفہ مان کا غالب ہوتا ہی لڑکا مشابہت مان کی جانب رکھتا ہی یعنی مان کے
 کسی قرابتی جانب مان کے مثل ناموں یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہی اور جو نطفہ باپ کا غالب
 ہوتا ہی لڑکا مشابہ باپ یا اوسکے اقارب کے ہوتا ہی عبد اللہ بن سلام نے سوالوں کا
 جواب سن کے کھا کہ کتب سابقہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہی اور ایمان لائے پھر اونھوں
 نے عرض کیا کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر میرے اسلام پر مطلع ہوں گے
 مجھے بڑا کمین گے میں چھپکے بیٹھتا ہوں آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال
 اون سے پوچھیں اور وہ الگ چھپکے جانے لگے اور یہود حاضر ہوئے اپنے اون سے پوچھا
 کہ تم میں عبد اللہ بن سلام کیسا آدمی ہو اونھوں نے کہا **خَيْرُ نَا وَابْنِ خَيْرٍ نَا وَ سَيِّدُ نَا**
وَ ابْنِ سَيِّدِ نَا آپ نے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہو جائے اونھوں نے کہا خدا کی پناہ
 ایسی بات کبھی نہوگی پھر آپ نے عبد اللہ بن سلام کو بلایا اونھوں نے نخل کے کما
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تب یہود بہت ناخوش ہوئے
 اور کہنے لگے **شَرُّ نَا وَ ابْنِ شَرِّ نَا** اور بہت برا اونھیں کہا حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا
 مجھے اسی بات کا خوف تھا حال سلمان فارسی کہ اصل میں مجوسیان فارسی میں سے تھے

بیان
 بن سلام
 بہت

اسلام

گئے جب پھر گئے آئے اس طرح بیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوا ہو اور ایک دوسرے
 پوچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہیں جنکا ذکر تو ریت وغیرہ کتب سابقہ میں ہے اوس نے کہا کہ واسدہ یہ ہیں
 پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کہا کہ جب تک تمہوں میں دم ہو مخالفت میں کو تا ہی نکر دوں گا جان
 کیا قدرت ہی خدا کی سب علمائے یہود و نصاریٰ کو آپ کی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتروں کو
 بسبب امت حد کے اور تکبر اور حب جاہ کے کہ بنی اسمعیل میں اور ناخاندون میں پیغمبر
 ہوئے اور اگر ہم ان پر ایمان لاؤں ہماری شیخی جاتی رہے ایمان نہ لائے اور جس کی
 قسمت میں سعادت ابدی تھی جیسے عبداللہ بن سلام ایمان لائے اور نصاریٰ میں سے
 کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ رومۃ الجندل حال
 مدیرہ طیبہ میں بیرردہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنودن کا پانی کھاری تھا اور بیرردہ کا
 مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیرردہ کو خرید کر کے ڈول مسلمانوں کے
 اوس میں جاری کرے اوس کے لئے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس کنوئین کو
 اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا اور تدرید خریدنے کی یہ کہ پہلے نصف بارہ
 ہزار درم کو خریدا اور وقف کر دیا سو جسدن باری حضرت عثمان کی ہوتی یہ مفت پانی دیتے
 اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگوں نے اوس کی باری کے دن پانی بھرنا موقوف
 کر دیا حضرت عثمان کی باری میں سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اوس نے بھی اپنا
 حصہ حضرت عثمان کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان نے وہ بھی وقف کر دیا اور کنوئین
 میں بے تکلف ڈول مسلمانوں کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 حسب وعدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان میں

بہرہ بھرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ نے قتال کفار سے شروع کیا اور ان کے قتل

۱۰۰ روئے
 واداد را
 ایک سنوار

۱۰۰ روئے
 عثمان رضی اللہ عنہ
 اور اس کے بیٹے

لکھنؤ میں دیکھنا
۳۱

اور غارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد میں کہ آپ تقس نفیس تشریف لیگئے اور کواکب
غزوہ کہتے ہیں اور جو لشکر آپ بھیج دیا آپ تشریف فرما ہوئے اس سے سر یہ کہتے ہیں تفصیل
ہر غزوہ دوسریہ کا حال لکھنا دشوار ہی مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہی اشرف معین
غزوات غزوہ بدر ہی کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح اس غزوے کی یہ ہو کہ حضور
اقدس میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت کیا چاہتا ہی آپ بنفس
نفیس مع جماعت مہاجرین و انصار کے کہ تین سو تیرہ تھے بقصد اس قافلے کے نکلے
ابوسفیان نے خبر آپ کے ضمیمہ غفاری کو اجیر کر کے مکے کو بھیجا اور ابوہل وغیرہ سرداران
قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر خیر قافلے کی چاہیں مدد لیگے اوسین اور قافلے کو پانچاویں حبشہ
سن کے ابوہل بہت طیش میں آیا اور لشکر مع سامان جنگ اس نے جمع کیا سواران
اسپ شتر اور پیادے اور کرو فر تمام سے روانہ ہوا اور جمیع قبائل قریش میں سے اعلان
واشراف حتی کہ عباس بن عبد المطلب بنی ہاشم میں سے کہ ہنوز مسلمان ہوئے تھے
حسب قاعدہ حمیت برادری ساتھ ہوئے اگرچہ ابوسفیان نے قافلے کو دوسری راہ سے
نکال کر آدمی مکے کو بھیج کر ابوہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب حاجت مدد لانی نہیں لیکن
انشہ جبل جلالہ کو منظور ہوا کہ سرداران کفار کو فی النار کرے اور شوکت اسلام علی الجلال
ظاہر کرے لہذا ابوہل لعین نے لشکر لیجا بے پراسرار کیا اور کہا محمد نے نہایت شورش
کی ہی او کی شورش کو بالکل دفع کرنا ضروری اور ابوسفیان کہ بہت اصرار کفر پر اوں دنوں
رکھتا تھا با آنکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی کے مین قافلے کو پونچا کے خود چھپتے شریک
ابوہل واسطے حاصل کرنے عار شکست و نکبت کے ہوا اور چند زخم لڑائی میں کھائے
اور اسد جل جلالہ نے آپ کو وحی بھیجی کہ خدا تعالیٰ تمکو ظفر دیگا یا قافلے پر لشکر
اور آپ کے اصحاب لشکر والوں کا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلے سے مقابلہ ہوا سیلے
کہ لشکر جماعت کثیرہ با سامان و سلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ

مع ضمیمہ غفاری
بوزن حضرت امیر
کا جو اور غفاری
موجود قادیان
کے کہ ایک قبیلے
کے تھے اور غفاری
کا نام جو حضرت ابوہل
اسی قبیلے کے تھے

قلید بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت عظیمہ کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانوں کے لشکر سے سہ چھٹا تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار ایک تھے کو مسلمان دوسرے ہی منظر پر آئے اور مسلمانوں کا رعب کافروں کے دل میں سا گیا حال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچے آپ نے اصحاب کو ہر کافر کی جانے قتل کو مشغول دیا تھا کہ یہاں غلامان مارا جاوے گا اور یہاں غلامان حضرت عمر راوی حدیث کہتے ہیں کہ قسم ہو خدا کی کسی نے اون میں سے ایک بالشت بھی تجاؤز نہیں کیا حال آپ نے لشکر بے سامان دیکھ کر دعا فرمائی کہ اے یہ ننگے ہین انھیں کپڑا دے اے اے یہ بھوکے ہین انھیں کھانا دے اے اے یہ پیاسے ہین انھیں سواری دے راوی حدیث کہتے ہیں کہ کوئی ہم میں سے بعد فتح کے ایسا نہ رہا جس کے پاس سواری اور کپڑا اور نقد چھس ہو فوراً نوحال قبل پہنچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بطور مشورے کے لڑائی کے باب میں تذکرہ کیا پہلے حضرت ابو بکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے بائیں مناسب عرض کیں آپ بہت خوش ہوئے اور ان کے لیے دعا فرمائی حضرت مقدادؓ نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا **فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَائِمُونَ** یعنی جا کے تو اور تیرا رب لڑے ہمتو ہمیں بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین ہم آپ کے ساتھ لگے بیٹھے دائیں بائیں ہر طرف سے لڑینگے اور جہاں تک آپ ہمیں لیجاؤ گے ساتھ جاؤ گے چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مہینے میں چڑھاوے گا اوس سے لڑینگے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ نکل کے لڑینگے اپنے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اوس معاہدے کے یہ خیال ہو کہ شاید ہم باہر مہینے کے آپ کے شریک نہ ہونگے اونھوں نے عرض کیا کہ ہر چند کہ ہمارا معاہدہ

محبوب

محبوب

صحابہ کا تقریر بیان قرآنی کرنا یاد دہان

مرافقت کا بوقت چڑھ آئے دشمن کے سینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کو
 نبی برحق جانتے ہیں اب ہماری جان آپ کی جان پر فدا ہو آپ کہیں ہوں اگر آپ ہمیں حکم دیں
 تو ہم مندریں گئیں جاوین اور کسی طرح دشمن سے لڑائی میں ہمیں عذر نہیں اور بوقت
 جنگ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہوں گے صحابہ رضی اللہ عنہم
 کی تقریرات جان نثاری سن کے آپ بہت راضی ہوئے حال کتبہ حدیث میں وارد ہو
 کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ کرو افراد ان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
 گرے اور بکمال زاری اللہ جل جلالہ کی جناب میں عرض عرض کرنے لگے یہاں تک
 کہ آپ نے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہے گا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف
 ہو جائیگی یعنی پردہ زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کریں گے یہاں اگر تیری مشیت مقتضی
 اس بات کو ہوگی کہ کفار غالب آویں اور ہم لوگ فنا ہو جاوین تو تیری پرستش بالکل
 موقوف ہو جائیگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
 کہجیے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہے فتح کا اللہ تعالیٰ بیشک آپ کو فتح دیگا کتاب آپ
 اوٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی سَبِّحْهُمْ جَمْعًا وَ يُسَبِّحُونَ الذِّكْرَ یعنی قریب
 ہی کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیرے گی اور مطابق پیشین گوئی آیت موصوفہ کے ہوا
 ف بحسب ظاہر اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہو کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فتح و فتح
 کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب و قزع و زاری کی کیا وجہ تھی اور یہی حسب ظاہر حضرت ابو بکر
 کا توکل قوی معلوم ہوتا ہو جو آپ اس شبہ کا یہ ہو کہ نظر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہو اور غنی ہے پر وا چاہے سو کر لے اور نظر حضرت ابو بکر
 صدیق کی صفات پر کہ وعدہ و عید از قبیل صفات ہیں پس مقام آپ کا ہی ارفع ہو یہی بہت
 بلند اور مقام عبدیت حضرات صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلیٰ ہو اور قرآن مجید
 میں علو مقام عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہو اس واسطے کہ مواقع کمال قرب و عظمت میں

صلی اللہ علیہ وسلم غازی
 تشریف لے کر

بیت

بیت

اسد تعالیٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا، مثلاً بیان حال معراج میں سورہ اسراء میں
 فَرَا يُسْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهِ لِكَلَّا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
 الَّذِيْ يَاذْكُرْكَ اَلْوَكْلَهُ لِرُبِّيْكَ مِنْ اٰيَاتِنَا يٰمَنِىْ پاك ہو وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے
 کو مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے طرف مسجد قصى یعنی بیت المقدس کے جسکے گردا گرد ہم نے
 برکت رکھی ہو تاکہ دکھاوین اور سے ہم آئین اور نشانیاں اپنی عظمت و قدرت کی پہنچا
 پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پہنچاوین اور سورہ نجم میں فرمایا فَاَوْحٰى اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
 عَبْدَهُ مَا اَوْحٰى ۝ یعنی پس وحی بھیجی اسد تعالیٰ نے طرف بیت کعبہ اپنے کے جو کچھ
 کہ وحی بھیجی ظاہر ہو کہ مقام معراج سب مقامات کے اشرف اعلیٰ ہو ایسے مقام پر بلفظ عبد تعبیر
 کرنا صاف اشارہ ہو طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقاموں سے اعلیٰ ہو اور سر
 اس میں یہ ہو کہ عبد کو ایسا علائقہ مولیٰ سے ہوتا ہو کہ کسی کو کسی سے نہیں ہوتا جان مال عبد کا
 سب مولیٰ کا ہوتا ہو اور خود کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا مولیٰ ہی اس میں ہر طرح کا تصرف
 نافذ ہوتا ہو یہ بات نہ سپر کو پر سے حاصل ہو نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضی استیسا
 کو ہو کہ عبد ہر آن میں مولیٰ سے خائف ہے اور اپنا کچھ حق اوپر نہ سمجھے کیسا ہی تفرق
 رکھتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اسکی مہربانی اور
 وعدے انعام پر غرہ نہو اور اسکی عظمت و جلال کو بھول نہجاوے سودا فرماتا ہو
 صلی اسد علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اس مقام عبدیت سے تھا کہ اس
 مقامات ہو اور وہی سر ہو درخواست نزول رحمت کا ملہ کا صیغہ سے درود میں آپ پر
 حال آنکہ یقیناً آپ پر رحمت کا ملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل ہے گی اور بھی دعا مانگوں انا
 حصول مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان میں ہو وَالْبَعِثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِيْ
 وَعَدْتَهُ یعنی اور قائم کرو انکو مقام محمود میں جسکا تو نے اون سے وعدہ کیا ہو حال آنکہ
 خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا یٰرَبِّ عَسٰى اَنْ يَّجْعَلَكَ

بہتر ہے کہ

رَبُّكَ مَقَامًا كَثُورًا ۱۰ یعنی قریب ہی کہ قائم کرے گانجھے رب تیرا مقام محمود میں اور خود اوس
 دعائیں بھی اوس مقام کے موعود ہونیکا ذکر و سودا منگو انا اوس کے لیے محض بقضاء
 عبدیت ہی حال جس جگہ لشکر اسلام جا کے رات کو مقیم ہوا وہاں زمین ریت کی تھی اور
 پانی نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات
 کو بھٹے اہل لشکر کو احتلام ہو گیا اس جہت سے لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے اپنے
 مینہ کے لیے دعا فرمائی خوب مینہ برسا کہ زمین بکھکھخت ہو گئی پانی پانوں ٹھہرنے لگا اور
 لوگ نہالے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق میں دستور تھا کہ بیشتر
 وقت جنگ میدان میں ایک ایک دودو آدمی طرفین سے نکل کر لڑتے تھے سب
 سے پہلے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ میں
 آئے اُن کے مقابلے میں تین آدمی پہلے شجاعان انصار میں سے نکلے کفار نے
 کہا کہ ہم کو اپنے اخوان قریش سے مبارزت منظور ہی تب حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؑ و عبیدہؑ
 بن حارث اُن کے مقابلے میں گئے حضرت علیؑ مقابل شیبہ کیے ہوئے اور حضرت حمزہؑ مقابل
 عتبہ کے اور ان دونوں صاحبوں نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہؑ
 نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپؐ بھی زخمی ہوئے حضرت علیؑ نے اپنے
 حریف سے فارغ ہو کے ولید کو بھی قتل کیا اور تینوں صاحب نظر و منصوبہ لشکر اسلام
 میں پھر آئے ف عتبہ اور شیبہ کے سخت کی وجہ یہ لکھی ہو کہ بوقت روانہ ہونے
 لشکر کے مکے سے یہ دونوں ہمراہی سے جی چلے تھے اور ہرگز نہیں چاہتے تھے
 کہ لڑائی کے لئے جاویں اور سب اس کا یہ تھا کہ ایک بار عکس اُن کا غلام نصرانی
 جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپؐ طائف سے پھرے تھے باغ
 میں سلمان ہو گیا تھا اُنھیں اس لڑائی میں جاسکے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگوں
 کو واسطے قتل کے خدا لیے جاتا ہو اس سبب عتبہ اور شیبہ اس لڑائی میں شامل ہوئے

کارہ تھے اور نفرت کی باتیں اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابو جہل نے اونھیں سخت
نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنے کیے اسی سببے اون دونوں نے لڑائی میں
بیش قدمی کی حال امیہ بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سبب یہ
یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں وارد
ہوئے اور امیہ سے اونے دوستی تھی اوسکے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طوائف
خانہ کعبہ میں مشغول تھے کہ ابو جہل لعین وہاں آیا اوس نے چلا کے امیہ سے کہا کہ تم
انہی کیوں اخلاص و محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین برسنے والوں کو اپنے
پاس جگہ دی جو حضرت سعدؓ نے چلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا بیان کا آئنا بند کرو
تو ہم تمھیں دو کین گے ایسی جگہ سے کہ تمھیں بڑی شکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے
کہ قریش واسطے تجارت کے وہاں براؤ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ نے کہا کہ چلا کے
اس سے بات مت کرو کہ یہ بیان کا سردار ہو حضرت سعدؓ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابو جہل قیرا قاتل جو یعنی باعث قتل سوجب ابو جہل نے ترعیب و تجریص
واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ بدر میں شروع کی مقولہ حضرت سعد کا امیہ
کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہیں مطابق اوسکے اس سفر میں ظہور میں نہ آجئے اور جانے میں آونے
خضر کیا حتی کہ ابو جہل اوسکے پاس سرمدہ دانی لیگیا اور کہا تم مرو نہیں ج رتوں کی طرح سنگھا
کر کے گھر میں بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کیں یہاں تک کہ اوسکو ساتھ لیگیا مگر ہر روز
اوسکا ارادہ سفر میں رہا کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو پھر جائے جو رونے اوسکی بوقت ان
سفر اوسے متوالہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اوس نے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر آؤں گا
لیکن اتفاق ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور میں آئی حال
مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اونھوں نے کہا کہ میں نے
ہر روز ہر اپنی داہنی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں خوش ہوا

یہ صحیح بخاری
جو درویشی کا
کے کتابت
مکتبہ کعبہ ہذا

مکتبہ
دو نولہ جہاں
حضرت جلال الدین
حال پٹنہ لاہور
کے قریبی قریبی

کہ ناخبرہ کارون کا ساتھ ہو کچا ساتھ ہوا تنے میں ایک نے اونھین سے مجھ سے پوچھا کہ
ای چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا پہچانتا ہوں تمہارا کیا مطلب ہو اوس نے
کہا میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے اگر میں اوسے دیکھ پاؤں
تو اوس سے جدا ہوں جب تک کہ ہم دونوں میں ایک مر نہ لیوے بعد اسکے دوسرے بھی
اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونوں جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ
سینے غفرانہ کے غفرانہ اونکی ما کا نام ہوا اسی نسبت سے مشہور ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونھوں نے
چچا سبب بڑے ہونے کے براہ تعظیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں
کہ میں اونکی باتیں سکر خوش ہوا تنے میں سینے ابو جہل کو گھوڑا میدان میں کودا سے
دیکھا سینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ تو وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں
تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بچھے اور ابو جہل سے بھر گئے یہاں تک کہ
اوسکو گرا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بے فتح جب ادن دونوں نے دعوی قتل ابو جہل کیا
اپنے دونوں کی تواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابو جہل کا
معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب مفتحتین کہتے ہیں
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سب کا سب ہی ہمیشہ
قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام حنفیہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کمزور ہو جو جسکو مائے سب اوسکا پائے
تب سب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے
یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمایا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر
اسلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا ہے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار
قرآن مجید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں کا
پہاڑ پر سے دیکھا مشفق شریفین میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے قبضہ قتل

نیز وہ صاحب اساتذہ حضرت ابو جہل کے ہوا
اور سونے کے دانے سے
نقل فرمایا اور صحیح ہے کہ
معوذ شریک قتل تھا بلکہ
اسکے قاتل دونوں معاذ
ایک سادہ اور دوسرا
معاذین حادثہ اور باہان
دونوں کی ایک غلطی
نام غفرانہ اور معوذ غلامی
غفرانہ کا گھوڑا اور
معاذین جو کہ
کا جاتی ہو
نہیں
حیث منف علی یوم
والرجلان معاذین
ابو جہل معاذین
اور قتال شہ
اونی ورجلان امجاد
خلفہ و آخر مشقہ
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام

معاذین جو کہ
کا جاتی ہو
نہیں
حیث منف علی یوم
والرجلان معاذین
ابو جہل معاذین
اور قتال شہ
اونی ورجلان امجاد
خلفہ و آخر مشقہ
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام

معاذین جو کہ
کا جاتی ہو
نہیں
حیث منف علی یوم
والرجلان معاذین
ابو جہل معاذین
اور قتال شہ
اونی ورجلان امجاد
خلفہ و آخر مشقہ
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام
کہندہ ہیں صحابہ کرام

جاتے تھے اونھوں نے آواز سنی اَقْدُمْ یَا حَیْزُومُ برہمہ ای چیز قوم اور ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی کہ پھر اوس کا فر کو اپنے آگے مرا پایا ناک اوسکی بچھٹ گئی تھی کوزے کے اثر سے وہ جگہ نیلی ہو گئی تھی حضور اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ مرد آسمان سوم کا تھا اور چیز دم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہو حضرت عباس کو جس شخص نے اسیر کیا تھا بہت حقیر تھا ہر گز طاقت مقاومت حضرت عباس کی نہیں رکھتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر کیا اوس نے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد کر کے اونھیں اسیر کر دیا اور اوس شخص کو نہ مینے پہلے دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا کہ کفار کے سروں کے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال عین گرمی ہنگامہ جنگ میں اپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکے کافروں کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاہَتْ اَلْوُجُوہُ یعنی بوسے ہوئے یہ منہ وہ خاک اور کنکریاں کافروں کے مونہوں میں جا لگیں اور اوسکے دہان پہونچتے ہی تیزی کفار کی کند ہو گئی اور ذرہ دیر نگذری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک مارنے مشیت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اوسکے حال میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَيْتَ لَآذِرَ مَيِّتٍ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ رَحٰیؕ یعنی نہیں پھینک مارا منے جبوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشیت خاک اور کنکریوں نے لشکر جرار کا مونہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہو لہذا یہ تاثیر تمھاری قوت سے کہ بشری ہی نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اوسنے تمھارے ہاتھ پر ظہور پکڑا باجملہ لشکر عظیم نصیب کافروں کے ہوئی ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابو جہل کے تھے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے حال بعد فتح کے ابو جہل کے حال کی آپ نے تفصیل فرمائی تب تک حال دوسکے مقتول ہو گیا

۷
خیزو قوم
یا حیزو قوم
دوسرا کہ یہ
فی القاسم

۸
اللہ جل جلالہ
میں اسیر کر دیا
اور اس شخص کو
نہ مینے پہلے
دیکھا تھا نہ
پھر دیکھا

۹
میں اسیر کر دیا

آپ کو معلوم نہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا حال دریافت کر لیا
 بھیجا اور انھوں نے میدان جنگ میں جا کے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک مقلبان
 اوس میں باقی تھی حضرت ابن مسعود اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اوس کا فہرے انھیں
 دیکھ کر کہا کہ اے بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہو پھر اوس نے کہا کہ میرا
 حال تو جو ہوا سو ہوا مگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کس کی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل اور خوار کیا بعد ازیں
 ابن مسعود نے ارادہ اوس کے سر کاٹنے کا کیا اوس لعین نے کہا کہ میرا سر کدھون
 کے اتصال سے کاٹیو تا کہ سر دین میں جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو لوگ جانیں
 کہ سردار کا سر ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور
 ﷺ کے ڈال دیا آپ بہت خوش ہوئے اور سب سے شکر بجالائے اور آپ نے فرمایا کہ
 یہ فرعون اس امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابوہل کی عنایت فرمائی
 ف جس طرح کہنی اس امت کے بلند رتبہ تھے نسبت حضرت موسیٰ کے فرعون اپنی
 امت کا شقاوت میں بلند رتبہ تھا یہ نسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اوس فرعون نے
 مرنے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہیں ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرنے
 وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے حال بروز بر بعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ
 سردار ابن قریش میں تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترک دین
 اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب دوستی سابق
 کے اوس کو اور علی اوس کے بیٹے کو اپنے ساتھ لے لیا دو زہین جو انھیں اوس لڑائی
 میں ملین تھیں دو نوٹی تھیں یہ تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زہینوں کو ڈال دھن
 بچا لو تمہیں زیادہ فائدہ ہو گا حضرت عبدالرحمن نے وہ زہین ڈال دیں اور ایک
 ہاتھ سے امیہ کا ہاتھ لے کر دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان دونوں

کو ساتھ لیے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ اے مسلمانوں یہ دشمن خدا کو
 امیر بن خلت ایسا نہ کہ یہ بچ جاوے مسلمانوں نے جھپٹ کے اوسے اور اوسکے بیٹے کو قتل
 کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زمین اور انھوں نے کھو دیں
 اور میرے امیر دن کو قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دھڑکھڑا کر مقتولین کے چاہ و بدر میں ڈلوادے بعد ازین متصل اوس کنوین کے آپ نے کھڑے
 ہو کے ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے توجہ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا تھا
 پایا تم نے بھی جو کچھ خدا تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ
 یا رسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام کرتے ہیں جن میں روح نہیں آپ نے فرمایا کہ دن
 تم سے زیادہ سنتے ہیں حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 عہد کو آپ واسطے بیمار داری حضرت رقیہ صاحبزادی کے کہ مکتوحہ حضرت عثمان کی تھیں اور
 بیمار تھیں دینے میں چھوڑ گئے تھے اور اونسے فرمایا تھا کہ تمھیں ثواب کامل حاضر ہونے اس
 غزوے کا ملے گا لہذا حضرت عثمان بدر میں مین محبوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت بدر کا آپ
 حضرت عثمان کو دیا جب آپ دینے میں پونچے اوس سے ایک دن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا
 او کی تجہیز و تکفین کر کے دفن میں مشغول تھے کہ زبیر بن حارثہ نے یحییٰ بن پھرج کے بشارت حج کے
 کی پونچائی اور آپ نے بعد ازین ام کلثوم صاحبزادی کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا
 سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین کہلاتے ہیں قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں
 لکھا ہے کہ یثرب کے پیغمبر کی دو بیٹیاں ایک انسی کے نکاح میں آئیں ہوں سولے حضرت عثمان
 کے امم ماضیہ میں بھی سیکو حاصل نہیں ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 عثمان سے اتنا راضی تھے کہ آپ نے بعد وفات حضرت ام کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری
 قبر میری بیٹی ہوتی تو میں عثمان سے نکاح کر دیتا حال ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے
 اول میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے آپ نے مسلمانوں سے

سرا
 کھڑے
 متوجہ

وفات
 رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم
 کا

بیکریاں
 کہ وہ بیکریاں
 کہ وہ بیکریاں
 کہ وہ بیکریاں
 کہ وہ بیکریاں

فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہیں جو کوئی اونہیں پاوے قتل کرے
 سو فرشتے نے بھی اس حکم کو مانا کہ اونہیں اسیر کر دیا قتل نہ کیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت
 عباس اوس وقت تک اگرچہ مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن بسبب محبت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کے خیر خواہ تھے سب اسیروں کے ہاتھ بندھے تھے
 حضرت عباس کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو نہ کراہتے تھے آپ اونکی
 آواز سن کے بیقرار ہوئے حتیٰ کہ آپ کو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دریافت
 کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کر دیا کہ وہ خاموش ہوئے آپ نے یہ
 بات سن کے اور سب اسیروں کے ہاتھوں کے بند کو ڈھیلا کر دیا حال اسیران بدر
 کے معاملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا یہ
 لوگ ایۃ الکفر ہیں یعنی کافروں کے سردار ہیں سب کو قتل کیجئے کہ ہیبت اسلام کی
 خوب ظاہر ہو اور جتنے اقارب اہل اسلام ہیں ہین اونکو اونہیں کے اقارب کو
 واسطے قتل کے دیجئے عقیل کو اونکے بھائی علی کو دیجئے اور عباس کو اونکے بھائی
 حمزہ کو دیجئے اور میرے غلام نے قریب کو مجھے دیجئے کہ ہم قتل کرین اور متفق ہو جائیں
 کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہو اور حضرت ابو بکرؓ نے
 کہا کہ یہ لوگ فدیہ لیکے چھوڑ دیے جاوین شاید کہ آئینہ یہ لوگ مسلمان ہو جاوین
 اور اب مسلمانوں کی سبب مال فدیہ کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ دل آدمیوں کے اللہ تعالیٰ نے بعضے نرم بنائے ہیں اور بعضے سخت
 مثال عمر کی انبیاء میں سے نوح اور موسیٰ ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْاَرْضِ مِنْ اٰلِكَ فَرِيْنٌ دَاۤیْرًا ۝ اے پروردگار میرے چھوڑ
 زمین پر کافروں کوئی گھر بنا نیوالا اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اٰطْمِئِنَّ
 عَلٰی اَمْوَالِنَا وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِنَا فَاَلَا يُؤْمِنُوْنَ اَحٰیۤیُّ بِرُّو الْعَذَابِ اَلَا لَمِ

مشورہ کیا گیا کہ ان کا
 اصحاب بدر سے لے کر ان کا
 ہین اور ابو بکرؓ نے
 اسے حضرت عمرؓ نے
 ابو بکرؓ کے سبب فدیہ لے کر
 چھوڑ دینا اور نازل ہونا
 آیات قرآنی کا مستحکم
 اسے حضرت عمرؓ نے سختی سے لیا

اگر رب ہمارے مٹائے اور کئے مالون کو اور سخت کر اور کئے دلون کو کہ وہ ایمان نہ لادیں جب تک نہ کھیں عذاب دردناک کو اور مثال ابو بکر کی انبیاء میں سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا مَن تَعْبُدُ فَإِنَّهُ عِبَادِي وَمَن عَصَا فَإِنَّكَ عَفْوٌ رَّحِيمٌ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہو اور جس نے میرا کھانا ناپس بیشک نہ لگاؤ بخشنے والا ہو بڑا مہربان اور حضرت عیسیٰ کا مقولہ اپنی امت کے حق میں یہ ہوں تَعْبُدُونِي فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَلَئِنْ تَخَفْتَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ لَعَزِيزٌ الْحَكِيمُ یعنی تو اگر انہیں عذاب کرے تو وہ میرے بندے ہیں اگر بخشنے دے تو تو زبردست ہو حکمت والا چونکہ آپ کے مزاج میں بہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ کو اسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیہ لیکے اسیر و نکو چھوڑ دیا اس پر عتاب الہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَوْ لَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی اگر نہ ہوتا ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ پہلے ہو چکا ہو بیشک پہنچا تمہیں اوس میں جو لیا تم نے عذاب بڑا یعنی خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ حکم لکھ رکھا ہو کہ خطا اجتہادی میں مواخذہ نہیں ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تم نے باجہاد دیا کہ اوس میں خطا ہوئی لہذا تم سے مواخذہ نہوا آپ بعد نزول اس آیت کے بروئے لگے اور آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوکھو اور سعد بن معاذ کے کہ اونکی بھی رائے مثل حضرت عمر کے تھی کوئی نہ بچتا ف اس مقام پر علمائے یہ مسئلہ نکالا ہو کہ انبیاء سے کرام حکم باجہاد بھی دیتے ہیں اور اوس میں خطا بھی ہوتی ہو لیکن خدا تعالیٰ انبیاء کو خطا پر قائم نہیں رکھتا فوراً اس پر مطلع کر دیتا ہوں اگرچہ اس وقت اوس حکم پر عتاب ہوا اس واسطے کہ اوس زمانے میں واسطے جماعت نے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعد ازین اس شریعت میں حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکور الصدر سے پہلے خدا تعالیٰ نے ارشاد بھی فرمایا کہ جب تک بنی خوب خونریزی کفار کی نہ کرے تب تک اسیروں سے

میں

تصنیف اصحاب

فدیہ لینا چاہیے اسے بھی معلوم ہوا کہ بعد غزیری کفار اور راسخ ہو جانے ہیبت و
 رعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہیں حال حضرت عباس نے فدیہ میں اپنی
 بے مایگی کا عذر کیا اور کہا اے محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم} شرم کی بات ہو کہ تمہارا چچا قریش میں مال فدیہ
 کے لیے ہاتھ پھیلا دے آپ نے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا
 ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک
 تم نبی برحق ہو اور اس سونے کی کسیکو خبر نہیں بیشک خدا تعالیٰ نے تمہیں اوسکی خبر
 دی اور اسی وقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباس کا مکے
 میں مصلحت تھا اس لیے آپ نے وہیں اوکو پھر جانے کی اجازت دہائی حال منجملہ
 اسیران بدر حضرت ابو العاص داما د انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ نبی کریم
 ایک دختر آپ کی اوسنے نکاح میں تھیں اوسنے فدیہ میں بی بی زینب نے کچھ زیور
 بھیجا اوس میں ایک حامل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ اونہوں نے اپنی بیٹی کے
 جہیز میں دی تھی آپ کو دو حامل دیکھ کے خدیجہ کو یاد کر کے رقت آئی اور اصحاب
 آپ نے کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جا دے اصحاب نے یہ بات بل
 و جان قبول کی آپ نے ابو العاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہونچتے ہی حضرت بی بی
 کو دینے میں پونہچاؤ میں اور انھیں رخصت کیا ف جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ
 ہوا اور باقی صحابہ سے افضل ہیں اور سب بہشتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت
 جبریل نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمہارے اصحاب میں
 اہل بدر عالمی رتبہ میں نسبت باقی اصحاب کے اسی طرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر میں حاضر
 ہوئے وہ اشرف اور اعلیٰ میں نسبت اور ملائکہ کے نمکۃ اہل بدر کی وضاحت یہی ہے کہ
 تا یہ دین میں کی ہوئی اسے موقع پر کہ بیخ دین کی قائم ہو گئی ہمراہی جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس سے معلوم ہوا کہ تائید دین متین فضل عبادات ہی

فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں

منجملہ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیوں میں حضرت فاطمہ کو بہت چاہتے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھیں آپ نے ارشاد کیا کہ فاطمہ بہشت کی سب عورتوں کی سردار ہیں جب وہ جوان ہوئیں حضرت ابو بکرؓ اور بھی حضرت عمرؓ نے اوس کے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہی اور حضرت عثمانؓ سبب ہوئے ایک بہن حضرت فاطمہؓ کے اوس کے نکاح کی درخواست نہیں کر سکتے تھے اور حضرت علیؓ کو سبب بے مقدوری کے جرات اوس درخواست کی نہ تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے واسطے درخواست کیے کہا اونھوں نے اپنی تقدیری کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول فرمائیں یا نہ فرمائیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مزاج سے یہ بات اونھوں نے پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہؓ کے حضور اقدس میں گئے اور حضرت فاطمہؓ کی خواستگاری کی آپ نے مرحبا کہا اور خوش ہوئے بعد ازیں حکم خدا تعالیٰ کا پونچھا کہ نکاح فاطمہؓ کا علیؓ سے کرو آپ نے حضرت علیؓ کی درخواست پذیر فرمائی اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہیں اونھوں نے بیان کیا کہ ایک زرہ اور ایک گھوڑا ہے آپ نے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھیں ہمدانی ضرورت ہے اوس سے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمانؓ نے چار سو انتی درم کو خرید لی اور زینت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو پیش کر دی

کہ اسے بھی آپ رکھیے حضرت علیؑ نسب در اہم زہ کی قیمت حضور میں لائے آپ نے ایک
شمسی حضرت بلالؓ کو دی کہ ان درمون کی خوشبو فاطمہ کے سیسے آؤ اور باقی اپنے
حضرت ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اس کے ہیز بینی خانہ داری کا سامان بنی بنی فاطمہ کا کر دو ایک
پلنگ دو نہالی کتان کی دو چادر بُرد کی اور ایک تکیہ اور دو بازو بند چاندی کے اور
ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزیں اسی قسم کی طیار ہوں
پھر آپ نے شرفا و احیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کئے خطبہ پڑھ کر نکاح حضرت
فاطمہؑ کا ساتھ حضرت علیؑ کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے باندھے جو حساب
دیر بھر سوتا رہتے ہیں اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بی بی فاطمہ سے سہارا
کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمہارا نکاح علی سے کر دین و خاموش رہی تھیں اور خاموشی
او کی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہو کہ سکوت بکر کا بوقت استیذان دلی اقرب کے اذن
ہو صحن میں ہو کہ بعد ازان کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے رخصت کر دیا
آپ اونکے گھر تشریف لیگئے اور پہلے حضرت فاطمہ سے پانی منگوا یا وہ ایک قعب
میں پانی بھر لائیں آپ نے ابوسہیل پانی میں گھلی ڈالی پھر حضرت فاطمہ سے کہا کہ
آگے آؤ وہ آگے آئیں اپنے پانی اونکے سر دینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؑ
سے کہا بیٹھ پھر وادھون نے پیٹھ پھیری اپنے پانی اونکی پیٹھ پر چھڑکا اور
دعا کی اَللّٰهُمَّ لِيْ اَعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
الہی تیری پناہ میں کرتا ہوں فاطمہ کو اور او سکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر
اپنے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؑ کہتے ہیں میں سمجھا مجھے حکم ہو میں قعب میں پانی
لایا آپ نے پانی میں گھلی ڈال کے حضرت علیؑ کے اول سر دینے پر پھر درمیان
دونوں شانوں کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہ کے اونکے لیے بھی دعا کی اور
بوقت نکاح اپنے دونوں صاحبوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور پیدا ہونے

بکثرت طیبین اور طاہرین کے اونکی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جمع
 اللہ وشمکے ما و اسعد جدکم و بکارتک علیکم سماء و اخرج منکم
 کثیرا طیبین یعنی خدا تعالیٰ تم دونوں کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت بڑا کرے اور
 تم پر برکت کرے اور تم میں سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک
 طبق چھوٹا روں کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو ف دعا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت
 نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی
 اولاد میں نہیں ہوئے لیمہ اطہار و کبار اولیاء اللہ مثل حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
 قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم اونکا سب اولیا کی گردن پر ہو اور یہ بات کہ میرا قدم
 سب اولیا کی گردن پر ہو حضرت مہدی کے حکم الہی کی تھی اور سب اولیاء اللہ اونکے
 علوشان کے معرفت تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکبہ میں بیان مقامات
 و مراتب تصرفات اولیاء میں حضرت کو بہت بلند و مرتبہ اور قوی التصرف لکھا ہے امام مہدی
 خاتم الخلفاء الراشدین و الایمۃ المجتہدین بھی بنی فاطمہ سے ہونگے امام حسن رضی اللہ عنہ
 کی اولاد میں ف ہونا امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں اس میں دو نکتے ہیں
 ایک یہ کہ حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے اسمعیل تھے اور اونے چھوٹے اسحق بنو جن
 حضرت اسحق کی اولاد میں سب انبیا ہوئے اور اشرف الانبیا خاتم النبیین صلی اللہ
 علیہ وسلم حضرت اسمعیل خلف اکبر کی اولاد میں ہوئے اسی طرح سبط اصغر حضرت امام
 حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور ایمہ اطہار ہوئے خاتم الایمہ و الخلفاء الراشدین
 امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہوئے دوسرا یہ
 کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حبیبہ بنتہ واسطے محفوظی امت جناب رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اوسکے صلے میں
 اللہ تعالیٰ نے اونکی اولاد میں خاتم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

بکثرت طیبین

دعا فرمائی
 امام حسن رضی اللہ عنہ
 کی اولاد میں
 اس میں دو نکتے ہیں

ہو گئے اور امور دینیہ اور رفقاء امت محمدیہ علیٰ معاجیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے عہد میں
 علی وجہ الکمال ظہور میں آو گئی جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی جان و حیات سے
 خدا کے لیے درگزرے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپ کو دیدیا تھا
 اسد جل جلالہ نے اونکی اولاد میں خاتم النبیین سے پیدا کیے کہ جان چھان ہو اور اپنے حیات
 طیبہ و رحیات بادی کو ورون اشخاص نے حاصل کی اور تابق عالم فیض اوکار ہیگا

فصل پانچویں غزوہ اُحد کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ اُحد ہی شرح اوسکی یہ ہو کہ کفار قریش نے کہ بڑا رنج و
 شکست کھاتے اپنے برہمن اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب
 کر کے بقصد انتقام مدینے پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی تھی
 قصد یہ تھا کہ شہر میں قائم رہے فوج اعدا کو بوقت آنے اوسکے دفع کریں اکثر صحابہ
 مثل حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوس و خزرج کا یہ شورہ ہوا کہ باہر نکل کے
 لڑیں ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہم نے پہلے سے یہ بات تجزہ
 کی ہو کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہو اور مدینے میں ہی قائم رہے مدافعت
 کی ہو تو خواہی نخواہی فتح اہل مدینہ کی ہوئی ہو اور باہر نکل کے لڑائی میں اہل مدینہ
 کی فتح نہیں ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجا نیکی
 تھی لیکن اصحاب موصوفین نے کمال سبالغہ اسی بات میں کیا کہ باہر نکل کے ہی
 لڑنا چاہیے حتیٰ کہ آپ برخلاف مرضی دو لختا نے میں جا کے سلاح جنگ پہن کے
 باہر تشریف لائے اوسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلاف مرضی مبارک اصرار کیا
 نہیں لہذا حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ کا دل باہر جانے کو نہیں چاہتا تو بہتر ہی
 مدینے میں ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر کھائے
 تب روانہ ہوں کہ قبل جنگ بے حکم اتھی سلاح کھولے اب میں ہتھیار نہیں اوتارونگا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہو گے خدا تعالیٰ تمہیں فتح دیکھا اور متصل جبل اُحد کے دونوں شکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک لشکر دو پہاڑوں میں تھا اور دھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آگے حملہ کریں لہذا آپ نے عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ بچاس تیرا نازون کے وہاں متین کیا اور کہا کہ اوس جسے کی تم خبر رکھو اگر کفار اور دھر سے قصد کریں تم تیرا باران کر کے دفع کججو اور کسی حال میں خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اوس جگہ سے مت ہٹو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے داد مردانگی کی سی اور خون کفار سے اوس میدان کو لالہ زار کر دیا اور کئی مرتبہ جانب جسے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر بسبب نیرا نازی ہمراہیان عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہاں تک کہ ہندو وغیرہ عورتیں جو جانب کفار تھیں ایسی پریشان ہو کے بھاگیں کہ اوکی پنڈلیاں کھل گئیں غمخال نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ غنیمت میں مشغول ہوئے تب ہمراہیان عبداللہ بن جبر بھی آگے بڑھے بہتیرا عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ نے منع کیا مائیکل دس آدمی اوسکے ساتھ رگئے تب خالد بن الولید نے کہ اوس زمانے میں کافر تھے دس کی جانب سے مع انبوء کفار فرار یوں کے حملہ کیا سعید بن جبر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہو گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمون کا پونچا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا دوزان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قبیہ ایک کافر آپ تک پہنچ گیا اور اوسنے آگے تلوار ماری آپ سبب صدمہ زخم کے اور بھی اس سبب کہ آپ دوزرہاں پہنچے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا ایک غار میں گر پڑے اور ابن قبیہ نے پکار کے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی

جبال بن سراقہ کی صورت بکر سارے لشکر میں اس خبر کو مشہور کیا کہ محمد مقتول ہوئے تب اکثر مسلمانوں کے پائون اوٹھ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب جبریل و انصار مثل حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن دوز رہیں پہنے تھے نیچے جگہ سے اوپر آپ نے چڑھنا چاہا وہاں ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخموں سے آپ کو ہو گیا تھا اور بسبب بوجھ زہون کے آپ اوس پتھر پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ سے بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ میرے کندھوں پر پائون رکھ کر چڑھ جا دین آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اِنِّیْ جَبَّ حَلْقَیْہُ یعنی طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہ بھی وہاں جا پونچیں اور انھوں نے بورے کا ٹکڑا جلا کے زخم میں بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار مبارک میں گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتوں سے زور کر کے اون حلقوں کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتوں کو جما کے نکالا بسبب شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتوں کا زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اون سے بھی حضرت بہت راضی ہوئے حال اوس من شتر آدمی اصحاب میں سے شہید ہوئے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اوسکے قصہ شہادت کی یہی کہ جنگ بدر میں حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شجاع صفر رتھے خوب شجاعت و کافر کشی ظہور میں آئی تھی طعیم بن عدی اور عتبہ باپ ہند زوجہ ابوسفیان کا انھیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب جبر بن مطعم نے کہ بھتیجا طعیم کا اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا در صورت قتل کرنے حضرت حمزہ کے اور ہند نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی حربہ لگانے میں

ذکر بہت بڑی بات
ہمات طلحہ کا

شہادت حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ

خوب مشاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ بروز اُحد صبح میرے مینے دیکھا حضرت حمزہؓ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہیں اور میری طرف کو آتے ہیں میں بھاگا اور کڑا کے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ رہا اور خون نے مجھے نہیں دیکھا جب میرے برابر پہنچے میں نے اسی کہیں سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اور ان کے زیر ناف لگا وہ میری طرف بھٹکے دو چار قدم چلے گر پڑے میں سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر مینے پاس جا کے حربہ اپنا نکال لیا ہندو قتل حمزہؓ کی پاس کے بہت خوش ہوئی اور نقش کے پاس پہونچ کے غمگین کیا یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضاء تناسل بھی کاٹ ڈالے اور بیٹ پیر کے جگر حضرت حمزہؓ کا نکال کے دانتوں سے چبایا حال حضرت یمان والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بھی جنگ اُحد میں شہید ہوئے گھبراہٹ میں مسلمانوں کی تلواریں اوپر پڑیں خدیجہ رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان میں نہ آیا حال ابی بن خلف کہ کفار قریش میں ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اوس نے پالایا تھا اور کہتا تھا آپ سے جب کب آپ کے مینے تھے کہ مینے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالایا میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا آپ نے اوس سے فرمایا تھا کہ میں ہی تجھے انشاء اللہ تعالیٰ قتل کروں گا بروز اُحد وہ گھوڑا کودتا ہوا آپ کے قصد پر آیا صحابہ نے چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے اوس سے دفع کریں آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اوس کے گلے میں آہستہ مار دیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر میں پہونچا لوگوں نے کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہیں لگا ہی کیوں ایسا چلاتا ہو اوس نے کہا تم نہیں جانتے کہ اسے ہاتھ کا زخم ہی محمدؐ کے ہاتھ کا زخم ہی اگر وہ مجھ پر تھوکتا مارے تو بیشک مر جاتا بعد ازیں وہ راہ میں موضع سرف میں داخل جہنم ہوا یہی ہے

مقولہ تیار
کا ہوا افس

مقولہ

روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار میں رات کو بطن رابع میں
 جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیروں میں بندھا ہوا
 چلا آتا ہے کہ مجھے پانی دو اور ایک گھبران اوسکے ساتھ ہی وہ کہتا ہی خبردار اسے
 پانی نہ دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کا فری
 حال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معرکہ جنگ میں جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مذکھیا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے کچھ
 پیغمبر کو آسمان پر اٹھالیا اور سینے کہا کہ اب زندگی میں کیا لطف ہے اور تم کو اریکے
 کفار کے غول میں بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تم کو ارا رتے ارا رتے غول
 پریشان کر دیا اور کیا رگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور میں نہو بچکر
 حیات تازہ حاصل کی حال جو صحابہ کہ غزوہ احد میں بھاگے اور کا قصور اللہ
 جل جلالہ نے معاف فرمایا اسیلے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تھے یہ قصور اون سے بمقتضائے بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید میں
 آیت عفو کی موجود ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہاں
 موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی
 کہ اے یہ چڑھ لشکین خدا تعالیٰ نے اونھیں روک دیا کہ وہ چڑھ سکے
 بعد ازین ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار وہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد بن
 فرمایا کہ جواب نہ دے پھر اوسنے پوچھا کہ تم میں ابو بکر ہیں آپنے فرمایا کہ جواب نہ دے
 پھر اوسنے حضرت عمر کو پوچھا آپ نے تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان
 نے چلا کے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ تینوں شخص مارے گئے حضرت عمر کو تا پ زخمی
 اور اونھوں نے چلا کے کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں شخص زخم نہیں تیرے اوپر
 رنج اور بلا ڈالنے کو پھر کہا کہ سال آئینہ بمقام بدر ہمارے تمھارے لڑائی ہو گئی ہے

سید غلام الدین رابعی
 نے میں کوئی پوچھا
 نام بتائی دوسرا
 ابی کامر بن علی
 بھی ثابت ہے کہ

بھروسہ

فرمایا کہ کدو بہت اچھا پھر ابوسفیان نے کہا اَعْلٰیٰ هُبْلٰیٰ بَلَدٌ هُوَ تَوَایْ هُبْلٰیٰ آپ نے
 اصحاب سے کہا جواب دو عرض کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اَللّٰهُ اَعْلٰیٰ وَاَجَلٌ
 صحابہ نے بھی کہا پھر ابوسفیان نے کہا عَزَّیْ لَنَا کَا عَزَّیْ لَکُمْ عَزَّیْ ہمارے ہو
 اور تمھاری عَزَّیْ نہیں آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ
 نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَکَا مَوْلٰی لَکُمْ اَسَدُ ہمارا مولیٰ ہو اور تمھارا کوئی مولیٰ
 نہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین میں تم مثلاً باؤگے یعنی ناک اور کان اور اعضا کٹے
 ہوئے سو میں نے یہ حکم نہیں دیا تھا اور میں اس بات کا خوش بھی نہیں ہوا پھر ابوسفیان
 مع اپنے لشکر کے کو پھر گیا حال بعد مراجعت کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے
 اور رتنے اور مقتولین میں حضرت حمزہ کو اس حالت سے دیکھ کے بہت ملول ہوئے اور
 مقتولین کو بے غسل و کفن اور ٹھنڈے خون آلودہ کپڑوں سے دفن کر دیا اور ایک
 ایک قبر میں دو دو شہیدوں کو دفن کیا اور جبکہ قرآن شریف زیادہ یاد تھا اس سے اُلگے
 کیا بعد ازیں مدینے کو معاودت فرمائی مدینے میں احوال جنگ سن کے بہت غم ہورہا
 تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خبر مشہور ہوئی اس کا صدمہ
 جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ اڑھ تھا اور رب کو
 تفتیش آپ کی ہی صحت و سلامتی کی تھی اپنے عزیز و قریب کا کسی کو ایسا خیال نہ تھا حتیٰ کہ
 ایک بی بی انصاری کہ نام اودھکا کیشہ بنت رافع تھا سعد معاذ کی من اور اون کا بیٹا
 عمر بن معاذ اس لڑائی میں شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی دربار
 حال کے لیے بیتاب تھیں جب خبر آپ کے عود فرمانیکے سنی کہا مجھے قرار نہوگا جب تک
 میں جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں اور جھپٹ کے راہ میں پونچھیں اور جمال
 مبارک دیکھ کے کہا کُلُّ مَصِیْبَةٍ بِعَدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلَّکَ ہر مصیبت بعد آپ کی
 سلامتی کے امی پیغمبر خدا بے حقیقت تھی آپ نے اون سے تعزیت اون کے بیٹے عمر بن معاذ

راہی غزینہ میں
 غزینہ کے میدان میں
 غزینہ کے میدان میں
 غزینہ کے میدان میں

کی کری اور فرمایا کہ مجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت میں ہی اور سب شہیدوں کے افکار کو یہ خوشخبری سنا دو کہ ان کے اقارب جو شہید ہوئے بہشت میں ہیں کبشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہو تو جاے خوشی ہو آپ پس مازدون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہم اذہب حزن قلوبہم واجرهم مصیبتہم **حال** اللہ جل جلالہ نے شہدائے احد کے لیے آیتیں بھیجیں اس مضمون کی کہ وہ زمرہ ہیں خدا کے نزدیک اور انھیں مردہ مت سمجھو خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں اور سبب اون نعمتوں کے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دی ہیں خوش ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہدائے ارواح کو سبز طائر کے قالب میں رکھ کر اجازت دی ہے کہ بہشت میں چلن چاہیں سیر کریں جو چاہیں کھاویں اور رات کو سونے کی قذیلون میں کہ ساچریش میں ہیں جابرہ میں اور بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا کو حضور میں بلا کے اون سے کلام کیا عبد اللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تمہیں دیجاؤ اور خون عرض کیا کہ ہمیں سب عن نعمتیں بہشت کی ملتی ہیں ہمیں اب کس چیز کی خواہش ہو گی کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لیے پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جانا نہیں ہو سکتا لہذا یہ آرزو تمہاری حاصل نہو گی تب انھوں نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو پوچھا دیا جائے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں وَلَا تَحْزَنْ ۚ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالُكُمْ
آخر تک **حال** اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ نے کہا کہ والد میرے بہت مقروض تھے اور چھوٹے باغ میں جو پیدا ہوئے اون سے میں نے چاہا کہ قرض ادا ہو جائے لیکن میری دانست میں وہ واسطے اداے قرض کے کافی تھے لہذا میں نے حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے چلیں تو غالباً لمجاظ آپ کے

بیان فیضیت
شہداء کا احد

قرض والے کچھ رعایت کریں آپ تشریف لائے قرض والے آپکو دیکھ کے اور بھی گھٹا
میں گرم ہوئے آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھرے
پھر اوس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والوں کو پیانے سے ناپ ناپ کے
دینا شروع کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہو گیا ایک حبہ باقی رہا اور
خرمن بھی دیا ہی تھا جیسا پہلے سے تھا سبحان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی
جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنوں سے
ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض
ادا ہو گیا اور اوس خرمن سے بھی کچھ کم ہوا وہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چہار دم
شعبان کو جب کی شام کو شب برات ہوتی ہے غزوہ اُحد واقع ہوا اور آپ نے بسبب ٹوٹنے
دانت کے اوس دن حلو اکھا یا تھا محض غلط کسی مورخ نے یہ بات نہیں لکھی ہو بلکہ
دقوح اس غزوے کا ساتوین یا گیارہوین شوال میں ہی البتہ شب برات میں آپ نے
واسطہ شہدائے اُحد کے استغفار کیا ہو جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہو پس
شب برات میں شہدائے اُحد اور اولیاء کے لیے استغفار کرنا اور انکو ثواب پہنچانا
مطابق سنت کے ہو حال بعد رونق افروزی آپ کے مدینہ طیبہ میں خبر پہنچی کہ
ابوسفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہم نے پایا تھا محمد کا کام
کیون تمام نہیں کیا اب و مع لشکر پھرتا ہو آپ نے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا کہ لشکر
بتقاب ابوسفیان روانہ ہو اور خود بنفس نفیس مع لشکر روانہ ہوئے اور انھیں
لوگوں کو ہمراہ لیا جو شریک غزوہ اُحد تھے با آنکہ و لوگ خستہ اور زخمی تھے حکم
مردانگی روانہ ہوئے آیہ اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ
الْفَتْحُ وَلَئِنْ اَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا اَجْرًا عَظِيمًا اور انکی شان میں ہو
ابوسفیان نے جب یہ حال سنا ڈر گیا اور ہمارا ہوں نے اوکے کہا کہ نام فتح کا ہو

محرم

سب سے پہلے
جو مشہور ہے

ذکر غزوہ اُحد
پہلی تاریخ
مستحب ابوسفیان
کو ہمراہ لایا اور
مع لشکر روانہ
ہوا اور انھیں
لوگوں کو ہمراہ
لیا جو شریک
غزوہ اُحد تھے
با آنکہ و لوگ
خستہ اور زخمی
تھے حکم
مردانگی
روانہ ہوئے

نہام

۷۹
عصر
رضاء
بجائے
برائے
عقل کے

تجلیہ محض اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطے تمنیت فتح کے پاس قریش کے مکہ میں آیا وہاں اوسنے سنا کہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اوسکے چار بیٹے اور شوہر اُحد میں مائے گئے تھے یہ شہرت دی ہو کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لادے میں اوسے سوا ونٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اوسکے دو بیٹے مائے گئے تھے اس لیے سلافہ نے نذر کی تھی کہ میں عاصم کے کاسہ سر میں شراب پیو گی سفیان بن خالد کو سوا ونٹوں کی طمع ہوئی اوسنے اپنے گھر پھر کے سات آدمی محض اور قارہ کے مہینے میں بھیجے انھوں نے بموجب کہنے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر میں مسلمان ہو گئے اور حضور اقدس میں عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھا دیں اور کوشش اس بات میں کی کہ عاصم کو آپ ساتھ کر دیں اور ثابت بن ابی الافع عاصم کے باپ کے گھر جا کر ٹھہرے اور عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اون سے کہتے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہمارے ساتھ کر دیں تو بہت خوب ہو آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی اوسکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اونکا سردار کر دیا وہ دسوں آدمی ساتھ اون ساتوں کے روانہ ہوئے جب درمیان عسکان اور مکہ کے آئے ایک نے اون ساتوں میں سے جاکے سفیان بن خالد کو خبر دی وہ دوئی آدمی لیکر چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیوں کے فدفد پر کہ ایک اونچا ٹیلا تھا چڑھ گئے جب دشمن اوسکے قریب پہنچے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافروں نے کہا کہ ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو تم ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتے عاصم نے کہا کہ ہمیں مارے جانے کا ڈر نہیں دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہے کفار نے عاصم سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ہم تمہیں امان دینگے

عاصم نے کہا کہ میں مشرک کی امان لینا نہیں چاہتا اور میں نے سنا ہی کہ سلاف نے
 قسم کھائی ہے کہ میرے کاسہ سر میں شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اسے بغیر
 سلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے سوا سد جل جلالہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اور
 اون کے حال کی آپ کو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر
 ختم ہو گئے تیرے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تواری اور ہیان تک لڑے
 کہ شہید ہوئے اور دعا کی کہ اتنی میں تیرے دین کی حمایت کے لیے جان دی تو میرے
 بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ ننگے بعد ازین کفار نے چاہا کہ اوٹھ کر کاٹ لیں تاکہ
 سلاف کے پاس لیجا دین خدا تعالیٰ نے شہد کی کبھی کا لشکر بھیجا پاس بدن مبارک حضرت
 عاصم کے اونھون نے جھڑپ بائذا کسی کافر کو پاس نہ لے سکتے نذیاب رات ہوئی فہٹا
 نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہا لے گیا کافر غائب و غار
 رہے جب سلاف کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سوا ونٹ بھیج دے ہم نے
 عاصم کو قتل کیا سلاف نے کہلا بھیجا کہ میری شہر بیہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو چٹاؤ
 سو تم نے دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی نہ کی میں اونٹ ہرگز نہ دوں گی حال
 باقی عاصم کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا کہ چھ شخص اور لڑکے شہید ہو گئے اور خبیث بن
 اور عبدالمد بن طارق اور زبیر بن دثنہ یہ تین صاحب کافروں کے سمجھانے سے
 اون کی امان میں آئے پھاڑ پر سے اوڑے کفار نے بد عہدی کر کے اونکے ہاتھ
 کمان کے چلے سے باندھے عبدالمد بن طارق نے جب غداروں کا دیکھا چلے ہاتھ اپنے
 کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافروں کے حملہ شیراز سے حیران
 ہو گئے اور پتھر برسائے اونھیں شہید کیا اور حضرت خبیث اور زبیر کو کفار اسیر کر کے
 لے گئے خبیث کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے سوا ونٹ دے کے
 مول لیا تھا کہ عرصہ اپنے باپ کے کہ خبیث کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کریں

میں نے

لے
 عاصم کو قتل کیا سلاف نے کہلا بھیجا کہ میری شہر بیہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو چٹاؤ

سوا ونٹ بھیج دے ہم نے
 عاصم کو قتل کیا سلاف نے کہلا بھیجا کہ میری شہر بیہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو چٹاؤ

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض چچاس اونٹ کے لے لیا اس لیے کہ عتبہ اپنے باپ کے عوض کہ زید نے اسے قتل کیا تھا مار ڈالے دو دنوں صاحبے میں جاہ ذی قعن پہنچے تھے بانتظار گزر جانے اشہر حرم کے انھیں قید رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ خبیب نے ایک باسترہ واسطے پاکی لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اسی حالت میں ایک لڑکا اس کا خبیب کے پاس جا پونچا خبیب نے اسے اپنے زانو پر بٹھلا لیا اس عورت کو ڈر ہوا کہ قیدی ہو کہیں میرے بیٹے کو مار ڈالے خبیب نے کہا کہ مت ڈرو میں ایسا نکرون گا بچے کو قتل نکرون گا وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے خبیب کو حالت قید میں انگور کھاتے دیکھا اور دن دنوں کے میں کوئی میوہ نہ تھا اور خبیب زنجیروں میں قید تھے وہ انگور رزق الہی غیبی تھا کہ خدیجہ نے خبیب کو بھیجا تھا بعد گزر جانے ماہرے حرام کے موضع تنعیم میں کہ حاجا حرم سے ہے خبیب اور زید دونوں کو سولی دی خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں کفار نے مہلت دی حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کے لیے یہ نماز اونھوں نے سنت قائم کر دی بعد ازاں اونھوں نے یہ شعر پڑھے

وَلَكَيْتُ أَبَا بَلْعَنٍ أَقْتُلُ مُسْلِمًا عَلَيَّ آيَةُ شَيْقٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرُوعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ لَيْلَةٍ إِنْ لَيْسَ يُبَارِكُ عَلَيَّ أَوْ صَالٍ شِلْوٍ مُسْرِعِي

ترجمہ مجھے کچھ پردا نہیں جبکہ میں ہارا جاتا ہوں مسلمان کسی کو روٹ پر ہوا خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور اگر خدا یتالی چاہے برکت کرے عضو بارہ بارہ کے ٹکڑوں میں خبیب کو سولی پر چڑھایا اور قبلے سے منہ پھیر دیا خبیب نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے قَاتِلُنَا تَوَلَّوْا فَمَنْ وَجَّهَ اللَّهُ خَبْرِي

کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں خبیث نے کہا کہ اگر تمام رومی زمین
مجھے دین تو بھی میں اسلام سے نہ پھروں ایک جان کیا سو جان اسلام کے
قربان کافروں نے کہا کہ تمہارا جی چاہتا ہو کہ تمہارے بڑے محمد کو سولی ہو اور
تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ خبیث نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ میں کفر میں
ہوں اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں ایک کانٹا جیسے پھر مقتولان
بر کی اولاد واقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت خبیث کے
مارنے شروع کیے اس وقت منہ حضرت خبیث کا قبلے کی طرف ہو گیا اور انھوں نے
کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اوس قبلے کی طرف کر دیا جو اوس نے اپنے رسول
کے لیے اور مسلمانوں کے لیے پسند کیا ہو اور حضرت خبیث نے کہا کہ انکی یہاں
سب دشمن ہیں کوئی دوست نہیں کہ میرا سلام تیرے دوست کو پہنچا دے
تو ہی میرا سلام اپنے خبیث کو پہنچا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ
میں مجلس شریف میں ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ پر آثار وحی
ظاہر ہوئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ خبیث کو کافروں نے قتل کیا اور
جبریل امین اوسکا سلام مجھے پہنچاتے ہیں پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام
درحمتہ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی اور انھوں نے بھی پہلے در رکعت نماز
پڑھی اور جیسے گفتگو کفار نے حضرت خبیث سے کی تھی ویسے ہی اون سے
بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت خبیث کی نفس کو سولی پر ہی لٹکا رکھا
حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہی
خبیث کی نفس کو سولی پر سے اتار لائے حضرت زید اور مقداد رضی اللہ عنہما
نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے دن کو چھپ رہتے اور رات کو چلتے
یہاں تک کہ پاس نقش پونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف دار میں

محمد

سوئے تھے اونھوں نے آہستہ خبیب کو سولی پر سے اتارا اور گھوڑے پر رکھ کے
 لے چلے چالیس دن اونکے قتل سے گزرے تھے بدن اونکا ویسا ہی تازہ تھا
 اور زخموں سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے خبر پائی
 شتر سوار دوڑائے جب پاس اون دونوں صاحبوں کے پہنچے حضرت زبیر نے
 نقش خبیب کی زمین میں رکھ دی فوراً زمین اوسے نکل گئی حضرت خبیب کو اللہ تعالیٰ
 اسی لیے کہتے ہیں حضرت زبیر نے کفار کی طرف منہ کر کے کہا کہ میں زبیر بن العوام
 ہوں اور ان ہی صفیہ بنت عبد المطلب ہو اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہیں
 تمھارا جی چاہے تو تیرے لڑکے اور کھوڑے کے تلوار نیزے سے لڑ لیں
 اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیر اور مقداد نے حضور اقدس میں جا کے
 حال عرض کیا جبریل نے مجلس شریف میں آ کے بیان کیا کہ تمھارے اون دونوں
 یاروں کی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 عاصم اور اونکے ہمراہیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبداللہ بن اُمیس نصاری
 کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے تھے
 آپ نے اوسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوسکے دیکھتے ہی تمھارے
 دل میں خوف آوے گا عبداللہ بن اُمیس نے اجازت لی کہ جو جی میں آوے
 اوسکے سامنے کہیں اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن غزوة میں
 پہنچے وہاں اوس کا فر کو دیکھا اور موافق نشانہ ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پہچانا اور اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا تم کون ہو عبداللہ نے
 کہا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں میں نے سنا کہ آپ لشکر محمدی سے لڑنے کو طیار
 کرتے ہیں میں بھی حاضر ہوا ہوں کہ شریک ہوں اور بہت خوش آمد کی باتیں
 کہیں کہ سفیان بہت راضی ہوا عبداللہ اوسکے خیمے میں داخل ہوئے اور موقع پاکر

محرم

تیرہ

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

سراوسکا کاٹ کے مدرسے کو روانہ ہوئے اور راہ میں ایک غار میں چھپ رہے خلیفہ علی کے حکم سے اوس غار میں مثل غار ثور کے کڑی نے جالاپور دیا جب سفیان کی قوم کو خبر ہوئی عبداللہ کی تلاش میں جھپٹے بہتیرا تلاش کیا نہ پایا پھر گئے عبداللہ غار سے نکلا روانہ ہوئے اور منازل قطع کر کے حضور اقدس میں پونچے سراوس لعین کا زیر پے مبارک اٹل دیا آپ اور اصحاب بہت خوش ہوئے لکھا ہی کہ آپ نے ایک عصا عبداللہ بن انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت میں : تھ میں رکھو اس طرح اوکو اپنے خوشخبری جنت کی دی وہ عصا عبداللہ کے ہرقت ساتھ رہتا تھا یہاں تک بوقت گل اوٹھوں پہنچے اپنے ساتھ کن میں لیا

فصل آٹھویں قصہ بیرمغونہ کے بیان میں

ابو براء عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور بملا عرب الارث تھا نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر میں سے وہ حضور اقدس میں حاضر ہوا آپ نے اوسے اسلام لانے کے لیے ارشاد کیا وہ مسلمان تو ہوا مگر دین اسلام کی اوسنے تعریف بہت کی اور کہا میں مسلمان ہو جا تا مگر مجھے قوم کا خیال ہو آپ کچھ لوگ میرے ساتھ کر دیں کہ وہ میری قوم کو دعوت اسلام کریں اگر وہ مسلمان ہو جا دیں گے مجھے کچھ تامل نہ ہو دیگا آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد کا ڈر ہو اوس نے کہا کہ کچھ ڈر نہیں میں اپنی پناہ میں لے لوں گا آپ نے متر آدمی اپنے اصحاب میں سے کہ فرار کھلاتے تھے بنی قرآن مجید پڑھنے اوسکے ساتھ کر دیے اکثر وہ انصار میں سے تھے اور بعض مہاجرین وہ لوگ بہت اور مقبول اصحاب میں تھے دن کو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے حجروں میں پونچتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے منذر بن عمرو کو اوپر امیر کیا اور ایک نامہ رؤسائے نجد اور بنی عامر کو لکھ کے اوسے دیدیا عامر بن مالک کا ایک بھتیجا تھا عامر بن طفیل بن مالک اوسکو اہل اسلام سے کمال عداوت تھی جب یہ اصحاب بیرمغونہ میں پونچے اونٹ عمرو بن امیہ غمری اور حارث بن

عین محمد و نون ایک جگہ
عبداللہ بن ابی بکر
سکھار و سفیان سرگرم
میں غمری نسبت سے
مرد غمری کے شیعہ خدا
مرد غمری کے شیعہ خدا
جہت سکون ایک شخص کا جو
محمد زکام کی راوی
بنی غنمہ اوس کی راوی
بن کوفی القاسم
عبدلہ بن ابی بکر
دشمن

کو دیے کہ چراگاہ کو بھجاوین اور خط حرام بن بھٹان کو دیا کہ بنی عام کو پونجاوین حرام
 دو آدمی اور ساتھ لے کے خط پونچانے کو پاس عام بن طفیل کے گئے حرام متصل
 اوس قوم کے پونچے اپنے ساتھ ہون سے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر مجھے امان ہو تو
 بھی آئیو اور وہاں جا کے حرام نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 پیغام لیکے آیا ہوں مجھے ادا سے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کا فر نے حرام
 پس پشت سے لگے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا قُوتٌ وَدَّتِ
 الکُفَّةُ یعنی میں مقصود کو پونچ گیا قسم ہو مالک کہے کی اور عام بن طفیل نے بھی
 سے واسطہ لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا انھوں نے بخیال مان عام بن
 کے قول بخیابت اوس کا فر نے قبائل سکیم اور عصبیہ اور رغل اور ذکوان کے پاس
 آدمی بھیج کے بلایا اور لشکر انبوه لیکر بر معونہ کو جا کے گھیر لیا وہ اصحاب سب
 لڑے یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے حضرت عام بن فہیرہ کہ غلام حضرت ابوبکر
 کے تھے اور حضرت ابوبکر نے ابتداء سے اسلام میں انکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور
 ہجرت میں وہ بھی رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور انکی یہ
 کرامت اوصوت نمایان ہوئی کہ فرشتے انکی نفس کو آسمان پر لیگئے سب کافروں نے
 یہ بات دیکھی حال حارث بن ہشمہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھیر کے
 لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اوڑھتے ہوئے اور کافروں کے
 سواروں کو کھڑا دیکھا آپس میں مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چل کے اس حال کی
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کریں حارث نے کہا نہیں شہادت مفت لیتی ہو
 گا ہیکو چھوڑیں اور لڑے یہاں تک کہ دو کافر حارث غنہ قتل کیے بالآخر کافروں نے
 دونوں کو اسیر کیا اور جان کی پناہ دی اسپر بھی حارث نے دو آدمی اور قتل کیے
 اور شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ کو عام بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مجموعہ ۳۴

اوسکی ما کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اوس میں چھوڑنا عمر بن امیہ کا محبوب
 کیا عمر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقول کو اہل اسلام کے پونچھا جو
 نے ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تھا رے یاروں میں کوئی گم تو نہیں ہی عمر نے
 کہا کہ عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ عین ہن کہا وہ کون تھے عمر نے کہا کہ وہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب میں تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ میں
 دیکھا کہ او کو بعد قتل کے آسمان پر اڑھٹھائے گئے حال قاتل حضرت عامر بن فہرہ کا
 کہ ایک شخص بنی کلاب میں سے تھا جابر بن سلمی نام وہ کہتا ہی کہ سینے نیرہ عامر کے مارا
 اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فُتِحَتْ لِلَّهِ یعنی پالیا سینے قسم خدا کی ابور سینے دیکھا
 کہ عامر کو آسمان پر لگے سینے عامر کے کلام میں تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا ضحاک بن
 سفیان کلابی سے جا کے پونچھا اونھوں نے کہا کہ مطلب یہ ہی کہ جنت کو پالیا میں نے
 ضحاک سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کر دو اور میں بسبب مشاہدہ احوال حضرت عامر کے
 مسلمان ہو گیا ابو براء عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اوسکی امان میں اوس کے
 بھتیجے نے قورڈالا بہت رنج ہوا اور انھیں روزوں میں وہ مر گیا اور عامر
 بن طفیل کے مجلس ربیعہ بن ابی بردہ نے نیزہ مارا اوس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون
 سے کہ ایک پھوڑا بڑی قسم کا اوس کے نکلا تھا مر گیا اوس نے براہِ حاققت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی بہت
 کا اور نخل تھا رے تھے میں رہے اور شہر میرے تھے میں یا مجھے اپنا خلیفہ بعد
 وفات کے کر دو نہیں تو میں بڑا شکر لاس کے تم سے لڑوں گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَاوِیْہُ یَا اَسَدُ تو خود کام تمام کر دے عامر کا
 مجھے تک نوبت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن امیہ ضمری
 دہان سے پھرے راہ میں دو شخص شرک بنی عامر کے انھیں ملے عمرو نے ان

دونوں کو قتل کیا دل میں سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہو عامر بن طفیل سے جسے سب اصحاب پر معونہ کو قتل کرایا تھا اور وہ دونوں مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اس بات کی عمر دین امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقسٹل کی نسبت کہ بظاہر واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یہود بنی نضیر کے ساتھ تھے لہذا آپ کو منظور ہوا کہ بمشورت ان کے اس معاملہ دیت کو طے کر دین اور یہود بنی نضیر

فصل نوین غزو بنی نضیر کے بیان میں

بعد تشریف آوری آپ کے مدینہ میں پہنچنے پر قریظہ بنی نضیر نے کہ ہر واحد اور جن کے ایک ایک محلے میں باہر مدینہ کے رہتے تھے آپ سے عہد بانڈھا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ہوتے رہیں گے کچھ بدخواہی نہ کریں گے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے بعد قتل کرنے عمر دین امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملہ دیت کے محلہ بنی نضیر میں تشریف لیگئے اور اون سے اوس معاملے میں کہا اور غزوہ نے کہا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں ہم آپ کی ضیافت کریں گے آپ تشریف رکھیں بعد فراغت کھانے سے اس امر میں عرض کریں گے اور آپ کو ایک دیوار کے تلے بٹھلایا پھر اون ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر اڑھکا کر آپ کو قتل کر دین اللہ تعالیٰ نے بوساطت جبریل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہاں سے اس طرح اڑھکے جس طرح کوئی قضاے جاتا کے لیے اڑھکتا ہو اور مدینہ کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپ کی معاودت میں دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لیگئے مدینہ کو چلے گئے آپ بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تم نے ارادہ غاصد میرے لیے کیا تھا غدار اور نقض عہد تمہاری طرف سے متحقق ہوا اس لیے تمہیں یہ حکم ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ دس دہائی جہت ہو بعد دس دن کے جوڑے گا اور سکی گردن ماری جائیگی یہود نے نما نا اٹھانی کے لیے طیار ہوئے

تب آپ نے بنی نضیر پر لشکر کشی کی اونکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کر کے اونکی عافیت
 تنگ کی حال یہود کو درخت خرما کہ متصل اونکی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے
 مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو اونکی روح پر صدمہ
 ہوگا آپ نے حکم درختوں کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع
 کیے بعضوں نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ اونکے کٹنے سے کافروں
 کو بچ ہوگا اور بعض اصحاب نے بُری قسم کے کاٹے باین نیت کہ اونکو یقین
 کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے
 اہل اسلام کے قبضے میں آویسگے عمدہ قسم مسلمانوں کے لیے بیچ رہے اسد تعالیٰ
 کو دونوں فصل مقتضائے حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خدا تعالیٰ نے اپنا
 حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْ مِنْ شَجَرٍ مُّثْمَرَةٍ عَلَىٰ اَصْوَابِهِمْ ۗ وَالَّذِي
 وَلِيْنَا الْفَسِقِينَ ۝ جو کالائی تھے ایک قسم درخت خرما کی یا جھوڑی قائم اپنا
 جڑوں پر سو بچکم خدا ہی اور لے لے کر سو اکڑے نافرمانوں کو اور حسیح بخاری میں ہو کہ اپنے
 درختوں کے جلاتے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ درخت و ماں جلاتے بھی گئے اسی باب
 میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ۛ وَهَانَ عَلَىٰ سُرَّةٍ بَنِي لُؤَيٍّ خَرِيقٌ
 بِالْبُؤْسِ ۚ مُسْتَطَيَّرٌ تَرْجَمَهُ اَسَانٌ ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بوریہ میں کہ
 شرارے اوسکے اوڑتے تھے بوریہ اوس جگہ کا نام ہے جہاں درخت خرما بنی نضیر کے
 تھے اور لوی ہنسے سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں ہیں بنی لوی
 اونکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون میں ہمیشہ باہم
 لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عمدہ تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور ہر ایک
 اپنے معاہدہ کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق خزرج میں سے
 تھا اس لیے درپردہ اوسے بنی نضیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ میں اور

ۛ وَهَانَ عَلَىٰ سُرَّةٍ بَنِي لُؤَيٍّ خَرِيقٌ
 بِالْبُؤْسِ ۚ مُسْتَطَيَّرٌ تَرْجَمَهُ اَسَانٌ

پہلے سے بہت فحش کی باتیں کیا کرتا تھا مگر مدد کر کا جب بنی نصیر بہت تنگ ہوئے
 اونھوں نے درخواست کی کہ اب ہمیں محل جائے دو آپ نے فرمایا کہ اب یہ بات
 منظور نہیں مگر اس طرح کہ ہتیار سب چھوڑ جاوین اور جس قدر اسباب اون کے
 چار پاؤں پر لدر کے لیے مع عیال و اطفال جلا وطن ہو جاوین مطابق اون کے
 یہود و ناسود وہاں سے محل گئے مکانوں میں سے کوئی کوڑا یا کڑی یا کچھ اور چیز
 جو بہت اچھی جانی مکان توڑ کے نکال لیگئے اور بسبب عجلت جانے کے مسلمانوں سے
 بھی اونھوں نے مدد لی مسلمانوں نے بھی مکانات اون کے توڑ کے اون کی چیزیں
 نکال دیں **هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ**
لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَنَّاهُمْ فَجُوּهُمْ مِنْ
أَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ مُنْجِيٌ لِمَنْ يَشَاءُ وَأَقْعَبُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّغْبَ إِلَى الْخُرُوجِ
فِي الْيَوْمِ الَّذِي بَايَعْتُمْ وَبَايَعْتُمْ الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ إِنَّ
 میں اسی قصے کا بیان ہوا در وہ لوگ جلا وطن ہوئے بعض خبر میں جانے بعض شام میں اور بعض

فصل دسویں غزوہ خندق کے بیان میں

شرح غزوہ خندق کی یہ ہے کہ جی بن اخطب کہ بنی نضیر میں بڑا مفسد تھا چنانچہ انصار
یہود بعد جلائے وطنی کے خیبر میں جا رہا اور شب روز اس فکر میں رہتا تھا کہ اہل اسلام
سے انتقام لے اسیلے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیٹل آدمی کے تھے کے کو گئے
اور قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے لیے بوعہ اپنی مدد اور تبریت
کے آمادہ کیا اور اس بات پر باہم اونکے عہدہ محکم ہوا ابوسفیان نے چار ہزار آدمی
مسلح جمع کیے اور ان سے روانہ ہوا اور حیی وغیرہ یہود قبیلہ غطفان کو گئے اور ان کو بھی
باہن وعدہ کہ ایک سال کے چھوٹے خیبر کے ٹھہرنے کے لیے آمادہ کیا رسید ابراہیم صلی اللہ
علیہ وسلم کیا عیینہ بن حصن فزاری کہ سردار غطفان کا تھا مع اپنے قبیلے اور چند قبائل کے

کہ اوسکے ہم عہد تھے منزل مرقاۃ النہرین میں ابوسفیان سے جا ملے سب اشرار کہ دس ہزار ہو گئے تھے مدینہ کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی صحابہ سے پہنچے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ میں نے ملک فارس میں دیکھا ہے کہ جب کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہو جسکے مقابلے کی اونھیں طاقت نہیں ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہیں اور اوسکی پناہ میں لڑتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور اپنے خندق کھودنے کا پاس مدینہ کے بجانب کوہ سلع کے حکم دیا اور طرفین مدینہ کی شہر پناہ کی دیوار اور عمارتوں سے محکم تھیں اس غزوے کو غزوہ خندق اسی سبب سے کہتے ہیں اور غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں باین جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہی بمعنی جماعت کے چونکہ کفار جماعتوں کو لیکر چڑھ آئے تھے لہذا یہ غزوہ غزوہ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں بڑی محنت کرتے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابر نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبیر آپکے کھانا کھلانے کی کرتی چاہیے اونھوں نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کر آیا حضرت جابر نے جلے کے چپکے سے حضور میں عرض کیا کہ تھوڑا کھانا میں نے پکوا یا ہے آپ تشریف لے چکے ہیں اپنے چلنے کے فرمایا کہ اے اہل خندق تمھارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوا یا ہے جلدی چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں نہ پونہچوں ہانڈی نہ لے آؤں اور آٹا نہ پکاؤں حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہی اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہیں اونھوں نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں اور حضرت جابر نے حکم سنا دیا کہ ہانڈی قبل از تشریف آوری آپ کے لئے تیار کر لیں

ذکر خندق پیش
سلمان ابنی امیہ
لے سلع میں ہمد
دسکون لام وین ہمد
ہیئتہ فصل ایک
ہو نہ رجمہ اللہ علیہ

آٹا پکا نیو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جا کے آٹے میں اور ہانڈی میں
آب دہن مبارک ڈال دیا اور دعائے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ ایک روٹی پکانے والی اور مٹلاو اور گوشت کی ہانڈی چولے پر رہنے دو آؤ میں
سے گوشت نکال نکال کے پیالوں میں دو پھر آپ نے کھانا شروع کیا سب نے کھانا
آدمی تھے خوب سیر ہو کے کھایا اور ہانڈی گوشت کی ویسے ہی جوش مارتی تھی جسے
پہلے سے تھی اوس میں گوشت فرا کم نہوا اور آٹا بھی اوتا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ
کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی اور
ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیوں نے سیر ہو کے کھایا اور کھانا
اوتا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اوسکے توڑنے
سے عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لیگئے اور پھاڑا یا کدال آپ نے اوس
پتھر پر مارا وہ ایک تھائی ٹوٹ گیا اور اوس میں سے ایک بجلی چلی جس سے آپ کو
عمارات ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک شام مجھے دیا
پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چلی اور اوس میں آپ کو عمارت
فارس کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک فارس مجھے دیا
پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چلی اور عمارت ملک مین نظر پڑیں آپ نے
فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک مین مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا
یہ پیشین گوئی جو آپ نے فرمائی اسکا واقع ہوا ملک مین تو آپ کی حیات
میں ہی قبضے میں آپ کے آیا تھا مگر سبب ارتداد مرتدین اور دعویٰ نبوت اسودسی
کے اوس میں خلل ہو گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ خلل رفع ہو گیا
اور ملک شام اور فارس میں جہاد حضرت ابو بکر کے عہد میں شروع ہو گیا تھا اور
پھر کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے میں آ گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کل

مجبور

مجبور

معجزہ

ملک مین اور کل ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے میں آیا حال ہی میں
یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محمد بنی قریظہ
میں گیا راہ میں سے ہی ابوسفیان نے جی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب
سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اوسکے آئے سے کیا بلکہ اوسکو
اپنے مکان کے اندر آنے کا اذن نہیں دیتا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور
سننے ہی اوسکی آواز کے کہا کہ یہ بڑا منحوس ہی اپنی قوم کا تو ستیا ناس کھویا اب ہکا
تباہ کرنے کو آیا ہی لیکن اوسکے مکرو فریب کی باتوں میں اُسکے پہلے تو دروازہ کھولا
پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر مستحکم ہوا
اور کفار قریش اور احزاب کو کھلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ
احزاب کے ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے اپنے وہاں
لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشق شریف میں بروایت حضرت ابوسعید
خدری وارد ہوئی کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے
سامنے اوسکا مکان تھا بایں سبب کہ اوسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایک دن بوقت چلنے اوسکے
آپ نے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتیار لے لو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہی اوس
جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ زوجہ اوسکی دروازے
پر کھڑی ہی جوان نے بمقتضائے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اوسنے
کہا کہ جلد ہی نکر و اندر جا کے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے نکالا ہی جوان اندر مکان
کے گیا دیکھا کہ اوسکے بچھوٹے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہی جوان نے اوس
سانپ کو نیزہ مار کے نیزے میں پرو لیا اور سانپ نے ترپ کے جوان کو
کاٹ کھایا پھر معلوم ہوا کہ وہ سانپ پہلے مرا یا وہ جوان پہلے صحابہ نے

فصل دسویں وہ خندق کے بیان میں

ذہ خندق
عبدود پہلوان
است جبار

صاف اس مطلب پر والہما اور بیچ والی ہوتے نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ ایک طرف
اوسکے دودن کی نمازین ہیں یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اوسکے دورات کی
نمازین یعنی مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے
کہ جبکی نماز عصر کی فوت ہو گویا کہ لڑکے بالے اوسکے اور گھربار اوسکا سب جھن گیا
حال عمرو بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا حتیٰ کہ لوگ اوسے ہزار
مرد کے مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا قراقا پر
کہتے ہیں کہ چاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا اونسکے مقابل ہو کے حملہ کیا سب
بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اوسنے عہد کیا تھا کہ جب تک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لون گا تیل سر میں نہ ڈالون گا سو عمر و مذکور
خندق پر یورش کر کے آیا اور ایک ٹکے تنگ خندق کی پاس کے او دھر سے خندق کے اندر
گھس آیا اور اوس نے مبارز زمینی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ
کو اوسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اونسکے لیے دعائے محفوظی اور غالب آئینکی فرمائی اور
ذوالفقار او کو عنایت فرمائی جب حضرت علیؑ عمرو بن عبدود کے مقابل ہوئے آنحضرت
دیکھ کے وہ بہت ہنسنا حضرت علیؑ فوجوان کم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تمہارے کیا
ہاتھ ڈالون اور تمہارے باپ ابو طالب سے اور مجھ سے دوستی تھی تم میرے
بھتیجے ہوتے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میرا جی تو
چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے تجھے قتل کروں پھر چھپ کے حضرت علیؑ اوس سے
بھڑ گئے اور آپس میں ہتیار چلنا شروع ہوا اوسکی تلوار حضرت علیؑ نے سپر پر لی مگر
اس ندر سے اوسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر اوسکا سر مبارک حضرت علیؑ
میں پونچھا اور حضرت علیؑ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اوسکا دور جا کر گرا حضرت علیؑ

نعرۃ ابدہ اکبر بند کیا پہلے مکان مبارزت میں گرداوری تھی کہ لشکر اسلام سے حال
نظر نہیں پڑا تھا جب آواز تکبیر کی مٹی آپ خوش ہوئے اور کفار احزاب کو بڑا ہیخ ہوا
گویا اونکی کمر ٹوٹ گئی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تفرقہ
ڈالنے کے احزاب میں یہ تدبیر سوچی کہ ایک ٹلٹ پیداوار حرماسے مدینہ کا قیدیہ غطفان
اور فزارہ کو دیوین تاکہ وہ قریش سے الگ ہو کے اپنے گھروں کو پھر جاوین وہ
بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس باب میں مشورہ کیا انصار
نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہو کہ دزمان طمع حرماسے مدینہ پر دراز کر دیں جب
ہم مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ ہا تھا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے عزت اسلام کی فی
اب ہم کیوں ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی ایک چھوٹا سا اونھیں نہ گئے ہمارے
پاس اونکے لیے سوا کوار کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ میں یہ تجویز پہلے کی کہ سارے
عرب ایک مکان سے تم پر تیر مارنا شروع کیا میں نے چاہا کہ اونکی جماعت متفرق کر دوں
لیکن تمھاری مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور نہیں حال ایک شخص کہ اعزۃ قبیلہ غطفان
میں سے تھے اور نعیم بن مسعود اونکا نام تھا حضور میں آگے مشرف باسلام ہوئے
اور اونھوں نے عرض کیا کہ میں ایک تدبیر خلافت ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ
میں کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے اجازت دیں کہ جو میرے جی میں آوے سو کہوں
میرے اسلام کی اونھیں خبر نہیں اور میرا اونھیں اعتبار ہی میری بات اون میں
اثر کر جائیگی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ میں گئے اور اون سے
بہت التیام اور نیچو اہی کی باتیں کیں وہ اونکی ملاقات سے بہت راضی ہوئے
پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد سے متفق
عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین تو محمد تمہیں فوج کشی کے
تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھیں تنہا اون کے مقابلے کی طاقت نہیں ہووے لگھا

غطفان غطفان
وہ سے مدینہ کا قیدیہ
اور فزارہ کو دیوین تاکہ وہ
قریش سے الگ ہو کے اپنے گھروں
کو پھر جاوین وہ بھی اس بات پر
راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس
باب میں مشورہ کیا انصار نے
عرض کیا کہ ان کفار کی کیا
حقیقت ہو کہ دزمان طمع حرماسے
مدینہ پر دراز کر دیں جب ہم
مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ
ہا تھا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے
عزت اسلام کی فی اب ہم کیوں
ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی
ایک چھوٹا سا اونھیں نہ گئے
ہمارے پاس اونکے لیے سوا کوار
کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ
میں یہ تجویز پہلے کی کہ سارے
عرب ایک مکان سے تم پر تیر مارنا
شروع کیا میں نے چاہا کہ اونکی
جماعت متفرق کر دوں لیکن تمھاری
مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور
نہیں حال ایک شخص کہ اعزۃ
قبیلہ غطفان میں سے تھے اور
نعیم بن مسعود اونکا نام تھا
حضور میں آگے مشرف باسلام
ہوئے اور اونھوں نے عرض کیا کہ
میں ایک تدبیر خلافت ڈالنے کی
لشکر قریش اور بنی قریظہ میں
کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے
اجازت دیں کہ جو میرے جی میں
آوے سو کہوں میرے اسلام کی
اونھیں خبر نہیں اور میرا
اونھیں اعتبار ہی میری بات
اون میں اثر کر جائیگی آپ نے
اجازت فرمائی وہ پہلے بنی
قریظہ میں گئے اور اون سے بہت
التیام اور نیچو اہی کی باتیں
کیں وہ اونکی ملاقات سے بہت
راضی ہوئے پھر نعیم نے کہا کہ
تم جو قریش سے اور غطفان سے
موافق اور محمد سے متفق عہد
کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا
کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین
تو محمد تمہیں فوج کشی کے
تمھارا کام تمام کرینگے اور
تمھیں تنہا اون کے مقابلے کی
طاقت نہیں ہووے لگھا

سے مدینہ کا قیدیہ
اور فزارہ کو دیوین تاکہ وہ
قریش سے الگ ہو کے اپنے گھروں
کو پھر جاوین وہ بھی اس بات پر
راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس
باب میں مشورہ کیا انصار نے
عرض کیا کہ ان کفار کی کیا
حقیقت ہو کہ دزمان طمع حرماسے
مدینہ پر دراز کر دیں جب ہم
مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ
ہا تھا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے
عزت اسلام کی فی اب ہم کیوں
ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی
ایک چھوٹا سا اونھیں نہ گئے
ہمارے پاس اونکے لیے سوا کوار
کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ
میں یہ تجویز پہلے کی کہ سارے
عرب ایک مکان سے تم پر تیر مارنا
شروع کیا میں نے چاہا کہ اونکی
جماعت متفرق کر دوں لیکن تمھاری
مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور
نہیں حال ایک شخص کہ اعزۃ
قبیلہ غطفان میں سے تھے اور
نعیم بن مسعود اونکا نام تھا
حضور میں آگے مشرف باسلام
ہوئے اور اونھوں نے عرض کیا کہ
میں ایک تدبیر خلافت ڈالنے کی
لشکر قریش اور بنی قریظہ میں
کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے
اجازت دیں کہ جو میرے جی میں
آوے سو کہوں میرے اسلام کی
اونھیں خبر نہیں اور میرا
اونھیں اعتبار ہی میری بات
اون میں اثر کر جائیگی آپ نے
اجازت فرمائی وہ پہلے بنی
قریظہ میں گئے اور اون سے بہت
التیام اور نیچو اہی کی باتیں
کیں وہ اونکی ملاقات سے بہت
راضی ہوئے پھر نعیم نے کہا کہ
تم جو قریش سے اور غطفان سے
موافق اور محمد سے متفق عہد
کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا
کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین
تو محمد تمہیں فوج کشی کے
تمھارا کام تمام کرینگے اور
تمھیں تنہا اون کے مقابلے کی
طاقت نہیں ہووے لگھا

غطفان غطفان
وہ سے مدینہ کا قیدیہ
اور فزارہ کو دیوین تاکہ وہ
قریش سے الگ ہو کے اپنے گھروں
کو پھر جاوین وہ بھی اس بات پر
راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس
باب میں مشورہ کیا انصار نے
عرض کیا کہ ان کفار کی کیا
حقیقت ہو کہ دزمان طمع حرماسے
مدینہ پر دراز کر دیں جب ہم
مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ
ہا تھا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے
عزت اسلام کی فی اب ہم کیوں
ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی
ایک چھوٹا سا اونھیں نہ گئے
ہمارے پاس اونکے لیے سوا کوار
کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ
میں یہ تجویز پہلے کی کہ سارے
عرب ایک مکان سے تم پر تیر مارنا
شروع کیا میں نے چاہا کہ اونکی
جماعت متفرق کر دوں لیکن تمھاری
مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور
نہیں حال ایک شخص کہ اعزۃ
قبیلہ غطفان میں سے تھے اور
نعیم بن مسعود اونکا نام تھا
حضور میں آگے مشرف باسلام
ہوئے اور اونھوں نے عرض کیا کہ
میں ایک تدبیر خلافت ڈالنے کی
لشکر قریش اور بنی قریظہ میں
کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے
اجازت دیں کہ جو میرے جی میں
آوے سو کہوں میرے اسلام کی
اونھیں خبر نہیں اور میرا
اونھیں اعتبار ہی میری بات
اون میں اثر کر جائیگی آپ نے
اجازت فرمائی وہ پہلے بنی
قریظہ میں گئے اور اون سے بہت
التیام اور نیچو اہی کی باتیں
کیں وہ اونکی ملاقات سے بہت
راضی ہوئے پھر نعیم نے کہا کہ
تم جو قریش سے اور غطفان سے
موافق اور محمد سے متفق عہد
کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا
کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین
تو محمد تمہیں فوج کشی کے
تمھارا کام تمام کرینگے اور
تمھیں تنہا اون کے مقابلے کی
طاقت نہیں ہووے لگھا

۱۔ اول سے کہتے ہیں
 کہ کسی سردار کی اولاد کا
 قریب کو کو تو بادشاہ یا
 امیر اپنے پاس کے لیے
 اس خاندان سے کہ وہ خاندان
 بنجائی چلا اور اس قریب
 کے مخالفت کی وجہ سے

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہی نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہے کہ تم قریش اور غطفان کو
 کہلا بھیج کر تمہیں دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اول کے دیوین کہ تمہارے
 پاس رہیں تاکہ جب تمہارا قصد کریں بضرورت حفظ اپنے سرداروں یا اونکی اولاد
 کے قریش و غطفان کو تمہاری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کو مانیں
 تو سمجھ لو کہ دل سے اونکو تمہارا خیال ہی نہیں تو وہ دل سے تمہارے دوست
 نہیں ہو دینی قریطہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور کہا ہم قریش سے اب بھی
 پیغام کرینگے بعد ازین نعیم وہاں سے اوٹھ کے قریش کے پاس آئے اون
 پہلے اپنا اخلاص اور نیکوואہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ بنی قریطہ کی ہم نے ایک
 خبر سنی ہے تم سے بغض خیر خواہی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بنی قریطہ محمد صلی علیہ وسلم
 در پردہ مل گئے ہیں اور اونھوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم قریش کی اب مدد کرینگے
 اور محمد نے اونھیں کہلا بھیجا ہے کہ تمہاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا
 جب تم قریش میں سے کچھ عن آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرادو گے سو بنی قریطہ نے
 محمد سے وعدہ کیا ہے کہ کسی بہانے سے ہم سرفران قریش میں سے چند آدمی طلب
 کر کے تمہارے حوالے کر دیں گے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کریں تم ہرگز نہ بجز قریش
 نے یہ خبر سن کے نعیم کی خیر خواہی کا احسان مانا اور نعیم وہاں سے اوٹھ آئے اور
 غطفان کے لوگوں سے بھی یہی امر بیان کر دیا بعد ازان قریش نے بنی قریطہ
 کو کہلا بھیجا کہ ہمیں یہاں پڑے ہوئے بہت دن گزر گئے اب تم ہماری مدد
 لیے آؤ تو یکبارگی حملہ کریں او سکے جواب میں بنی قریطہ کی جانب سے اسی تقریر
 جو نعیم نے بنائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت میں
 بنی قریطہ محمد سے مل گئے ہیں اور صاف اس بات سے انکار بنی قریطہ کو کہلا بھیجا
 بنی قریطہ نے کہا کہ نعیم سچ کہتا ہے حقیقت میں قریش دل سے ہمارے دوست نہیں

کہا بہتری مگر اوس وقت آپؐ کے پرہاتھ رکھا اس اشارے کو کہ آپؐ قتل کا حکم دیئے
 بھراوسی وقت یہ سوچے کہ یہ مجھ سے بڑا قصور ہوا اور میں نے اللہ اور رسولؐ کی خیانت کی
 وہاں سے روانہ ہو کے اپنے تین مسجد شریف کے ستون میں بانڈھ دیا اور
 کہا جب خدا تعالیٰ میری توبہ قبول کرے گا تب ہی کھلون کا پندرہ دن تک بندھے
 رہے ایک لڑکی اونکی اونھین کھانا کھلا جاتی تھی اور حاجت ضروری کھلے
 کھول دیتی تھی آپؐ نے ابولبابہ کے بندھنے کی خبر سن کے فرمایا کہ اگر وہ دیئے
 میرے پاس چلے آتے تو میں اونکے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد میں جکڑ
 جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ دیگا میں نہ کھولوں گا القصد پندرہ دن وہ بندھے رہے
 تب اسد جل جلالہ نے حکم اونکی معافی قصور کا بھیجا آپؐ حضرت ام سلمہ کے حجرے میں
 تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابولبابہ کو پکار کے خبر دی
 لوگ دوڑے کہ اونھین کھول دیں ابولبابہ نے کہا کہ مجھے کوئی کھولے میں
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھلون گا جسبج کو آپؐ نکلے ابولبابہ
 اپنے دست مبارک سے کھول دیا حال ایام محاصرے میں ایک یہودی کی زوجہ
 نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہو اب میری جان بھیجی نظر نہیں آتی تیری
 جدائی کا بہت قلق ہو یہودی نے کہا تجھے کیا بچ ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں
 کو نہیں مارتے ہیں لوٹدی کر لیتے ہیں اوس نے کہا بغیر تیرے مجھے جیسا نہیں
 یہودی نے کہا کہ اگر تو بھی ہو فلاںے برج کے تلے کچھ مسلمان سوتے ہیں تو اوپر
 پتھر ڈھک کے ایک مسلمان کو مار ڈال اوسکے قصاص میں البتہ مجھ تجھے قتل کریں گے
 یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جائیکی ہو اوس کا فراہ نے یہی
 کیا حضرت عائشہ کہنتی ہیں کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ میرے حجرے میں
 بیٹھی تھی ایک شخص نے اسے باہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اونھی اور کہا مجھے قتل کو بلاتے ہیں

ابولبابہ کا قصور
 ستون مسجد میں جکڑ

حاکم بن دینار
 یہودیہ کا قصور

میں نے کہا ہماری شریعت میں عورت کو قتل نہیں کرتے اور سننے قصہ اپنا بیان کیا مجھے اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اونٹنی کا حال بنی قریظہ نے گھبرا کر درخواست کی کہ ہم اس طرح اترتے ہیں کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمیں منظور ہو وہ صحابی انصاری قبیلہ اؤس میں سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور ان کے غزوہ خندق میں تیرہ تھے کی ایک رگ میں لگا تھا کہ خون بند نہیں ہوتا تھا اونھوں نے جناب الہی میں دعا کی کہ اگر قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہو تو مجھے مہلت دے کہ میں خوب میدان جنگ میں اون سے لڑوں نہیں اس تیر سے میری شہادت ہو جائے لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ میں بنی قریظہ کی عہدی کی سزا دیکھ لوں فوراً خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ ان کے حکم پر راضی ہوئے بنی قریظہ کو یہ خیال تھا کہ جیسے عبداللہ بن ابی نے اپنے ہم عہدوں یعنی بنی قینقاع کی رعایت کر کے جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس بات میں اور لوگوں نے بھی حضرت سے کہا لیکن اونھوں نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد اون میں سے قتل کیے جاویں اور عورتیں لڑکے لونڈی غلام کر لیے جاویں اور مال و جایداد ان کا سب ضبط ہو جائے فرمایا کہ تم نے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہودی قریظہ کو قتل کر دیے قتل کروایا اور عورت لڑکوں کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ غیر منقولہ سب اہل اسلام میں ان کے تقاضا کے مطابق تقسیم کیا

فصل بارہویں قتل کعب بن بشر کے بیان میں

کعب بن بشر ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اوس کے قتل کے لیے مامور ہوئے اونھوں نے اجازت حاصل کی جو کچھ چاہیں اوسے کہیں پھر کعب بن بشر کے پاس گئے اؤس سے اون سے ایک رابطہ قدیم تھا اوس نے پوچھا کہ کیسے آئے اونھوں نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہے جیسے شخص آیا ہو اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

یہودیوں میں ایک کعب بن بشر تھا جو کعب بن بشر کے قتل کے لیے مامور ہوئے اور ان کے قتل کے بعد ان کے مال و جایداد ان کے تقاضا کے مطابق تقسیم کیا گیا

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگوں کو بڑی زیر باری ہی ہمیشہ سے نئے خرچ ہمارے ذمے پڑتے ہیں کعبؓ لکھا کہ آئین زیادہ اوسکے رکھنے سے پیشانی حاصل کر دے یعنی اونٹین نکال کیوں نہیں دیتے محمد بن مسلمہ نے لکھا کہ اپنے عہد اور بات کا خیال ہی اس لیے ابھی اونکا چھوڑ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ابھی چند روز گئے ہیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب راضی ہوا بعد ازیں قرض کے باب میں اوسنے لکھا کچھ رہن کے لیے لے آؤ آخر گفتگو میں یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے لکھا کہ کچھ ہتھیار میں رہن کے لیے شام کو لے آؤں گا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابونا نملہ کہ رضاعی بھائی کعب کے تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اسوقت اندر مکان کے زنانے میں تھا اونٹوں نے اوسکو بلایا اوسنے ارادہ باہر آنے کا کیا اوسکی زوجہ نے لکھا کہ تم جلدی اس آواز سے خون ٹپکتا ہی صحیح بخاری میں اسی قدر ہی اور بعضے روایات میں ہو کہ اوسنے بہت مبالغہ منع کرنے میں کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نمانا اور کہا کہ کچھ اندیشہ نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی میرا ابونا نملہ ہی اپنے کام کے لیے آئے ہیں لکھا ہو کہ وہ عورت کا ہنہ تھی آواز سنتے ہی اوسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں القصہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ سوا ابونا نملہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری میں اودن تین آدمیوں کا نام ابو علس بن بخترا اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہو اور اوسکے آئے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ میں بالون میں ہاتھ لگانے کے بہانے سے کعب کے بال پکڑوں گا تب تم اوس کا سر کاٹ لیجو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے تھا محمد بن مسلمہ نے لکھا کہ تم تو اسوقت خوب ستھرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تمھارے بدن سے ہمکنی ہو اوسنے کہا کہ میرے پاس حورمیں بہت پاکیزہ ہیں
اسیلے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہی اونھوں نے کہا کہ تمھارے سر کے بالوں میں
بہت اچھی خوشبو آتی ہے اگر اجازت ہو تو میں ہاتھ میں لے کے سونگھوں اوسنے کہا
بہت اچھا محمد بن مسلمہ نے اوسکے بال ہاتھ میں لیے اور سونگھنے لگے اور ساتھیوں
کو سونگھانے پھر دوسری بار سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اوسکے بالوں
کو پکڑا اور ہمراہیوں سے کہا کہ لو اونھوں نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس
میں اس کے خبر کی اور سر نہ پا کر کعب کا آپکے قدموں کے تلے خاک مذلت پر ڈال دیا
آپ بہت خوش ہوئے مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کٹے
حضور اقدس میں آیا یہ سر تھا اور بھی مدارج النبوة میں ہے کہ بوقت سر کاٹنے کعب
کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیوں کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون
جاری تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سے ملے یا فوراً اچھا ہوا

فصل تیسری میں قتل ابورافع یہودی کے بیان میں

ابورافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گڑھی میں خیر کے متصل رہتا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگوں کو آپ سے لڑائی
ترغیب دیتا تھا اور اس باب میں مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کے
اوسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اوسکی گڑھی
کے پونچے اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ تم ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اگر ڈھب
لگے گا تو چپکے سے گھسے ابورافع کا کام تمام کرونگا جب اوسکے دروازے کے
پاس پونچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا لگ گیا تھا اوس کی تلاش کے لیے کچھ لوگ
شعل نیکے نکلے تھے یہ اون لوگوں میں مل گئے جب وہ لوگ دروازے میں داخل ہوئے

جواب

سنة

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
شعل نیکے نکلے تھے
فصل تیسری میں قتل ابورافع یہودی کے بیان میں

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو ٹیٹھنا کر
 دربان سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہی کہا ای بندہ خدا جلد آ میں کیواڑ بند کرتا ہوں
 عبداللہ بن عتیک دروازے میں داخل ہو گئے کہتے ہیں کہ میں ایک گدھے
 کی تھان میں چھپ رہا اور دربان نے جہاں کھجیان رکھ دی تھیں اون کا
 مینے دھیان رکھا جب وہ سو رہا مینے دیکھجیان اوٹھا لین ابورافع کے پاس
 کہ بالا خانے میں تھا دیر تک قہہ گو قہہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوا میں بالا خانے
 پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ
 ابورافع اپنے عیال میں سوتا تھا مجھے معلوم نہوا کہ کمان ہی مینے پکارا ابورافع
 وہ بولا اوسکی آواز پر مینے تلوار لگائی تو اس نے کچھ کام کیا ابورافع نے ایک چیخ
 ماری اور میں اوس مکان سے باہر ہو گیا اور دروازے کے پھر مکان کے اندر
 جا کے مینے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہے ابورافع کیوں آواز کی اوسنے کہا کہ خرابی
 ہو تھیں ابھی کسی نے مجھے حربہ کیا تب میں نے بڑھ کے اوسکے پیٹ پر تلوار
 رکھ کے اس زور سے دبا لی کہ بیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی اور میں وہاں سے
 دروازے کھولتا ہوا چلا زینے پر سے اترتے ہوئے چاندنی رات میں سمجھا کہ
 زمین آگئی پانون دھوکے سے بڑھا کے رکھا میں گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ
 گئی مینے پکڑی پھاڑ کر پیٹی چوٹ پر بانڈھی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے
 متصل ٹھہر رہا میں ارادہ کہ جب خوب تحقیق معلوم ہو لیگا کہ ابورافع مر گیا تب یہاں سے
 چلون گا جب سچ ہوئی تب مینے سنا کہ قہے کے بیچ پر نوحہ کرنوالی عورت نے پکارا
 آئی ابا رافع تاجراہل العجاء زخمت سباتی ہوں میں ابورافع تاجراہل العجاء
 کہتا تب میں نے وہاں سے چل کے اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچے قتل ابورافع
 کی خبر دی اور کہا تم جاکے حضور اقدس میں یہ خبر پہنچاؤ میں بھی آتا ہوں اور

۲۷

۵۷

لنگڑا ناچلا مگر باروش جلد پونچا اور حبال حضور میں عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپ نے فرمایا
کی جگہ پر دست مبارک پھیرا تو راپنڈی کی ہڈی جڑ گئی انہوں نے ہل اچھا ہو گیا بیا کہ گویا جی پونچ گئی

فصل چودھویں قصہ افک کے بیان میں

بجملہ مواقع زمان ہجرت کے قصہ افک ہی افک کہتے ہیں جھوٹھ اور تممت لگانیکو
حضرت عائشہ کو تممت منافقین نے لگائی تھی اور بعض مخلصین بھی براہ نادانی
اوس میں شریک ہو گئے تھے شرح اوس قصے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم غزوہ بدر میں اور اوس کو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں تشریف لے گئے
تھے اور حضرت عائشہ آپ کے ساتھ تھیں ایک ہودے میں سوار ہو کر تین تھین
بعد فراغت کے اوس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو قضائے حاجت
کے لیے اٹھ کے باہر گئیں تھیں ایک مہرہ اونکے گلے میں تھا وہ کہیں ٹوٹا
راہ سے اوسکی تلاش کو پھر گئیں تلاش میں اوسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا آدمی
ہودے کے اٹھانے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے اونھوں نے خالی
ہودے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہ اونڈون کم عمر بہت ہلکی دہلی پتلی تھیں اس
سبب خالی بھرے ہوئے کی اٹھانیوں لے کو تمیز نہ ہوئی حضرت عائشہ مہرہ پا کے
پھر کے لشکر میں جب پونچیں دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہی بدن پر کپڑا لپیٹ کر وہاں
لیٹ رہیں اور سو گئیں ایک صحابی کہ صفوان بن مطل اونکا نام تھا اونکو آپ کا حکم
تھا کہ جب لشکر روانہ ہوئے تب وہ چلیں اور سب لشکر کے آخر میں اون کا ڈرا
ہوتا تھا تاکہ جو چیز رہ گئی ہو تو اوسکو لیتے آویں وہ وہاں پونچے حضرت عائشہ کو
اس حالت پر دیکھ کر ﷺ وَلَا تَأْکِلْہِمْ رَاجِعُونَ چلا کے کہا حضرت عائشہ کو
آواز سے جگ پڑیں اور منہ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ
اوپر سوار ہوئیں صفوان نے ہمارا اونٹنی کی پکڑ لی اور لشکر میں حضرت عائشہ کو

روئے دیکھ کے فرمایا کہ اوی عائشہ اگر تجھ سے گناہ نہیں ہوا ہی تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کر دیگا اور اگر گناہ ہوا ہی تو توبہ کر لے اللہ غفور رحیم ہی میں نے اپنے باپ کے کہا کہ تم آپ کی بات کا جواب دو اونھوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں کے کہا کہ تم اس کا جواب دو اونھوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرے آنسو تھم گئے مینے کہا کہ میں نہیں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے جو بات سنی اس کا تمھیں یقین ہو گیا ہی اگر میں کہوں گی کہ میں بے گناہ ہوں اور خدا تعالیٰ جب جانتا ہی کہ میں بے گناہ ہوں تو تمھیں یقین نہ ہوگا اور اگر میں اقرار کروں گی حال آنکہ میں بیگناہ ہوں تو تم لوگ یقین کر دو گے میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہی قصہ کبر حَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد چاہیے تمھاری باتوں پر مارے غم کے اسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اونکی زبان پر نہیں آیا اسلیے اونھیں یوسف کا باپ کہنا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں اپنی ایسی حقیقت نہیں سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید میں وحی نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے میں خواب کے طریقے پر آپ کو اطلاع میری بے جرمی کی ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ کی کریمی کہ آپ وہیں تشریف لے گئے تھے کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنوں میں آپ کو عرق آجاتا تھا جب وہ حالت آپ سے منجلی ہوئی تب آپ نے ہنس کے فرمایا کہ اوی عائشہ خدا تعالیٰ نے تمھاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیتیں لَمَّا الْكَذِبُ جَاءَهُ بِالْأَوَّلِ عَصَبَةً مِّنْكُمْ آخِرُ رُكُوعٍ ہک پڑھ سنائیں میں شکر آئی بجالاتی میری ماں کے کہا کہ آپ کے پاس جاؤ مینے کہا کہ اسوقت تو میں اپنے اللہ کا ہی شکر کرتی ہوں پھر اپنے جاکے اون لوگوں کو جنھوں نے یہ طوفان برپا کیا تھا اور وہیں شریک تھے طلب کر کے اسی اسی در سے حد قذف کے لگوائے وہ ایسے حالات کے واقع ہوئے

ایک مرتبہ ایک شخص نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے اپنے شوہر کو مارا تھا اور اسے قتل کر دیا تھا

۱۰۸

ایک جہاد میں آپ تشریف لیگے تھے رات کو حضرت عائشہ کا ایک مہرہ گردن کا زہور گم ہو گیا آپ نے وہاں توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابو بکر حضرت عائشہ پر خفا ہونے لگے کہ ایسی جگہ آپ کو ٹھہرا دیا جہاں پانی نہیں ملتا مسلمانوں کو نماز کے لیے حیرانی ہو اسد جل جلالہ نے آیت تیم کی نازل فرمائی تب اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ اجلہ اصحاب انصار سے تھے کہا کہ یہ بھی ایک برکت تمہاری ہو ای آل نبی کہ تمہارے سبب ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محل کو اوٹھایا وہ گردن بند اس کے تلے نکل آیا قدرت خدا اس گردن بند کے تھوڑی دیر نہ ملنے میں ہی حکمت تھی کہ حکم تیم نازل ہوا

فصل سولہویں قصہ حدیبیہ کے بیان میں

ایک عمدہ وقائع زمان ہجرت میں قصہ صلح حدیبیہ کا ہوشیج اوسکی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے کو تشریف لیگے ہیں اور آپ نے عمرہ ادا کیا ہو آپ نے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق کے اور تمنائے زیارت خانہ کعبہ سے بیقرار تھے خواب سنے سب طیاری سفر کے کی کر دی اور حضور اقدس نے بھی اور مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ متصل کے کے پہنچ گئے اور قریش نے سن کے کہا کہ ہم ہرگز کے میں آنے نہ دیں گے اور اونٹنی آپ کی کہ قصور اوسکا نام تھا اور آپ اوپر سوار تھے کے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ اسے اوٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصور اکی عادت تو بیٹھ جانے کی تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی خدا تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ اتنی قریش مجھ سے جو امور تعظیم خانہ کعبہ کے چاہیں گے میں کوتاہی نہ کروں گا یہ کہنے کے اونٹنی کو اوٹھایا وہ اوٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ نے وہاں سے پھر کے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کنوئین کا نام ہے اوسکے پاس میدان ہے

ابو بکر تیم سولہویں
مکہ منورہ و بادال منہ
بن حضیر جل جلالہ و خدا
مجتہد و بادال منہ و خدا
حضرت عباسی انصاری علیہ السلام

۱۰۸

۱۰۸
فصل سولہویں
مکہ منورہ و بادال منہ
بن حضیر جل جلالہ و خدا
مجتہد و بادال منہ و خدا
حضرت عباسی انصاری علیہ السلام

۱۰۸
فصل سولہویں
مکہ منورہ و بادال منہ
بن حضیر جل جلالہ و خدا
مجتہد و بادال منہ و خدا
حضرت عباسی انصاری علیہ السلام

محبوب

وہاں ٹھہرے حال بعد پہنچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہو گئی صحابہ نے عرض کیا کہ سوائے اتنے پانی کے کہ ایک ظرف میں اس وقت آپ کے سامنے تھا لشکر میں مطلق پانی نہیں آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا پانی درمیان سے اٹھ گیا کے مانند جثون کے جوش مارنے لگا سبھون نے پانی پی لیا اور وضو کر لیا حضرت جابر سے کہ راوی اس حدیث کے ہیں لوگوں نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے جاؤ نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال ایک پانی سے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ میں یہ بھی ہوا کہ پانی چاہ حدیبیہ میں نہ رہا تھا آپ نے کنوئین کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی منگو کر وضو کیا اور کھلی اس پانی میں کر کے دعا کی اور وہ پانی کنوئین میں ڈال دیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہراؤ سو اس کنوئین میں اتلیا پانی ہو گیا کہ سب آدمی اور جانور سیراب ہو گئے اس سے پیتے رہے اور جب تک لشکر وہاں رہا پانی کم نہوا اور اسی سے پیتے رہے حال بعد اقامت آپ کے حدیبیہ میں کفار کو اصرار اسی بات پر رہا کہ آپ کو کے میں داخل ہوئے دین اور عمرہ نہ کرنے دین ^{بذیل} بن ورقار خزاعی آپ کے لشکر میں آیا اور قریش کا لشکر جمع کر کے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ہمیں لڑنا ہرگز منظور نہیں ہی ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور قریش سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکے ہم سے صلح کر لیں کہ اس مدت تک میں اور کافروں سے لڑتا رہوں اگر میں غالب آؤں تو وہ بھی اگر چاہیں اور وکی طرح میری اطاعت کر لیں اور جو میں مغلوب ہوں تو مطلب اومکا حاصل ہوگا اس نے جا کے قریش سے کہا کہ میں نے محمد اور ان کے اصحاب کو دیکھا وہ عمرے کے لیے آئے ہیں اور تم لوگ ہرگز مناسب نہیں اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش ہموار نہ ہوئے پھر عہدہ بن منہو و ثقیفی آپ کے حضور میں آیا اور اس بات میں گھٹگو کرنے لگا اٹانے گھٹگو

محبوب
 کہ جس کو ضرور دل سے
 دیکھا کہ وہ عالم بن کر
 دین و دنیا کو ہر دوں سے
 دقان اور دن فراموش
 ہم سب کو دعا دے
 دین و دنیا کو ہر دوں سے
 کہ نام فریب لگا دے

کسین اوسنے کہا کہ ای محمد یہ لوگ جو تمہارے پاس جمع ہیں انکا بھروسہ سمجھو تمہیں
 چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ مقولہ اوسکا بہت ناگوار ہوا
 اودنھون نے کہا اَمَّصُصُ بَطْرُ اللَّائِیْ اَفِیْضِ عِنْدَہُ جَوْسُ بَطْرَلَاتِ کَاکیا ہم آپ کو
 چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت غصے سے بیتاب ہو گئے لہذا
 فحش زبان پر لائے بظہر کہتے ہیں پارہ گوشت کو جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہے
 ہندی میں اوسکا نام مشورہ عروہ ہے کہ اکیس نے بات کہی پھر جب اوسنے معلوم
 ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اوسنے کہا کہ اگر تمہارا احسان مجھ پر نہ ہوتا
 جس کا میں نے بدلائ نہیں کیا ہی تو میں تمہیں جواب دیتا حالت گفتگو میں عروہ رشیمہ کی
 پر بار بار ہاتھ اپنا پونہچاتا تھا مغیرہ بن شعبہ اوسکے ہاتھ میں کو تھی تلوار کی مارنے لگے
 اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عروہ نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ ابھی تک تیری
 مفسدی کی اصلاح سے میں فارغ نہیں ہوا ہوں اور تو مجھے یاد دیتا ہی اور ایک قصہ ایام
 جاہلیت میں حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عروہ نے شکل اوسکی اصلاح
 کی اور عروہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جا کے قریش سے کہا کہ میں نے
 یاد شاہوں کے دربار اور اوسکے تابعین کو دیکھا ہے جیسا کہ محمدؐ کے اصحاب کو جان نثار
 اور تابعد پر یا کسی بادشاہ کے تابعین کہیں دیکھا اگر محمدؐ کا آب و دھن یا آب بینی کسی پر چڑھتا
 اپنے بدن پر مل لیتے ہیں اور آب وضو کو اس طرح بڑھالیتے ہیں کہ قریب ہوتا ہے کہ اوپر
 آپس میں کٹ مرین اور جس کام کو آپ فرماتے ہیں ہر ایک جھپٹتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں
 یہ حکم بجا لاؤں اور آپ کی طرف تنہا سے نہیں دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے
 باتیں کرتے ہیں اور مشورت عروہ قریش کو صلح کی ہی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت نہ بھیجیں حضرت عمرؓ سے جانگو
 بطور سفارت کہا اودنھون نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھ سے معلوم ہو مجھ سے

سفرات یعنی پیری
 منہ جہاد علیہ

معاملہ اول کا نہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا اور مکے قرابت دار اور حمایت کرنے والے قریش میں بہت تھے حضرت عثمانؓ قریش میں پونچے اور پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کیا وہ اون سے محبت پیش آئے لیکن سہات پر کہ عمرؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں آنے دین ہرگز راضی نہ ہوئے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اگر تم جاؤ تو طواف کرو تو تمہیں ہم منع نہیں کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کر لوں بعضوں نے حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ عثمانؓ کو خوب موقع ملا خوشی خاطر عمرہ کریں گے آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ بے ہمارے ہرگز عمرہ نہ کریں گے پھر لشکر میں خبر مشور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر میں بکارسے کہنا آپ یہ خبر سنکے بہت جلال و غضب میں آئے اور ایک درخت سمرہ کے تلے بیٹھ گئے آپ نے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہو کفار سے لڑیں گے اور منہ نہ ٹوڑیں گے سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان نثار بیعت کی آپ نے باین جنت کہ یہ بیعت خدا تعالیٰ کی جناب میں بہت مقبول ہوئی وہی اسی اور اہل بیعت کو درجات عالیاں ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ بھی اوس بیعت میں شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا اور رسول کے کام میں گئے ہیں اور اپنا بایان ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمانؓ کے لیے ہوا اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت کر لی خدا تعالیٰ اوس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید میں اس باب میں آیت بھی لکھ دی **لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا لَهُمْ فَتْحًا وَفَتْحًا وَمَعَانٍ كَثِيرَةً يَا خُذْ ذُنُوبَهُمَا طَوْغَارًا اللَّهُ غَزِيْرٌ أَحْكَمُ تَحْقِيقًا** اللہ تعالیٰ راضی ہوا مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے تم سے درخت کے تلے سو جان لیا

خبر لشکر میں

ایک درخت تھا
جس پر بیعت ہوئی

اللہ تعالیٰ نے جو اونکے دلون میں تھا یعنی اخلاص قلبی کو پھر اوتارا اطمینان اور چین
 اور نپرا اور انعام میں دی اونکو ایک شیخ نزدیک اور بہت سی غنیمتیں کہ لین گے انھیں
 اور ہی اللہ زبردست محنت والا فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہی کہ بعد صلح حدیبیہ
 کے بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اسلئے کہ رضوان یعنی
 خوشنودی اتنی اس بیعت کے سبب حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ
 بہت ممتاز ہیں جیسے اہل بدر اور سب کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بشارت جنت کی دی ہے حال قریش کو جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے اور
 سہیل بن عمرو کو حضور اقدس میں بھیجا اور آخر کار بواسطت سہیل کے صلح ٹھہری بائیں
 کہ اٹھ سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاوین سال آئندہ
 میں اگر عمرہ کریں مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلواروں کے کہ وہ بھی قرابتاً
 ہوں قراب کہتے ہیں اوس غلات کو جو میان سے اوپر ہوتا ہے اور تین دن سے زیادہ
 نہ ٹھہرین اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصے میں خیابین لڑائی نہ ہو اور
 جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس سے قریش نہ لڑیں
 نہ اوسکے مخالف کی مدد کریں اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ایسا ہی معاملہ کریں حلیف کہتے ہیں عہد موافقت باندھنے والے کو حلفاء اوسکی جمع
 ہی اور وہاں بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہم عہد ہوئے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور جو کوئی قریش کیطرح
 کا مسلمان ہو کے دینے کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کریں
 دیدیں اور جو کوئی مسلمانوں سے مرتد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے اوسکو
 قریش پھر مذہب یہ شبہ دھڑچوٹ کہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانوں کے دینے
 کی تحقیر اکثر صحابہ کو کہ ملو شجاعت وغیرت سے تھے اور نظر اونکی اون حکمتوں کو جو

کہا کہ ہذا ماعا قاضی علیہ محمد رسول اللہ و القریش یہ صلحنامہ یہو فیما بین محمد رسول اللہ اور قریش کے سہیل نے جو بانی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ جانتے تو اد کو خانہ کعبہ سے نزو کرتے رسول اللہ بت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اپنے فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں حضرت علی سے کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کر کے بن عبد اللہ لکھو حضرت علی نے کہا کہ میں لفظ رسول اللہ کا جو نکرہوں گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو جو کر کے بن عبد اللہ لکھ دیا آپ امی نے اس وقت لکھ دینا آپ کا ان الفاظ کو بطور معجزے کے ہوا پھر صلحنامے کو مرتب کر کے اوسپر گواہیان طرفین کے اشخاص کی کرالین حال سہیل بن عمرو بانی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اوسکا نام تھا مسلمان ہو گیا تھا اور اوسکے باپ نے اوسے کہے میں پابزغیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام میں آیا سہیل نے کہا کہ اسے ہمیں دید و تب صلح قائم رہیگی نہیں تو صلح نہیں رہیگی آپ نے ابو جندل کو دیدیا ابو جندل نے مسلمانوں سے کہا کہ امی جماعت مسلمین مسلمان کو شریکین کے حوالے کیے دیتے ہوا اہل اسلام خلاف شرط صلح کے کچھ کر سکتے اور حوالہ بخدا کیا کہ اوسکے لیے کوئی سہیل کرنے حال بعد اختتام صلح کے آپ حکم دیا کہ اونٹ ہری کے ہمیں قربانی کرڈالو اور بال موٹڈا الو صحابہ نے کہ اس صلح بہت دلتنگ اور کمال ملول تھے قربانی کے لیے اوٹھنے اور سر موٹڈانے میں تاخیر کی آپ اس تاخیر سے ملول ہو کے زناتہ بن تشریف لے گئے حضرت اسمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ساتھ تھیں سب ملال کا پونچھا آپ نے بیان فرمایا اوٹھنے نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہی قربانی فرماوین اور حجامت بنو امیئن بعد اوسکے پھر کسی کو حجامت تلف نہوگی آپ نے نکل کے اپنی ہی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلایا تب سب اصحاب نے اپنی اپنی ہی کو قربانی کیا اور سر موٹڈا یا حال بعد فراعث کے قربانی ہی

معجزہ

اور صلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ میں سوئے انا فتحنا نازل ہوئی اور
اوس سورت میں خدا تعالیٰ نے بشارت فتح مکہ کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی
بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا اونسکے لیے
نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ میں اونٹ پر سوار اس سورت کو پڑھا کرتے تھے
کمال خوشی سے پڑھتے تھے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا بیشک ہم نے فتح دی تھیں
فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح کہ مراد ہو کہ بعد ہونے نقص عہد کے اسی
صلح حدیبیہ کے امور میں آپ نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہو کہ وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا ہوئی
حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکہ سے مسلمان ہو گئے اور
ادسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کریں ایک عجب رنگ لائے ایک شخص کہ ابو بصیر
تھا مسلمان ہو کے مدینے میں پونہچا کفار قریش نے دو آدمی اوسکے لیے کو بھیجے
آپ نے ساتھ کر دیا راہ میں مسجد مقام ذی الحلیفہ میں کھانا کھانے بیٹھے ابو بصیر نے
اون دونوں میں سے ایک کی تموار دیکھ کر کہا کہ تمہاری تموار تو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہی دیکھوں تو سہی اوس نے تموار دیکھنے کو دی ابو بصیر نے اوسی تموار سے
اوسکے مالک کو قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد
شریف میں پونہچا آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہی اوس نے
کہا میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہوگا اتنے میں ابو بصیر بھی وہاں پہنچے
آپ نے فرمایا کہ عجب لڑائی کا بھرکانے والا ہو خوب ہوتا جو کوئی اوسکا ہوتا یعنی مددگار
اس ارشاد میں یہ ایسا تھا کہ بھاگ جائے اور مکہ میں جو مسلمان کافروں کے پاس
ہیں وہ اس کے جا ملین وہ بھاگے اگر میں ٹھہروں گا آپ مجھے بیشک پھر پھر دین گے
وہ وہاں سے چل دیا اور ایک جگہ پر کہ اودھر سے قافلے قریش کے گذر کرتے تھے چٹھا

قصہ ابو بصیر
اور اس کے بعد

پھر جو کے میں سلمان ہوا وہیں پونچھا ابو جندل بھی وہیں جاے یہاں تک کہ ستر آدمی اور
بعضے کہتے ہیں تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہو گئے اور دھڑے جو قافلہ کفار قریش
کا ٹکڑا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگزرے آپ ہماری بات
کا لحاظ کر کے بطور صلہ رحمیہ مہربانی کریں کہ اون لوگوں کو وہاں سے بلوالین
آپ نے بلا بھیجا جو قتل نامہ مبارک حکم طلب پونچھا ابو بصیر جو سب سے پہلے پونچے تھے
اور سردار اس جماعت کے تھے اور سوقت حالت نزاع میں تھے اور انھوں نے
ہاتھ میں لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینہ میں حاضر ہوئے

فصل سترہویں غزوہ خیبر کے بیان میں

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینہ میں حکم طیار کی کا واسطے غزوہ خیبر کے
ناقد ہوا اور صحابہ میں چرچا ہوا کہ خدایتعالیٰ نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے
یہود جو مدینہ میں باقی تھے بہت جلد چکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اوس نے تقاضا
شدید کیا عبد اللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو شعم یہودی کے پانچ درم آتے تھے
اوس نے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدایتعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے
جب وہاں کے غنائم میں مجھے مال ملے گا تب تیرا قرض بھی ادا کروں گا اوس یہودی
نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کا سا نہ سمجھو خیبر میں دس ہزار مرد جنگی ہیں صحابی نے
خوب اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمیں ہمارے دشمنوں سے ڈرانے
وہ حضور اقدس میں ناشی ہوا عبد اللہ نے مقولہ اوس یہودی کا حضور اقدس میں عرض
کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبد اللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کر دو اور سوقت
عبد اللہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑوں میں سے بیچا بقیعت تین درم اور دو درم ایک
صحابی سے قرض لیکر قرض اوسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا اوتھین دیا وہ کپڑا

سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ خیبر کو گئے وہاں بہت غنیمت اونسکے ہاتھ آئی اور ایک عورت قریبہ اوسی ابو شمم
یہودی کی اونھیں ملی اونھوں نے اوسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ مع لشکر
خیبر پر جا پونچے خیبر یوں کو پہلے سے خبر پہونچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوا
مسلح ہر شب قلعے سے نکل گشت کرتے تھے اوسدن سب سو گئے صبح کو قلعے کا دروازہ
کھول کر آلات زراعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایوں کو دیکھا دیکھنے والے نے بچا
کہا محمد و انجلیس یعنی محمد مع پورے لشکر آپونچے فخمیں پورے لشکر کو ایسے
کہتے ہیں کہ پورا لشکر وہوتا ہی جس میں باپخون نکرے لشکر کے ہون مقصد یہ
ساقہ میمنہ میسرہ قلب مقصد کہتے ہیں آگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو
اور میمنہ داہنی طرف والا اور میسرہ بائیں طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس میں
سردار ہوتا ہی یہ کیسے کہ لوگ جھٹ پٹ قلعے میں گھس گئے اور دروازہ قلعے کا
بند کر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر میں تھے
سب قلعے بند ہیج مفتوح ہو گئے مگر بعض قلعے ولے خوب لڑے حال ایک قلعہ
لڑا تھا آپنے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو میں نشانہ دوں گا کہ خدا اوسے
دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ہاتھ پر فتح دیگا صبح کو لوگ
منتظر تھے کہ یہ دولت کسے نصیب ہو آپنے حضرت علی کو پونچھا وہ بسبب عارضہ درجہ شمم
کے حاضر نہیں ہوئے تھے لوگوں نے یہ عذر اونکا بیان کیا آپنے اونھیں بلوایا جب وہ
آئے آپ دہن مبارک اونکی آنکھوں میں لگا دیا فوراً آنکھیں اونکی اچھی ہو گئیں اور نشانہ
اونکو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علی شمع لشکر متعین قلعے پر گئے اور خوب
لڑائی سخت کی اور مرحب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تھا اوسکو جاتے ہی حضرت
علی نے مقابلے میں قتل کیا اور اوسدن سات آدمی رئیس اور دلاور یہود کے حضرت
علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے حال کتب تواریخ میں ہی کہ حالت لڑائی میں

مجلس

حضرت علی کی پرگری حضرت علی نے دروازہ قلعے کا کھڑا اور کھڑا لیا اور بطور سپہ سالار
 میں لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے او سکوت بچھے بچھینک دیا
 اتنی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھینکے
 اور اوس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہو گیا حال یہود خیر جو
 باقی رہے آپ نے اونکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور اموال اونکے اور باغات اور
 زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے باغات اور زرعت
 میں کام کرنے کو مزدور روٹی حاجت ہوگی اگر ہلکو آپ جلا وطن نہ کریں تو ہم یہ کام کرینگے
 آپ نے یہ بات اونی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہیں تمہیں رکھیں گے
 جب چاہیں نکال دیں گے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اونہیں رکھا پیداوار میں سے نصیب
 اوبھا حصہ مقرر کر دیا عربی میں معاملہ بٹائی کو جو مخبرہ کہتے ہیں وہ خیر سے ہی
 مشتق ہے حال مذکور کہ ایک موضع خیر سے ثقیل ہو وہاں کے لوگوں نے آپ سے اس
 طرح صلح چاہی کہ آدمی زمین مذکور کی آکھو دین اور آدمی اپنے پاس رکھیں اپنے
 قبول فرمایا حال حضرت صفیہ غنائم خیر میں سے دحبہ کلی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں
 تھیں آپ نے اون سے اونہیں لے لیا پھر آزاد فرما کے اون سے نکاح کر لیا آپ نے
 اونکے رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سب اوسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیر کو
 محاصرہ کیے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری بغل میں آیا ہی میں نے یہ خواب
 اپنے شوہر سے کہا اوس نے ایک طبائخ ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا
 اور کہا کہ چاہتی ہے کہ اس بادشاہ کی بغل میں سووے یہ نیلا داغ اوسی طبائخ
 کا اثر ہے بادشاہ اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
 حال آپ خیر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور صحابہ

حضرت علی کی پرگری حضرت علی نے دروازہ قلعے کا کھڑا اور کھڑا لیا اور بطور سپہ سالار
 میں لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے او سکوت بچھے بچھینک دیا
 اتنی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھینکے
 اور اوس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہو گیا حال یہود خیر جو
 باقی رہے آپ نے اونکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور اموال اونکے اور باغات اور
 زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے باغات اور زرعت
 میں کام کرنے کو مزدور روٹی حاجت ہوگی اگر ہلکو آپ جلا وطن نہ کریں تو ہم یہ کام کرینگے
 آپ نے یہ بات اونی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہیں تمہیں رکھیں گے
 جب چاہیں نکال دیں گے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اونہیں رکھا پیداوار میں سے نصیب
 اوبھا حصہ مقرر کر دیا عربی میں معاملہ بٹائی کو جو مخبرہ کہتے ہیں وہ خیر سے ہی
 مشتق ہے حال مذکور کہ ایک موضع خیر سے ثقیل ہو وہاں کے لوگوں نے آپ سے اس
 طرح صلح چاہی کہ آدمی زمین مذکور کی آکھو دین اور آدمی اپنے پاس رکھیں اپنے
 قبول فرمایا حال حضرت صفیہ غنائم خیر میں سے دحبہ کلی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں
 تھیں آپ نے اون سے اونہیں لے لیا پھر آزاد فرما کے اون سے نکاح کر لیا آپ نے
 اونکے رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سب اوسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیر کو
 محاصرہ کیے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری بغل میں آیا ہی میں نے یہ خواب
 اپنے شوہر سے کہا اوس نے ایک طبائخ ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا
 اور کہا کہ چاہتی ہے کہ اس بادشاہ کی بغل میں سووے یہ نیلا داغ اوسی طبائخ
 کا اثر ہے بادشاہ اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
 حال آپ خیر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور صحابہ

کے وہیں تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے آسنے سے بہت خوش ہوئے اور استقبال کر کے حضرت جعفر سے معافہ کیا اور اونکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں کہ نہیں سکتا کہ میں تسخیر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آسنے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری مع اشعریین کے بھی خیبر میں آئے اوی کشتی پر جس پر حضرت جعفر آتے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور دن کی ایک ہجرت ہے اور تمہاری اوی کشتی والدود و ہجرت میں ہین ف و ہجرت ہجرتوں کی ظاہر ہے کہ وہ کشتی مہاجران حبشہ کی تھی پہلے مکے سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے پھر وہاں سے مدینہ کو ہجرت کر آئے اور ابو موسیٰؓ اور اون کے بھائیوں کو سبب ہر اہی مہاجران حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودی نے کہ جو سلام بن مشکم کی نام اوس کا زمین بنت حارث تھا خیبر میں گوشت بکریکا پکا کر کھجا اوس نے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے سو اوس نے دست ہی کے گوشت میں زہر داخل کیا اور حضور اقدس میں بھیجا آپ نے ایک قلم منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ اس دست مجھ سے کھدیا کہ مجھ میں زہر ملا ہے ایک صحابی نے اوس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا اونکا انتقال ہو گیا آپ نے اوس یہودی کو بولا کہ پچھا اوس نے کہا کہ میں نے زہر اس لیے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوں گے ہم آپ کی آفت سے نجات پاویں گے اور جو پیغمبر ہوں گے آپ کو معلوم ہو جائیگا اور کچھ ضرر نہ ہو گا اور آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اوسے قتل کیا حوض اوس صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے جمال گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیاں چولہوں پر چڑھیں تھیں آپ نے پوچھا کیا پکتا ہے عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہے اور ہانڈیاں ایلوٹوں اور متعے کے لیے بھی غزوہ خیبر میں منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ

جس کا نام
ابو موسیٰ ہے

دیکھو

سے روایت ہوا اور استبصار کتاب شیعہ میں بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث تحریم متعہ کی حضرت علی سے نقل کی ہے لیکن متعہ غزوہ اد طاس میں پھر مباح ہوا پھر حرام ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعہ حرام ہے قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے

فصل اٹھارہویں عمرہ القضا کے بیان میں

کنہ

بعد ایک مدت سال کے صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرہ القضا کے کو مع اصحاب کے تشریف لینگے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ میں جو ساتھ تھے وہ فہر درجہ میں پہنچ گئے عمرہ کیا وہاں حضرت یمونہ بنت حارث سے نکاح کیا بعد تیسرے دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کوچ کر جاوین اپنے فرمایا کہ میں اگر ٹھہر جاؤں تو تم لوگوں کی دعوت بطور دہشت کے کروں و غنوں کہا کہ ہمیں تمہاری دعوت منظور نہیں آپ کوچ کر جاوین آپ ہاں سے اوس میں گئے اور وہاں

فصل انیسویں اسلام خالد بن الولید و عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں

کنہ

وقائع زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہ ہو کہ خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ جی کہ صاحب مفتاح کعبہ تھا کے سے مدینہ میں آگے مشرف باسلام ہوئے آپ اوس کے انیکے باب میں ارشاد کیا تھا کہ کے نے اپنے جگر گوشے میں کو پھینک دیے مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز فرمایا میں نے ہاتھ کھینچ لیا اپنے پوچھا کیوں میں نے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا کیا شرط ہے میں نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپ نے فرمایا میں نہیں معلوم ہے کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہے آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کر کے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ پسر دہر لشکر تھے سفر میں انھیں نہانے کی حاجت ہوئی سر میشت

انگوٹھیاں دور کین حال ہر قل کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اوس نے یہ تعظیم رکھا
اوس نامے میں یہ تھا یہ خط ہو محمد رسول اللہ کی جانب سے ہر قل سردار روم کو ہم
تمہیں اسلام کی طرف بلا رہے ہیں اسلام لاؤ سلامت رہو اگر مانو گے تو تم پر بھی
رحمت کا بھی گناہ ہو گا پھر یہ آیت لکھی تھی يَا هَلْ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَلَا تَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخَافُ
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ فَاَنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا الشّٰهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
اسی کتاب والو او طرف ایسی بات کے جو برابر ہو ہمارے اور تمہارے درمیان کہ
نہ پوجیں سوا اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہراویں بعضے ہمارے بعضوں کو رب سوا
اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں حج بخاری
میں ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں مع ایک قافلے قریش کے اون دنوں شام
میں تھا جب خط آپ کا پاس ہر قل کے پہنچا اوس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص
کے وطن کا کوئی آدمی یہاں ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہر ہیون
کے لے گئے اوس نے کہا جو اون سے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبتر
ہو وہ آگے ہونٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہونٹھے پھر اوس نے ترجان سے
یعنی اوس آدمی سے جو عربی اور رومی دونوں زبانیں جانتا تھا اور بادشاہ کی
باتوں کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتوں کا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا
کہ اوسکے ساتھیوں سے کہہ دو کہ یہ کچھ جھوٹے کہے تو تم بتا دیجو پھر ہر قل نے پہنچا کہ یہ
شخص جو تم میں دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے نسب میں کیسا ہے ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلیٰ ہے
پھر پہنچا کہ دعویٰ نبوت سے پہلے تم نے کبھی کسی بات میں اوسے جھوٹا پایا یا نہیں کہا
نہیں پھر پہنچا کہ اوسکے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا ابوسفیان نے کہا نہیں پھر
پہنچا کہ اس سے پہلے تم میں کسی نے دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا کہا نہیں پھر پہنچا بڑے دنوں

بیان حال ہر قل
دوسرا نامہ مبارک

نے بیشتر اہل عداوت کیا ہی یا غریبوں نے کہا غریبوں نے پوچھا جماعت اونکی ہوزر بڑھتی جاتی ہی یا کم ہوتی جاتی ہی کہا بڑھتی جاتی ہی پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہی سبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بھی ہو جاتا ہی کہا نہیں پوچھا لڑائی میں ہمیشہ تم غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبھی ہم غالب رہتے ہیں کبھی وہ پوچھا خلاف عہد بھی کرتے یا نہیں کہا نہیں اور اب ہمارے اونکے درمیان میں عہد ہوا ہی دیکھیں خلاف اونکے کرتے ہیں یا نہیں ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سالھے سوال جواب میں سوا لا و نعم کے میں اور کوئی بات بڑھانہ سکا سوا اتنی بات کے جو اخیر جواب میں بڑھائی اور چونکہ ابوسفیان اون دنوں کا فرخندہ بھی اوس وقت کے حال میں بیان کیا تھے ڈرس بات کا تھا کہ اگر کچھ جھوٹھہ کون کا مشہور ہو جائیگا نہیں تو میں جھوٹھہ بھی کہتا بعد ہفتسار حالات کے ہر قل نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب میں تم نے کہا کہ پیغمبر نسب میں اعلیٰ ہیں سوا سعد جل جلالہ پیغمبر عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور جب آدمیوں کے معامے میں اوسنے کبھی جھوٹھہ نہیں بولا تو تعجب ہو کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹھہ باندھ اور اگر باپ دادے میں اوسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس بھانے سے باپ دادے کا ملک لینا چاہتا ہی اور اگر پہلے کسی نے دعویٰ پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ تقلید سابقین دعویٰ کرتا ہی اور تابع پیغمبروں کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہیں اور اسد تعالیٰ روز بروز جماعت اونکی بڑھاتا ہی اور جب حلاوت دین حق کی زمین آجاتی ہی پھر آدمی اوس دین کو نہیں جھوٹھاتا ہی اور لڑائی میں بھی ہی حال ہوتا ہی کہ کبھی دشمن پیغمبروں کے غالب ہو جاتے ہیں اور آخر کو غلبہ پیغمبروں کو ہی ہوتا ہی اور خلاف عہد بھی انبیا نہیں کرتے پھر ہر قل نے کہا کہ ان باتوں کا حکم دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکوٰۃ کا اقارب سے سلوک کرنے کا حرام سے بچنے کا ہر قل نے کہا کہ اگر جو باتیں تم نے بیان کیں سچی ہیں تو وہ پیغمبر ہیں اور جو میں بھیج سکتا تو

اوسکے حضور میں حاضر ہوتا اور جہن ومان ہوتا اوسکے پانون دھوتا اور غریب جہانکے
 قدم میں یہان اوسکا ملک ہو جائیگا ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے
 کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے سے کہ ابی کبشہ جلیلہ آپ کی دہائی والی
 کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بخوبی آگئی تھی اور اوس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طمع بادشاہی نے
 اوسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اوس نے سب نصاریٰ کو شہر حص کی کوٹھی
 میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
 یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر یہاں
 نہ گئے ملک تم سے چھن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے
 نکل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ
 میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
 مضبوط ہو تب سب اوسکو کیا حال ایک شخص ضغاط نام علمائے نصاریٰ میں بہت عظیم
 اور مکرم اوسکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ دھیہ کلہی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کو اگر وہ ایمان
 لاوے گا تو سب نصاریٰ ایمان لاوین گے انھوں نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اوس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے
 پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہان بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور
 کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جنکی عیسیٰ نے خبر دی ہو
 اور پچھلی کتابوں میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے
 اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنے کہ میرا بھی ایسا ہی حال

میں نے یہ خبر سنی کہ ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے سے کہ ابی کبشہ جلیلہ آپ کی دہائی والی کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی آگئی تھی اور اوس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طمع بادشاہی نے اوسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اوس نے سب نصاریٰ کو شہر حص کی کوٹھی میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر یہاں نہ گئے ملک تم سے چھن جائیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے نکل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل نے کہا کہ میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر مضبوط ہو تب سب اوسکو کیا حال ایک شخص ضغاط نام علمائے نصاریٰ میں بہت عظیم اور مکرم اوسکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دھیہ کلہی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کو اگر وہ ایمان لاوے گا تو سب نصاریٰ ایمان لاوین گے انھوں نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اوس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہان بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جنکی عیسیٰ نے خبر دی ہو اور پچھلی کتابوں میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنے کہ میرا بھی ایسا ہی حال

بیان حال ضغاط کا
 نصاریٰ کو جمع کیا
 سنتے ہی مسلمان

کرینگے اگر مین ایمان لاؤں ف بڑے بڑے علمائے نصاریٰ اور اکثر بادشاہ اور
 ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جنکے توفیق ایزد پرستی
 ہوئی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپ کی اور
 دل میں آگئی محروم ہے اور ہجرا اور نسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ جسے کا تھا
 کہ ذکر اودکا اوپر ہو چکا اور ہر قل اور ضغاطر کا یہاں ذکر ہوا اور بیشمار ایسے تھے
 اور علمائے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اودکے
 ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپ کی نبوت کے سبب حسد اور
 حسد جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی ملک جسے
 کا تھا بلجر دیہونجئے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور بحال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
 بے تعظیم و توقیر تمام مشعرا ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور موزے وغیرہ
 تحفہ دہرایا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام صحیحہ تھا ہر بادشاہ جسے کو نجاشی
 کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد میں ہماجران جسے حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ
 مکے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سشنہ میں اپنے مدینہ طیبہ
 میں خبر موت بیان فرما کے نماز جنازہ غایانہ پڑھی تھی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان
 کا کہ ساتھ بیٹے شوہر سابق کے جسے کو ہجرت کر گئیں تھیں بعد انتقال اوس شوہر کے اسی
 نجاشی نے بوجہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی
 بعد جو نجاشی ہوا تھا اوسکو بھی آپ نے نامہ لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہیں ہوا کہ لانی
 الموابہاں حال متوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ نے بوقت پہونجئے آپ کے نام کے بہت
 تعظیم کی اور تحفہ اور ہدایا آپکو بھیجے دو لونڈی ماریہ قطیبہ اور شیرین کہ ماریہ آپکے نصف
 میں رہیں اور ابجر اسیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئے
 اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تھا منجملہ اون ہدایا کے تھے حال پردیز کے پس جب

بیجا
 و صول

نامہ مبارک پونہچا اوس سے جب دیکھا کہ عنوان نامے میں لکھا ہے من مخرجک
رسول اللہ الیٰ کسریٰ عظیمیہ فارسیں یہ خط محمد رسول خدا کا ہی کسریٰ سردار فارس
کو بھجلا کے نامہ مبارک کو بھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور
باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تھا اوسکو لکھ بھجلا کہ دشمن جو دعویٰ
پیغمبری کا کرتے ہیں اونکو بیان بھیج دے دو آدمی تیز چالاک اوسکے پاس بھیجے
کہ اونکو لیا دین باذان نے دو آدمی دینے کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم ان دونوں
آدمیوں کے ساتھ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونوں حضور اقدس میں حاضر ہوئے
داڑھیاں مونڈیں موچھیں بڑی آپ نے اون سے پوچھا کہ تمہیں ایسی صورت نکال
کے حکم دیا ہو اونھوں نے کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپ سے فرمایا کہ میرے رب نے
تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی رکھو موچھیں کتراؤ اون دونوں شخصوں کے دل میں اگرچہ
رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ بدن اوبکا تھر تھراتا تھا لیکن گفتگو اونھوں
سے باکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسریٰ کے چلے چلو نہیں تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہی
وہ تمہارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا آپ نے دونوں سے کہا کہ ٹھہر کل آتیو صبح
کو اون دونوں سے کہا کہ رات شیروہ سے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
مشکل کی اور دسویں جمادی الاولیٰ سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوئے باذان کے پاس
پونہچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہو تو وہ بیشک پیغمبر ہیں اور سب
ملوک سے پہلے میں مسلمان ہو جاؤں گا اونھیں دونوں نامہ شیروہ کا بنام باذان اس
مضمون کا پونہچا کہ پرویز ظالم تھا لہذا میں نے اسے قتل کیا اور تمکو تمہارے عہدے
پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعویٰ پیغمبری عرب میں کرے میں اون سے کچھ تعرض مت کرو
جب تک میرا حکم اس باب میں نہ پہنچے باذان اوسی وقت مع اپنے دونوں بیٹوں کے
مسلمان ہو گیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہاں تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلی

علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی کہ کسری نے جو نامہ مبارک بھاڑ ڈالا آپ نے اوسکے لیے یہ بردعائی اَللّٰهُمَّ مِرْقُومٌ کُلِّ مَسْرُوقٍ یا اے سرد پاش پاش کوڑے اوسکو یعنی خاندان کسری کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے ہوا کہ خاندان کسری کی سلطنت جو ہزار سال سے چلی آتی تھی اور ایسی بڑی سلطنت پردہ زمین پر کوئی نہ تھی بالکل پاش پاش اور نیست نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانے میں نام و نشان اوسکی سلطنت کا نہ ہا اور ہر قل نے جو نامہ مبارک کو تنظیم رکھا ملک اوس کے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے تصرف میں آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی نہ تھی

فصل کیسویں یہ حضرت ابو عبیدہ کے بیان میں جس میں سمندر غنیمت بھی لشکر کو توشہ کے لیے دی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفیں اٹھاتے تھے بعض مرتبہ جہاد میں بسبب قلت توشہ کے یہاں تک نوبت پہنچی کہ درختوں کی پتی جھاڑ جھاڑ کے کھائی وہ غزوہ ذات الخبط کہلاتا ہی خطہ کہتے ہیں پتی جھاڑے کو اوس لشکر کے حضرت ابو عبیدہ سردار تھے توشہ اوس میں نہ ہا سمندر کے کنارے پر شکار جاتا تھا سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ غنیر اوسکا نام ہو کنارے پر لشکر کی طرف پھینک دی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا قوت اوس سے رہا لشکر میں تین سو آدمی تھے اوس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہ نے کھری کھائی تو بہت اونچا شتر اوسکے تلے سے نکل گیا اوسکی آنکھ کے حدتے میں منون آنا خمیر کیا کرتے تھے صحابہ نے بعد معاودت کے مہینے میں آپ اوس مچھلی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جو تمہیں رزق دیا ہو کھاؤ اور اگر کچھ اوس میں باقی ہو تو مجھے بھی دو میں بھی کھاؤں چنانچہ کچھ گوشت اوس مچھلی کا حضور اقدس میں بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا

فصل بائیسویں غزوہ موتہ کے بیان میں

ایک فاصد کو آپ کے راہ میں شہر موتہ کے حاکم شریشل نے قتل کیا وہ قاصد حضرت بن جراح

مجبور

بنا دی تھی
سہ کا نام غزوہ موتہ
لکھا تو

لے نہیں دے سکتا
اس کے بعد
کے بعد
نہیں

ذکر غزوہ موتہ

تھانامہ آپ کا حاکم بصری کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس قاتل
 لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاوین تو
 جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ شہید ہو جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ کو امیر کچھو اور جو
 وہ بھی شہید ہو جاوین تو مسلمان ایک کو مسلمانوں میں سے امیر کر لین ایک نبیؐ کو
 نے یہ سن کے کہا کہ اگر انبیاء بنی اسرائیل میں سے کوئی اس طرح نام لیتا تو وہ
 سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں بھی ویسا ہی ہوا جب
 لشکر وہاں پہنچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھ آدمی سے زیادہ اوس کے
 پاس ہو گئے مسلمانوں کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ ہوا کہ لڑائی میں توقف کریں
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجئے مرد کے لکھیں پھر یہ بات قرار پائی
 کہ ہمارا لڑائی میں کچھ نقصان نہیں اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر فتح ہوگی
 تو عین مراد ہی اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور
 شجاعت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر
 حضرت جعفر نے علم لیا اور داہنے ہاتھ میں اوس کے علم تھا وہ کٹ گیا تب اودھنوں
 علم اسلام بائیں ہاتھ میں تھا ما وہ بھی کٹ گیا تب اودھنوں نے علم کندھوں اور
 بازوؤں کے زور سے تھاما آخر کار شہید ہوئے اور علم حضرت عبد اللہ بن رواحہ
 نے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
 امیر کیا اور اونکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری میں ہے کہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا تھا
 کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے
 پھر عبد اللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے
 نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور اُنسو آنکھوں سے جاری تھے

جہ

خطہ اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مدینے میں بیٹھے ہوئے آپ نے تو کوس سے زیادہ دور کا حال دیکھ کے بیان فرمایا ف پہلی امارت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی میں علی اور تب سے ہی خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت جعفر کے حق میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اوٹھیں دو پرے ہیں فرشتوں کے ساتھ بہشت میں اور اڑتے پھرتے ہیں لقب اونکا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہو ظاہر علی کی راہ میں دونوں ہاتھ کٹے تھے اوسکے بدلے میں اوٹھیں پرے آپ عبداللہ بن جعفر کو بکارتے تھے یا ابن ذی الجناحین ای بیٹے دو پر دلے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن حضرت جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر آدمیوں کو عیش کھانا پکھا اتفاق نہوا ہو گا اوسکے گھر کھانا بھیجا اور میں نے انکی تعزیت کے لیے مسجد میں بیٹھے

فصل تیسویں غزوہ فتح مکہ کے بیان میں

۱۰

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر ذلیل ہو کر جزیرہ عرب سے نیست و نابود ہو جاوے سامان اوسکا یہ خواہ کہ خزاہ کہ عہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح حدیبیہ میں ہو گئے تھے اور بنی بکر کہ عہد میں قریش کے ہو گئے تھے آپس میں لڑے اور زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شبنون خزاہ پر مارا اور بیس آدمی اودن میں سے مارے گئے اور قریش نے اودنکی خفیہ مدد کی بلکہ عکر مد بن ابی حمل غزوہ بعضے سردار غزوہ بھی منہ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی وقت باطلہ اتنی خبر ہوئی بلکہ خزاہ کے رنجور کھنے ولے نے اوسی وقت رات میں آپ کو بکارا اور آپ سے استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا تعالیٰ نے اوسکی آواز پونچائی تھی اوسکا جواب دیا لبتک لبتک لبتک اور اوسوقت آپ زمانے میں وضو کرتے تھے حضرت یحییٰ بن زب نے جگہ حجرت میں آپ تھے لبتک آپ کا سن کے پونچھا کہ کس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ راجز خزاہ کا مجھے بکارتا ہوا اور مجھ سے فرمایا کرتا

۱۰
جمع روز سابع و دوم
خوارزمی کو وقت پڑا
منہ را کہم اللہ علیہ

کہ قریش نے بنو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر شیخون لائے اور آپؐ صبح کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات خراہ میں ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا گمان ہے کہ قریش عہد شکنی پر جرأت کریں گے حال آنکہ تلوار نے انھیں فنا کر دیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ انھوں نے عہد توڑا اس لیے کہ خدا تعالیٰ کا انھیں ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد عمر بن سالم خراہی سے حضور اقدسؐ میں پہونچکر رو برو صحابہ کے سب حال نظم میں عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبر ہوگی تو بیشک فوج کشی کریں گے اور ابوسفیانؑ کو حضور اقدسؐ میں بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صلح کی اور کچھ زیادہ کر لاکہ ابوسفیان مدینے کو گیا ام حبیبہ بنتی ابوسفیان کی ازواج مطہرات میں تھیں پہلے اونکے پاس گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے پچھونا پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھے پچھونے پر بیٹھنے نہیں دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک سے بھڑے ہو یہ بوریہ جناب سیدہ الطاہرین کے بیٹھنے کا ہی اس لیے پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیری خبر بر لگئی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہو اور ای بابہؑ ہزار قوم کا ہی اور عقل کا دعویٰ کرتا ہی اور سلمان نہیں ہو جاتا ہی اور تھرون کو پوجتا ہی ابوسفیان نے کہا کہ تعجب ہے کہ تو نے میری بدھمتی کی اور مجھے کہتی ہو کہ باپ داد کا دین چھوڑ دوں اور تا خوش ہو کے وہاں سے اٹھ آیا اور حضور اقدسؐ میں جا کر تجدید عہد کے لیے گفتگو کی آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا بعد ازیں حضرت ابو بکرؓ سے جا کر اپنا مطلب کہا حضرت ابو بکرؓ نے عذر کیا اور کہا میں اس باب میں گفتگو نہیں کر سکتا اور حضرت عمرؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج میں ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت سبالغہ کیا کہ کچھ مذہب مٹاؤ حضرت

علیؑ نے کہا کہ تم مسجد شریف میں آپ کے سامنے کھڑے ہو کے پکار کے کہدو کہ میں نے قریش کو امان دی محمدؐ میری امان نہ توڑینگے تم بڑھے آدمی سردار قریش کے ہو اس طرح کہدو ابوسفیانؑ نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو مفید ہو گا حضرت علیؑ نے کہا کہ یہ نہیں جانتا جو بات میرے خیال میں آئی سو میں نے کہدی ابوسفیانؑ نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف میں جا کر اسی طرح کہدیا بعد ازاں مکے کو روانہ ہوا وہاں پہونچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سبھوں نے بہت نفرت کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیاری کرتے اور علیؑ نے تجھ سے ٹھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گذرا ہندو جب ابوسفیانؑ نے کہ بہت بات تھی بھی بہت لعنت اور ملامت ابوسفیانؑ کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار لشکر کشی کی مکے پر فرمائی اور خبریں بند کر دیں کہ قریش کو آپ کے عزم کی خبر نہ پانچ اونکے سر پر جا پونچیں حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپ کے عزم کا حال دین میں تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اس قدر نے اس حال سے آپ کو مطلع فرمایا آپ نے حضرت علیؑ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا کہ چھپٹ کے مکے کی راہ پر روضہ خاخ تک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط کے جاتی ہو اسے لے آؤ یہ قینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ تک کہ ایک جگہ کے کی راہ میں ہو پونچے وہاں ایک عورت ملی تماشائی میں اس کے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹھ خبر تو نہیں دی ہو خط تیرے پاس بیشک ہو اگر تو مجھے مذہبی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب اس نے سر کے بالوں کے جوڑ دین سے خط نکال کے دیا حضور اقدس میں لے آئے اس خط میں لکھا تھا بنام سردار ابن قریش کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم لشکر جبار تم پر آئے ہیں اور گردہ تنہا بھی تم پر قصد کرین تو خدا تعالیٰ

فیض خط کا

مجاہد

حاطب بن ابی بلتعہ

حاطب بن ابی بلتعہ

حاطب بن ابی بلتعہ

حاطب بن ابی بلتعہ

حاطب بن ابی بلتعہ

اور کو تم پر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپے حاطب کو بلا کے حال پوچھا اور انھوں نے
 اقرار کیا اور کہا کہ میں نے یہ کام برا اور تہاد نہیں کیا بلکہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اور ب
 مہاجرین کی کے میں ایسی قرابت ہو چکی جہت سے قریش اور مکہ وہاں کے وہاں
 کے اقارب اور عیال و اطفال کی محافظت کرینگے اور میں ذات قریش میں سے
 نہیں ہوں جس سے وہ میرے عیال و اموال کی محافظت کریں اور یہ میں جانتا
 ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دیگا میرے اس کھنڈے سے کچھ ضرر نہوگا آپے فرمایا سچ
 کہتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا
 کہ اے عمر یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہیں جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالیٰ نے ایک توجہ خاص
 کی اہل بدر پر اور انھیں کہا لا تملکوا مآشیئتکم فقد غفرت لکم یعنی جو تمہارے
 جی میں آوے کرو میں نے تمہیں بخش دیا یہ سب شکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی
 رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی اور آپے حاطب بن ابی
 کو رخصت کر دیا کچھ سزا نہ دی حال اپنے مع لشکر مہاجرین و انصار و دیگر قبائل
 عرب کے کوچ فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر میں تھے اور کوچ کوچ روئے
 ہوئے راہ میں حضرت عباسؓ سے کہ ہجرت کیے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ کی ہجرت آخری ہی جیسے میری نبوت آخری
 ہی اور حضرت عباسؓ سے آپ نے فرمایا کہ سہاب مدینے کو بھیجو اور تم ساتھ
 چلو جب قریب مکہ کے پونچے منزل مزاظہران میں آپ نے ارشاد کیا رات
 میں کہ ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا لشکر
 میں آگ روشن کیا کرتے تھے موافق اس کے آپ نے یہ حکم دیا حضرت عباسؓ سے
 یہ خیال کیا کہ اگر ایک بارگی یہ شکر کے پر پہنچ جائے گا قریش سب تباہ ہو جاوے
 لشکر سے ٹکڑا جائے کہ روانہ ہوئے کہ کوئی اگر مجھ سے تو زبانی اسکی قریش کو

لے کر انی بخاری باب
 فصل میں شہداء و اہل بدر

لے کر انی بخاری باب
 فصل میں شہداء و اہل بدر

کہلا بھیجیں کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صورت کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم بن اگر
 بضرع و نیاز مندی پیش آویں گے آپ رحم فرما دیں گے اور دھرتے ابوسفیان اور حکیم
 بن حزام اور بیدل بن ورقایاس طرف کو آئے تھے مکہ کے لوگوں نے خبر میں دریافت
 کرنے کو بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر کشی کا اونھیں خوف تھا مگر کچھ حال معلوم
 نہ تھا جب پشتہ مر الظہراق چڑھے آگ کی روشنی دیکھ کے متحیر ہوئے آپس میں گفتگو کرتے
 بیدل نے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہی ابوسفیان نے کہا ادنیٰ جماعت اتنی نہیں ہے کہ
 اتنی آگ اونکے لشکر کی ہو حضرت عباس و ہان پونچے اور اونکی باتیں سنیں اور ابوسفیان
 کی آواز پہچان کے اوسکو پکارا اور اوسنے اونکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے
 حال کہا بلکہ اوسے اپنے ساتھ لشکر میں لے گئے ابوسفیان کو حضرت حمزہؓ نے دیکھ کر جانا
 کہ اوسے قتل کریں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت عمرؓ چھپے کہ حضور
 اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان کی لے لیں حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہنچے
 حضرت عمرؓ نے حضور میں پہونچکے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور بے ایمان
 آتا ہی حکم ہو تو لا سکی گردن ماروں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت
 عباس اور حضرت عمرؓ میں سبب میں گفتگو ہوئے لگتی آپ نے دونوں کو روک دیا اور
 حضرت عباس سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے میں رکھو صبح لے آؤ صبح کو حضرت
 ابوسفیان کو حور اقدس میں لے گئے آپ باخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس ابوسفیان
 اب تک تو نہیں انتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہیں ابوسفیان نے
 کہا میرے ما باپ آپ پر خدا ہوں آپ بڑے رحیم اور کریم ہیں باوصف میری ایسی
 عداوت کہ ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہیں نہیں تو ہماری
 مدد کرنا آپ نے فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم میری تصدیق کرے پیغمبری کی اسی
 نے تامل کر حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہیں ایمان لاؤ نہیں تو عمرؓ آگے

عکس بن حزام
 فضیل بن خزام
 و اسے مجھے دیکھا
 باجہ موحہ
 مصلحتیہ نصیب
 بفتح داود سکون
 وقاف بر وزن
 یا دونوں صحابی ہیں
 اس شخص کے اسماء
 سند احمد احمد

سہ
 بن لڑائی دینا یوں
 کہ جس کے سوا کوئی نہ ہو
 نہیں اور بن لڑائی دینا یوں
 کہ جو اس کے سوا کوئی نہ ہو

ابھی تمہارا سر کاٹے گا ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازیں آپ سے ابوسفیان رخصت ہو کے روانہ ہوا حضرت عباس نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہیں ابوسفیان کے مین جا کے مرد نہ ہو جائے آپ اسے جانے نہ دیجیے اور سب شکر اوسکو دکھایا جائے کہ ہیبت اسلام کی اوسکے دل میں سما جائے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہی ابوسفیان کو ٹھہرا لو اور سارے لشکر کو اسے دکھاؤ حضرت عباس نے ابوسفیان کو پیچھے اوسکے جا کے بلایا اور اسے لیکے ایسی جگہ جا بیٹھے جہاں سے سب لشکر کا مرد رہا ابوسفیان کے سامنے رسالے سواروں کے اور غول پیدلوں کے الگ الگ ساتھ اپنے امیروں کے بکھنے لگے ابوسفیان کی آنکھیں کھل گئیں حضرت عباس سے کہنے لگا کہ تمہارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہو گئے حضرت عباس نے کہا پیغمبر ہی ہی یا بادشاہی عرض کہ ابوسفیان نے سب شکر دیکھا حضرت عباس نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نمود اور ظہور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہے کچھ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد ہو جائے جس میں اوسکا فخر ہو آپ نے فرمایا مَکِّي دَخَلَ دَارَ اَبِي سُوْفْيَانَ فَهُوَ اَعْرَجٌ یعنی جو داخل ہوا ابوسفیان کے گھر اسے امان ہو اور آپ نے فرمایا جو مسجد حرام میں داخل ہوا اسے امان ہو جو ہتھیار ڈال دے اسے امان ہو اور جو دروازہ اپنا بند کر لے اسے امان ہو بعد ازیں سوکب ہمایوں داخل مکہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تم سے نہ کرے قتال نہ کرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ کچھ جماعت لیکر مقابل ہوئے اوس جانب لشکر حضرت خالد بن ولید کا تھا اوتھوں نے اوس سے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانوں نے مار مار تے قریب دروازہ مسجد حرام تک کا فز و گونہ پونچایا جو بیس آدمی کا فز و گونہ میں سے بیس بنی بکر کے اور چار ہزہ نبل کے مارے گئے اور دوسلمان شہید ہوئے

حال ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے یہ خبر سنا کہ قسم فرمایا اصحاب کو تعجب
 ہوا آپ نے وجہ قسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت میں چلے
 جاتے ہیں اس سے سامعین کا تعجب اور زیادہ ہوا اس واسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور
 کافر کا بہشت میں جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہو جانا بہت دشوار جلتے تھے
 مگر آپ کی پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہو گیا چنانچہ
 آگے اسکا ذکر مشرح آویگا حال ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور اقدس میں ہتھکڑیاں تھیں کہ خالد بن ولید کو قتل
 کیے ڈالتے ہیں آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے اِرْفَعْ عَنْهُمْ الشَّيْفَ
 تلوار قریش سے لوٹھا لو اوسنے جا کے کہا ضَعْفِیْہُمْ الشَّيْفَ یعنی تلوار قریش میں
 رکھو خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل میں گرمی کی بیان تاکہ شتر آدمی کو قتل ہوئے
 آپ نے خالد پر ثواب کیا اور سبب نمائے حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم نہ تھا
 کانہیں پوچھا بلکہ قتل کا پوچھا تھا آپ نے اوس شخص حکم لیجائے ولے سے پوچھا اوسنے
 کہا کہ راہ میں ایک شخص مہیب برآسمان پر پائون زمین میں مجھے ملا اور اسکا ہاتھ میں ایک
 حربہ تھا اوس نے مجھ سے کہا تو یوں کہدے ضَعْفِیْہُمْ الشَّيْفَ یعنی قریش پر
 شمشیر زنی کرو نہیں تو میں نتجھے اس حربے سے قتل کروں گا مجھ پر ایسا زعم غالب
 ہوا کہ سو اس ت کے کچھ کہہ سکنا معلوم ہوا کہ شخص مہیب فرشتہ تھا اور منظور جناب
 ایزدی یہ تھا شتر آدمی مقتولان احد کے برابر قتل ہو جاوین اسلئے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز احد جبکہ حضرت حمزہ چچا آپ کے شہید ہوئے تھے کہا تھا
 کہ میں اگر قریش پر قابو پاؤں گا شتر آدمی اون میں سے قتل کروں گا سو خدا تعالیٰ
 نے آپ کی بات کو سچا کر دیا یہ قصہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوة میں ہے حال ابوقت
 داخل ہونے کے آپ نے بنظر تواضع جناب ایزدی سر مبارک بہت جھکا دیا

مجھے

میں

یہاں تک کہ کجاف سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کر کے کہ مکے سے کس طرح سے نکلتے
اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزۃ نے داخل کیا اور ایک ہی
میں ہی کہ آپ نے پالان پر ہی سجن کیا حال کے میں پہونچے اُتھانی بنت ابی طالب
کے گھر میں جا کے غسل آپ نے فرمایا اور آٹھ رکعتیں چاشت کی نماز کی پڑھیں
اُتھانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی فلا نے کو قتل کیا چاہتا ہی اور سینے کو
امان دی ہی وہ حضرت احمانی کے شوہر کے اقارب میں سے تھا آپ نے فرمایا
جسے تم نے امان دی اوسے میں نے بھی امان دی حال بڑے بڑے دربار
قریش شہر کے شہر چھوڑ کے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اونکا قصور معاف ہوا
اور آپ نے جان بخشی کی اون سے اپنے پوچھا کہ تمہارا مجھ سے کیا لگان ہی میں تمہارے
ساتھ کیا کرونگا اونھوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ برادر کریم ہیں ہمارے
مالک ہوئے ہیں ہم پر رحم فرماؤینگے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے حق میں نہ
کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَزَيِّبْ
عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ ط يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ یعنی تم پر آج کچھ
ملاست نہیں بخشنے تمھیں اللہ تعالیٰ اور وہ زیادہ رحم کرنے والا ہی سب رحم کرنے والوں
حال گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور بانوؤں
سیسے سے جما دیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہاں تشریف لے گئے
ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ ط إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل
ہی مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے
مُنہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف
آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اونڈھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اوکھڑا کھڑ

کے گر پڑے اور تصویرین جو دیوار کعبہ پر کھینچیں تھیں اوسکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگوا کے دھلوا ڈالا اون میں حضرت ابوسیم اور حضرت سیدہ ایل کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا براہ شرارت اوسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتوں کے اوتار نے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریوت نہ اٹھاسکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سوشاہ عبدالعزیز صاحب تحفۃ اثناعشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتوں میں واقع ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جمل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن خطیل اور قیس بن صلیبہ اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار بچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قرینہ اور قرینہ اور ربیعہ اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں بچھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن خطیل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگوں نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہین ارڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہین قتل کرنے کا حکم دیا اودہ پہلے مینے میں آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلہ کی زکوٰۃ لینے کو اور

میں نے فرمایا کہ میں نے اوسکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگوا کے دھلوا ڈالا اون میں حضرت ابوسیم اور حضرت سیدہ ایل کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ میں نے خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا براہ شرارت اوسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتوں کے اوتار نے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریوت نہ اٹھاسکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سوشاہ عبدالعزیز صاحب تحفۃ اثناعشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتوں میں واقع ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جمل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن خطیل اور قیس بن صلیبہ اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار بچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قرینہ اور قرینہ اور ربیعہ اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں بچھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن خطیل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگوں نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہین ارڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہین قتل کرنے کا حکم دیا اودہ پہلے مینے میں آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلہ کی زکوٰۃ لینے کو اور

بھیجا تھا اوس سفر میں اوسنے اپنے خدنگار کو کہ کھانا پکانے میں اوسنے دیر کی تھی مارڈالا پھر اس ڈر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصاص میں اوسے قتل کرینگے رہنے کو نگیا اور زکوۃ کا مال لیکے مرتد ہو کے مکے کو چلا گیا سو آپ نے اوسکا خون ہر کیا تھا کہ مار گیا حال مقیس بن صباہ کا یہ جرم تھا کہ اوسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جان کے قتل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوادی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہو کے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشے میں اور مشرکوں کے ساتھ مکے میں رہا بی رہا تھا نمیلہ بن عبد اللہ لیشی کو خبر ہوئی اونھوں نے اوسے قتل کیا حال حارث بن طلحہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں دیتا تھا حضرت علی نے اوسے قتل کیا حال جوئیٹ بن نقید کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر میں بیٹھ رہا تھا حضرت علی اوسکے دروازے پر اوسکی تلاش کے لیے گئے گھر میں سے کہا کہ جنگل کو گیا ہی حضرت علی وہاں سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو مل گیا اونھوں نے قتل کیا اور وہ شاعر تھا بھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کڑا اسلئے خون اوسکا ہر ہوا تھا حال عکرمہ بن ابی جہل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے سے بھاگ گیا ام جمیل اوسکی جوڑو مسلمان ہو گئی اور اوس نے حضور اقدس میں عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام جمیل نے جا کر عکرمہ سے کہہ دیا ہمارے چڑھ کے ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اوس نے کہا کہ تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اوس نے کہا کہ میں ایسی ایذا میں آپ کو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام جمیل نے کہا کہ آپ ایسے کریم اور حسیم ہیں کہ تعریف آپ کی نہیں ہو سکتی عکرمہ ام جمیل کے ساتھ ہوا راہ میں عکرمہ نے ام جمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام جمیل نے ٹھانا اور کہا کہ تو

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قتل کیا تھا اور اوسکا خون ہر کیا تھا اور اوسکا مال لے لیا تھا اور اوسکو مرتد ہونے کا حکم دیا تھا اور اوسکو مشرک جان کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور اوسکو دیت دلوادی تھی اور اوسکو دیت لینے کا حکم دیا تھا اور اوسکو دیت دلوادی تھی اور اوسکو دیت لینے کا حکم دیا تھا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قتل کیا تھا اور اوسکا خون ہر کیا تھا اور اوسکا مال لے لیا تھا اور اوسکو مرتد ہونے کا حکم دیا تھا اور اوسکو مشرک جان کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور اوسکو دیت دلوادی تھی اور اوسکو دیت لینے کا حکم دیا تھا اور اوسکو دیت دلوادی تھی اور اوسکو دیت لینے کا حکم دیا تھا

بیان حال عکرمہ بن ابی جہل

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قتل کیا تھا اور اوسکا خون ہر کیا تھا اور اوسکا مال لے لیا تھا اور اوسکو مرتد ہونے کا حکم دیا تھا اور اوسکو مشرک جان کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور اوسکو دیت دلوادی تھی اور اوسکو دیت لینے کا حکم دیا تھا اور اوسکو دیت دلوادی تھی اور اوسکو دیت لینے کا حکم دیا تھا

مشرک ہی جب تک مسلمان نہ ہوجائے صحبت حلال نہیں عکرمہ نے حضور میں اگر برا تعجب
 عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہو کہ آپ نے مجھے امان دی ہو آپ نے کہا کہ سچ کہتی ہی
 میں نے مجھے امان دی ہو عکرمہ نے کہا کہ اتنا علم سوائے پیغمبر کے دوسرے نہیں رکھتا
 اور اوسی وقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہی کہ قرآن مجید
 دیکھ کے اونہیں حالت و جذبات تھی کہنے لگتے تھے **هَذَا كِتَابُ رَبِّي هَذَا كِتَابُ رَبِّي**
 اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی ابتداء خلافت میں واسطہ
 دفع فتنہ مرتدین اور قتال کفار کے جو امور کیے تھے اون میں ایک لشکر کے سردار
 عکرمہ بھی تھے اور اوسی عہد میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے حال صفوان بن امیہ
 کو آپ نے مہلت دی یہاں تک کہ غزوہ حنین واقع ہوا اوسکے لیے آپ نے پچھتر ہین
 صفوان سے بطور عاریت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے ہاتھ
 آئی تھی اور ایک پہاڑ سا راغنیمت کی بھڑون اور بکریوں اور دنبوں سے
 بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کیا بہت سواشی ہیں آپ نے
 فرمایا کہ یہ سب کی سب میں تمہیں بہہ کین اوسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور کہا
 کہ اتنی سخاوت سوائے نبی کے دوسرے نہیں ہو سکتی حال وحشی الحبارگی آگے
 مسلمان ہو گیا اور قصور اوسکا معاف ہو گیا اور بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ اوس
 مہلت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی **قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ
 أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ** تو کہہ اے بندو میرے جنہوں نے ظلم کیا ہی اپنی جانوں
 پرست نا امید ہو رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب گناہوں کو وہی ہی ڈرا
 بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام میں اوسکے ہاتھ سے
 یہ بہت اچھا کام ہوا کہ میلہ کذاب جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا عہد ابو بکر صدیق

۱۳۹
 صفوان بن امیہ

بیان

اے اسلام علیہ السلام
عبداللہ بن ابی سہل کا

نہ ہنر

میں اوسکے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ
کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات میں اس جنس کے کلمے میں جیسے **وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ**
يَا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہی اوس نے تغیر و تبدل کی اور کبھی قبل اسکے کو آپ شاد
کرین اس جنس کا کلمہ اوسکی زبان پر گزر گیا آپ نے فرمایا کہ یہی لکھ لو اوس نے لوگوں
میں کننا شروع کیا کہ محمد کو خبر نہیں ہوتی میں جو چاہتا ہوں لکھ دیتا ہوں اور مجھ پر بھی وحی
آتی ہی اور مرتد ہونے کے بھاگ گیا ف علی امور میں تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ
کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر ہستا ذیاء عالم کے افانے کا اکثر عکس پڑتا ہی کہ قبل
بتانے کے ایک بات جو ہستا ذیاء عالم کو بتانی منظور ہوتی ہی شاگرد دیا سامع کے
دل میں آجاتی ہی سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعض کلمات اوس کی زبان پر جاری ہو گئے
اسی طرح کا تھا مگر شیطان نے اوسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہو گیا اور وہ رضاعی بھائی
حضرت عثمان بنی کا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اوسے اپنے ساتھ حضور اقدس میں لے آئے
اور بمبالغہ تمام اوسکی سفارش کی کہ قصور اوسکا معاف ہوا اور سلام اوسکا قبول
ہوا بعد ازیں جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانہ
ارتداد کے بھاگ جاتا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال حضور اقدس میں عرض کیا آپ نے
فرمایا شرماءے نہیں رو برو آیا کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں افریقیہ انھیں عبداللہ بن
بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وسط
پنجنے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہ ہوئے حال کعب بن زہیر کا قصور
تھا کہ اوس نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کے اپنے بھائی کو واسطے دریافت
حال کے بھیجا تھا وہ آ کے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابو بکر صدیق سے ملا
اور اونکی ہدایت سے حضور اقدس میں حاضر ہوا کہ مسلمان ہو گیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوئی

بیان اسلام علیہ السلام
عبداللہ بن ابی سہل کا
نہ ہنر

کہ بغیر میرے شہر کے کیوں سلمان ہو گیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے اور میں ایک بیت یہ تو
شعر سَقَاكَ اَبُو بَكْرٍ بِكَائِسٍ رَدِيَةٍ + فَاَنْهَكَ الْمَاْمُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَ
 پلایا تجھے ابو بکر نے بُرا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور نے اوس سے اور کر دیا مامورِ محارر
 میں اوس شخص کو کہتے ہیں جسے جن سے رابطہ ہو اور جن کا امر اوسے پہنچے یہ کن یہ کیا
 تھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجوین بھی اوس نے کئی تھیں ایسے خون
 اوس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرمایا تھا بعد فتح کے کے ہاتھ نہ آیا جب آپ
 مدینے میں رونق افروز ہوئے بقصدِ مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہتا رات کو چلتا
 آپ مسجد شریف میں تشریف رکھتے تھے ایجاہرگی مسجد کے دروازے پر اونٹنی بٹھا کر
 اوس نے کہا میں کعب بن زہیر ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
 مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور میں حاضر ہو کر قصیدہ بانٹ سعادِ جنت میں لکھا تھا سنا یا
 آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے میں عنایت فرمائی قصیدے کے اس شعر میں **شعر**
اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يَّسْتَضِئُ بِهٖ + مَهْمَا كَانَ مِنْ سَيْوِفٍ اَلْهِنْدُ مَسْئُوْلٌ +
 آپ نے اصلاح فرمائی سیف کی جاگہ نور کر دیا اور سیوفِ الہند کی جاگہ سیوف اللہ
 کر دیا اور آپ نے کعب سے پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہو **شعر سَقَاكَ اَبُو بَكْرٍ بِكَائِسٍ**
رَدِيَةٍ + فَاَنْهَكَ الْمَاْمُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَ اوس نے براہِ ذہانت دو حرف اوس
 شعر میں اسے بدل دیے جس وہ شعر ہجو کا نہ بلکہ مح کا ہو گیا کہا میں نے ردِ مال
 سے نہیں کہا ہو بلکہ واوسے کہا ہو یعنی خوش گوار اور مامور نہیں کہا ہو بلکہ مامون
 کہا ہو یعنی وہ شخص کہ امانت دار ہیں خدا کی وحی میں آپ کعب کی حاضر جوابی اور
 جودتِ ذہن سے بہت راضی ہوئے منقول ہو کہ حضرت معاویہ نے اپنے ایامِ خلافت
 میں دس ہزار دینار کعب کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے اور بخون نے نہ بھی
 باور کہا ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میں ہرگز نہ بیچوں گا بعد وفات اوس کے اولاد کے

امیر معاویہ نے بیس ہزار کور دے مبارک خرید لی حال ہبار بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب بنی زینب صاحبزادی کو اون کے شوہر ابو العاص نے بموجب عدے کے مکے سے مدینے کو ہوج میں بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور سلمہ بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ میں پہونچ کے ایک نیزہ بنی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور حمل اون کا قحط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اسی صدمے سے مر گئیں اس لیے آپ نے اوس کا خون ہر کیا تھا ایم فتح میں مکے میں غلام بعد مراجعت حضور اقدس کے سب کو آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے کہ یکبارگی ہبار نے آگے چلا کے کہا کہ میں مقربا سلام آیا ہوں اور سلمان ہو گیا اور اپنے اوس کا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتوں میں شامل ہو کے آگے سلمان ہو گئی اور اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں آپ نے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے بت تھے توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے فریب میں تھی اور حضور اقدس میں دو بکری کے بچے کو بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اوسکی بکریوں کے لیے دعائے برکت کی کی بکریاں اوسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو حال قرتنا اور قریبہ دونوں لوڈیاں ابن خلل اور ارب مولات یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اس لیے خون اون کا ہر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اوس کے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ حاضر ہو کے مسلمان ہو گئی اور قریبہ اور ارب ماری گئیں اور ساری بنی مطلب کی مولات بھی وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور آرام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری گئی کچھ حال اوس کا کہ کون تھی اور کیا اوس کا جرم تھا اور کس نے اوسے قتل کیا نہیں لکھا حال ایام رونق افروزی کے میں آپ نے ایک دن کعبہ منظر کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

بیان اسلام ہبار بن اسود کا

سید ہبار بن اسود نے اپنے شوہر ابو العاص سے عدے کے مکے سے مدینے کو ہوج میں بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور سلمہ بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ میں پہونچ کے ایک نیزہ بنی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور حمل اون کا قحط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اسی صدمے سے مر گئیں اس لیے آپ نے اوس کا خون ہر کیا تھا ایم فتح میں مکے میں غلام بعد مراجعت حضور اقدس کے سب کو آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے کہ یکبارگی ہبار نے آگے چلا کے کہا کہ میں مقربا سلام آیا ہوں اور سلمان ہو گیا اور اپنے اوس کا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتوں میں شامل ہو کے آگے سلمان ہو گئی اور اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں آپ نے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے بت تھے توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے فریب میں تھی اور حضور اقدس میں دو بکری کے بچے کو بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اوسکی بکریوں کے لیے دعائے برکت کی کی بکریاں اوسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو حال قرتنا اور قریبہ دونوں لوڈیاں ابن خلل اور ارب مولات یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اس لیے خون اون کا ہر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اوس کے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ حاضر ہو کے مسلمان ہو گئی اور قریبہ اور ارب ماری گئیں اور ساری بنی مطلب کی مولات بھی وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور آرام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری گئی کچھ حال اوس کا کہ کون تھی اور کیا اوس کا جرم تھا اور کس نے اوسے قتل کیا نہیں لکھا حال ایام رونق افروزی کے میں آپ نے ایک دن کعبہ منظر کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

بیان اسلام ہبار بن اسود کا

بیان اسلام ہبار بن اسود کا

سید ہبار بن اسود نے اپنے شوہر ابو العاص سے عدے کے مکے سے مدینے کو ہوج میں بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور سلمہ بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ میں پہونچ کے ایک نیزہ بنی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور حمل اون کا قحط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اسی صدمے سے مر گئیں اس لیے آپ نے اوس کا خون ہر کیا تھا ایم فتح میں مکے میں غلام بعد مراجعت حضور اقدس کے سب کو آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے کہ یکبارگی ہبار نے آگے چلا کے کہا کہ میں مقربا سلام آیا ہوں اور سلمان ہو گیا اور اپنے اوس کا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتوں میں شامل ہو کے آگے سلمان ہو گئی اور اس نے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہوں آپ نے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے بت تھے توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے فریب میں تھی اور حضور اقدس میں دو بکری کے بچے کو بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اوسکی بکریوں کے لیے دعائے برکت کی کی بکریاں اوسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو حال قرتنا اور قریبہ دونوں لوڈیاں ابن خلل اور ارب مولات یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اس لیے خون اون کا ہر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اوس کے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ حاضر ہو کے مسلمان ہو گئی اور قریبہ اور ارب ماری گئیں اور ساری بنی مطلب کی مولات بھی وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور آرام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری گئی کچھ حال اوس کا کہ کون تھی اور کیا اوس کا جرم تھا اور کس نے اوسے قتل کیا نہیں لکھا حال ایام رونق افروزی کے میں آپ نے ایک دن کعبہ منظر کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لے آئے آپ کعبہ میں داخل ہوئے حضرت عباسؓ نے درخواست کی کہ سقایہ حاجیوں کا مجھ سے متعلق جو کنجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علیؓ نے بھی درخواست کنجی کی کی خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا** خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ ادا کرو امانتیں امانت والوں کو آپ نے کنجی عثمانؓ کو دی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تم سے مگر ظالم مطابق اس پیشین گوئی کے کنجی خانہ کعبہ کی خازن عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ میں اب تک چلی آئی عثمان کی اولاد متھی انھوں نے کنجی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد میں وہ کنجی رہی لہذا صاحب مفتاح شبی کہلاتا ہے اور آپ نے عثمان کو اس وقت وہ قصہ یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کعبہ کے کھولنے کو کہا اسے نہ مانا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک دن کنجی مسکراتے ہوئے ہوگی جسے چاہوں گا دوں گا عثمان نے کہا کہ اوس دن قریش بہت ذلیل ہو جائیں گے جو ایسی بات ہوگی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ قریش کو اوس دن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق اس پیشین گوئی کے فتح

فصل چوبیسویں غزوہ حنین کے بیان میں

بعد فتح کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف میں آپ وہاں کے کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہوئے تھے لشکر لیگئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایوں میں تھے جب کفار مجتمع ہوئے سب ہواشی و سامان لیکے نکلے تھے کسی نے یہ بات حضرت اعلیٰ میں عرض کی تھی آپ نے فرمایا سب غنیمت ہوگی مسلمانوں کی انشاء اللہ تعالیٰ ہو یہاں ہوا سردار کفار کا حوف بن مالک تھا اول جنگ میں مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ میں تھے اور قبیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بی طرح تیر برسائے اکثر لوگوں کے پائوں اٹھ گئے آپ بغلہ شہنا یعنی دلدل پر سوار تھے اسے آپ نے آگے بڑھایا اور آپ بطور رجز کے یہ فرماتے تھے **أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَتَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ** میں نبی

میں

میں

میں

میں

/

ہوں بیشک میں بیٹا عبدالمطلب کا ہوں اور ابوسفیان بن حارث ابن عم آپ کے ساتھ تھے وہ بغلے کی باگ تھامے تھے کہ یکبارگی بڑھ بھاگے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تھے اُن سے آپ نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو پکارو انھوں نے کہا جی ہاں انصار اصحاب سمرہ کہہ کر پکارا چونکہ بیعت رضوان درخت سمرہ کے تلے ہوئی تھی لہذا اصحاب بیعت رضوان ولے اصحاب سمرہ کہلاتے ہیں سب لوگ اونکی آواز پر پھرے اور حملہ سخت کیا کہ کافروں نے شکست پائی اور فتح عظیم مسلمانوں کی ہوئی خدا تعالیٰ نے فرشتے بھی مسلمانوں کی مدد کو بھیجے تھے اور آپ نے اس غزوے میں بھی ایک مٹھی خاک اور لکڑیوں کی لیکے کافروں کے لشکر کی طرف پھینک ماری تھی اور فرمایا تھا سَاقِیةُ الْوُجُوہِ یعنی برے ہوئے یہ منہ اوس خاک کے پہونچتے ہی کافروں پر صورت شکست نمودار ہوئی و بعضے مسلمانوں کے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیل ہوتی تھی اور کفار کی جماعت کثیرہ پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت کثیر اور کفار قلیل ہیں اور فی الحقیقہ کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے یہ بات خدا تعالیٰ کو ناپسند ہوئی اور ابتدا میں جو با نون اٹھ گئے تھے اوسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی قرآن مجید میں آیۃ وَیَقُوْمُ حُجَّیْنِ لَآ اَعْجَبُکُمْ لَکُمْ لَکُمْ ذِکْرَ اِیْمَنِی تھے کہ بغیر غنیمت بیشمار از قلیل مواشی وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھ آئی بھڑ بکری دہن سے ایک ہواڑا سا رہ گیا تھا وہ سب آپ نے صفوان بن ہامیہ کو عنایت فرمایا کہ سب اسے اسلام کا ہوا چنانچہ اوپر ذکر ہوا حال غزوۃ او طاس بھی وہیں واقع ہوا کفار جنین سے بھاگ کے جمع ہوئے تھے حمزہ لشکر ظفر پکڑے انھوں نے شکست پائی پھر آپ نے قلعہ طائف کا محاصرہ کیا اوس میں عوف بن مالک ساتھ مشرکان ہوا زن اور ثقیف کے تھا اور پہلے سے ایک برس کا سامان اوس قلعے میں رکھ لیا تھا پندرہ روز عجا کے رہے تب پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا آپ کے ہاتھ پہونچ گیا

[illegible]

مرغ نے اگے چوچ اوس میں ماری اور دودھ گرا دیا آپ نے حضرت ابو بکر صدیق سے بیان کیا اونھوں نے اوسکی تعبیر میں یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہ ہوگا آپ نے فرمایا درست ہو اور آپ اوس قلعے پر سے اوٹھ آئے بعد ازیں وہ قلعہ خود بخود فتح ہو گیا اور عوف بن مالک آکے مسلمان ہو گیا اور سارے ہوازن مسلمان ہو گئے اور عوف کو آپ نے امیر کیا اوس نے مقابلہ کر کے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حنین وغیرہ سے آپ نے نو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نوجوانان انصار کہ حقیقت امر کو نہیں سمجھتے تھے اس باب میں گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملنے ہیں اور اب تک ہماری عسکریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے سب انصار کو ایک جگہ میں جمع کیا اور اونسے کہا تمہاری یہ باتیں مجھے پہنچی ہیں اونھوں نے عرض کیا کہ ہم میں سمجھ والوں نے تو ایسی بات نہیں کہی نوجوان نو عمروں نے البتہ کچھ کچھ کہا ہی آپ نے اپنے احسانات اور ہر شمار کیے کہ میں نے تمہیں ہدایت کی اور شرک سے نکال کر طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمہیں عزت دی اس جنس کے اموات آپ نے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بجا ہو آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات بیان کرو اونھوں نے کہا کہ ہم کیا عرض کریں آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ جسے تمہیں اپنے گھر میں جگہ دی اور تمہاری مدد کی اس جنس کی باتیں ارشاد کیں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نئے مسلمان ہوئے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کی جائے اور صدقہ انھیں دیا جائے پونچھ تھے اسلئے میں نے انکو اموال دیے اور تم راضی نہیں ہو سکتے کہ لوگ اپنے گھر والوں کے جادوین اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انھارے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں بعد ازیں آپ نے عذرت کی فرمائی

فصل پچیسویں فود کے بیان میں

عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب قبل کو گزرے تھے لہذا عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ اہل باطل کعبہ پر غالب نہ آویسگے بعد فتح کے کے رب کے

لے بی بی فوج فوج کا حکم
کے ہونے کے بعد اس کا حکم
کے ہونے کے بعد اس کا حکم
کے ہونے کے بعد اس کا حکم

عالم سیکرٹری

لے بی بی فوج فوج کا حکم
کے ہونے کے بعد اس کا حکم
کے ہونے کے بعد اس کا حکم
کے ہونے کے بعد اس کا حکم

اعتقادِ حقیقتِ اسلام کا ہوا اور فوجِ فیج اہل اسلام میں داخل ہوئے اور قریات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہو گئے کچھ آدمی حضورِ اقدس میں واسطے سیکھنے شرائعِ اسلام کے بھیجے وہ لوگ جو حضور میں حاضر ہوتے تھے وفد کہلاتے تھے وفد کی جمع ہو جس میں وفدِ کثرت آئے یعنی سترہ وہ عام وفد کہلاتا ہے آپ وفد کی بہت خاطر داری کرتے اور بتوقیر و تواضع ٹھہراتے اور جائزے یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے حال سیکرٹری جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ وفد بنی ضیفہ کے مدینہ میں آیا تھا اس کے ساتھی مسلمان ہو گئے اوس نے جہان ٹھہرا تھا وہیں سے آپ کو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کر دین وہاں آپ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک شاخ درخت خرمائی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی میں مذون گا اور جو خدا تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کیا ہے وہ ملے گا نہیں اور تو میرے بعد رہیگا تو خدا تعالیٰ تجھے ہلاک کرے گا اور ایک شخص تھا اسود عسلی اوس نے میں میں دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا آپ نے خواب میں دیکھا کہ لنگن سونے کے آپ کے دونوں ہاتھوں میں پڑے ہیں اور آپ کو گران معلوم ہوئے اور آپ کو الہام ہوا کہ ان پر پھونک مارو آپ نے پھونک ماری وہ دونوں ڈر کے جاتے رہے آپ نے صحابہ سے خواب بیان فرما کے تبصر یہ فرمائی کہ دونوں لنگن سے مراد یہ دونوں کذاب ہیں یسے والامنی سیکرٹری اور میں والامنی اسودان دونوں کو خدا تعالیٰ برباد کرے گا وہ اس تعبیر کی علماء محققین نے یہ لکھی ہے کہ سونا صورتِ زمینت دینا کی ہے ان دونوں کی غرض دعویٰ نبوت سے حصولِ دنیا تھی لہذا اس صورت میں نظر آئے اور آپ کے تصرفات عامہ کو روکنا چاہتے تھے اور ہاتھ آتے صرف ہی لہذا لنگن بھیاری کے ہاتھوں میں معلوم ہوئے اور آپ کی مٹھین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپ کے سامنے ہی مارا گیا میں کے بعض باد میں اوسنے دخل کر لیا تھا فیروز ایک صحابی تھے انھوں نے اوسکی زد سے کہ مسلمان اور بہت عم فیروز کی تھی اور بھرا اسود کے پاس تھی ہواقت کے

ایک دن اوسکے مکان کی پشت سے قتب لگا کے اوسے قتل کیا قتل کے وقت اوس نے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرے والوں نے پوچھا کہ کیسی آواز ہو اوسکی زوجہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آئی ہو اوسکی آواز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی روز مدینہ میں اوس کے قتل کی خبر دی اور سید نے بہت فتن پائی لاکھ آدمی بلکہ زیادہ اوس کے ساتھ ہو گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں لشکر خالد بن ولید سے بہت فتن ہوئے

فصل چھیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

مجموعہ غزوات مشہورہ غزوہ تبوک ہی تبوک ایک جگہ کا نام ہی اطراف شام میں لشکر ہان وہاں جگہ کے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہی اور غزوہ عسره بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تکلیف کے دنوں میں طیاری اس جہاد کی ہوئی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو خبر پہنچی کہ ہر قتل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہی آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود اپنے لشکر لیجاوین قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوے میں ہمراہ حضور مبعی تھے اور آپ کی عادت تھی کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوے میں بایں جہت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہو کے اچھی طرح سامان کر لین صاف حال عزم فرما دیا تھا اور لوگوں کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوے کا ٹھخن بھرا دستاقت حضور میں جمع کرے اور فرمایا جو اس لشکر کا سامان کر دے اوسکے لیے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جنازہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوئے کہتے ہیں کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے اون میں سے بیس ہزار کا سامان حضرت عثمانؓ نے کر دیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ میں عثمان سے راضی ہوں یا اللہ تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نہ کرے گا حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہمیشہ ابو بکرؓ پر امور خیر میں غالب رہا کرتے تھے زائد چھینز غزوہ تبوک میں مجھے دسترس خوب تھی میں یہ سمجھا کہ اس مرتبہ میں غالب ہوں گا اپنے سب مال میں سے آواھا حضور لکھیں

مجموعہ

۹

ذکر غزوہ

۱۴

شہادت

۱۵

۱۶

آپؐ جب وہ حاضر ہوئے مرجاگہ اور فرمایا خراجت کرے ابوذر کو اکیلا چلا آتا ہو اور اکیلا
 ہی زندگی کرے گا اور اکیلا ہی مرے گا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ عہد عثمان رضی اللہ عنہ میں
 ابوذر رضی اللہ عنہ کا نوں رتہ میں الگ ہو کے جا رہے تھے اور تنہا رہے اور کوفے سے
 ایک چلبخت ملین اتفاقاً وہاں آگئی اونھوں نے اونکی تجہیز و تکفین کی حال نہ ہو سکی
 آپؐ دو حصے اقامت فرمائی پھر صحابہ سے استشارہ فرمایا حضرت عمرؓ کی یہ صلاح ہوئی
 کہ آپؐ کا رعب اور وہ پر ہر قل پر ہو گیا اور وہ لڑنے کو بارے ڈر کے نہ آیا اب فی الحال
 اور بڑھنے کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی اسے ہوئی اور میرے
 کو معاودت فرمائی حال ابو عامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج میں سے تھا اوسنے
 پچھلی کتاب میں پڑھی تھیں اور نصرانی ہو گیا تھا پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اہل مدینہ
 بیان کرتا تھا جب آپؐ مدینہ میں پہنچے سبب حسد اور اغواے شیطان کے مسلمان نہوا اور
 عداوت میں آپؐ کی سرگرم رہا بعد غزوہ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے ساتھ ہو کے جنگ
 میں آیا اور سب سے پہلے تیر مسلمان پر اوسی نے چلایا پھر روم کو چلا گیا اس لیے کہ لشکر بادشاہ
 روم کا آپؐ پر چڑھا لاوے یہ صورت نہ بندھی اوسنے مدینہ میں پھر آنا چاہا اور منافقان
 مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بنا دیں میں اوس میں بیٹھے کے تعلیم و تکفین کروں گا اور مشورے
 لیے جگہ ہوگی قبل تشریف لیجائے آپؐ کے منافقین متصل مسجد قبائے کے وہ مسجد بنوائے تھے حضور
 اقدس میں انکے مستدعی ہوئے کہ آپؐ اوس میں چل کے نماز پڑھیں آپؐ فرمایا کہ اب میں جلا
 کو جاتا ہوں وہاں سے پھر کے دیکھا جائے گا جب اونھوں نے خبر معاودت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی سنی کچھ لوگ اون میں سے پہنچے اور عرض کیا کہ ہم نے جو مسجد بنائی ہو آپؐ پہلے
 وہاں چل کے نماز پڑھیں تاکہ برکت ہو عرض یہ تھی کہ اس بہانے سے اوس مسجد کی رونق ہو
 اللہ جل جلالہ نے آیۃ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاصْبِرُوا صَبْرًا نَّزَلَ فرمائی اور اون کے کمر
 سے مطلع کیا مطابق اوسکے آپؐ اوس مسجد کو کھدوا ڈالا اور جلا دیا اور اللہ جل جلالہ نے مسجد

عجب
 ہے کہ
 ابوذر
 رضی اللہ
 عنہ
 کا
 نوں
 رتہ
 میں
 الگ
 ہو
 کے
 جا
 رہے
 تھے
 اور
 تنہا
 رہے
 اور
 کوفے
 سے
 ایک
 چلبخت
 ملین
 اتفاقاً
 وہاں
 آگئی
 اونھوں
 نے
 اونکی
 تجہیز
 و
 تکفین
 کی
 حال
 نہ
 ہو
 سکی
 آپؐ
 دو
 حصے
 اقامت
 فرمائی
 پھر
 صحابہ
 سے
 استشارہ
 فرمایا
 حضرت
 عمرؓ
 کی
 یہ
 صلاح
 ہوئی
 کہ
 آپؐ
 کا
 رعب
 اور
 وہ
 پر
 ہر
 قل
 پر
 ہو
 گیا
 اور
 وہ
 لڑنے
 کو
 بارے
 ڈر
 کے
 نہ
 آیا
 اب
 فی
 الحال
 اور
 بڑھنے
 کی
 ضرورت
 نہیں
 آنحضرت
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 کی
 بھی
 یہی
 اسے
 ہوئی
 اور
 میرے
 کو
 معاودت
 فرمائی
 حال
 ابو
 عامر
 راہب
 ایک
 بڑا
 مفسد
 قوم
 خزرج
 میں
 سے
 تھا
 اوسنے
 پچھلی
 کتاب
 میں
 پڑھی
 تھیں
 اور
 نصرانی
 ہو
 گیا
 تھا
 پہلے
 پیغمبر
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 کی
 خبر
 اہل
 مدینہ
 بیان
 کرتا
 تھا
 جب
 آپؐ
 مدینہ
 میں
 پہنچے
 سبب
 حسد
 اور
 اغواے
 شیطان
 کے
 مسلمان
 نہوا
 اور
 عداوت
 میں
 آپؐ
 کی
 سرگرم
 رہا
 بعد
 غزوہ
 بدر
 کے
 بھاگ
 گیا
 اور
 قریش
 کے
 ساتھ
 ہو
 کے
 جنگ
 میں
 آیا
 اور
 سب
 سے
 پہلے
 تیر
 مسلمان
 پر
 اوسی
 نے
 چلایا
 پھر
 روم
 کو
 چلا
 گیا
 اس
 لیے
 کہ
 لشکر
 بادشاہ
 روم
 کا
 آپؐ
 پر
 چڑھا
 لاوے
 یہ
 صورت
 نہ
 بندھی
 اوسنے
 مدینہ
 میں
 پھر
 آنا
 چاہا
 اور
 منافقان
 مدینہ
 کو
 کہلا
 بھیجا
 کہ
 ایک
 مسجد
 بنا
 دیں
 میں
 اوس
 میں
 بیٹھے
 کے
 تعلیم
 و
 تکفین
 کروں
 گا
 اور
 مشورے
 لیے
 جگہ
 ہوگی
 قبل
 تشریف
 لیجائے
 آپؐ
 کے
 منافقین
 متصل
 مسجد
 قبائے
 کے
 وہ
 مسجد
 بنوائے
 تھے
 حضور
 اقدس
 میں
 انکے
 مستدعی
 ہوئے
 کہ
 آپؐ
 اوس
 میں
 چل
 کے
 نماز
 پڑھیں
 آپؐ
 فرمایا
 کہ
 اب
 میں
 جلا
 کو
 جاتا
 ہوں
 وہاں
 سے
 پھر
 کے
 دیکھا
 جائے
 گا
 جب
 اونھوں
 نے
 خبر
 معاودت
 آنحضرت
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 کی
 سنی
 کچھ
 لوگ
 اون
 میں
 سے
 پہنچے
 اور
 عرض
 کیا
 کہ
 ہم
 نے
 جو
 مسجد
 بنائی
 ہو
 آپؐ
 پہلے
 وہاں
 چل
 کے
 نماز
 پڑھیں
 تاکہ
 برکت
 ہو
 عرض
 یہ
 تھی
 کہ
 اس
 بہانے
 سے
 اوس
 مسجد
 کی
 رونق
 ہو
 اللہ
 جل
 جلالہ
 نے
 آیۃ
 وَالَّذِينَ
 آمَنُوا
 وَاصْبِرُوا
 صَبْرًا
 نَّزَلَ
 فرمائی
 اور
 اون
 کے
 کمر
 سے
 مطلع
 کیا
 مطابق
 اوسکے
 آپؐ
 اوس
 مسجد
 کو
 کھدوا
 ڈالا
 اور
 جلا
 دیا
 اور
 اللہ
 جل
 جلالہ
 نے
 مسجد

کی اور اس کے نازیوں کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اس میں پہلے لوگ ہیں کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے حال تین شخص اصحاب خالصین میں سے بھی رنگئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بری تھے مگر بیعت عقبہ میں جو انصار نے پہلے ہجرت کے میں آیا مہجرت کی تھی اور سب ہجرت میں کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اس بیعت کی بھی بڑی فضیلتیں ہیں حتیٰ کہ صحیح بخاری میں حضرت کعب سے روایت ہے کہ اگر فضیلت بدر کی بہت مشہور ہے لیکن بیعت عقبہ میں جعفری میری ایسی ہے کہ باوصف اس کے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہیں ہوا تو مجھے کچھ رنج نہیں اور دو صحابی بری تھے ایک نام ہلال بن اُمیہ تھا اور ایک کامرہ بن الربیع ان تینوں شخصوں نے بوقت معاودت آپ کے صاف صاف کہہ دیا کہ ہمیں کچھ عذر تھا ویسے ہی سب شامت نفس کے رنگئے حدیث کعب بن مالک میں کہ صحیح بخاری میں ہی قصہ فصل مذکور ہے بقول حاجی فیض الدین خان صاحب مراد ابادی مولف سلسلہ کئیب بذکر الحبیب کے وہ قصہ مذاق ایمان میں مزہ دار ہے لہذا مطابقت حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہو لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے جاتے تھے میں سچ و سالم تھا اور فراغت ملی بھی خوب کہتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا تھا کہ تبوک کی طرف قصد ہو مگر میں یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے چل دوں گا اور سامان چلنے کا نہوا یہاں تک کہ آپ روانہ ہو گئے ہر روز مجھے خیال ہی ہوتا تھا کہ اب چل کے چلا دوں گا یہاں تک کہ لشکر دور نکل گیا تو سوائے ضعفائے یا ایسے اشخاص کے جو تہم بفتاق تھے اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت سخت گھبرائی آپ نے لشکر میں ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ آپ پکڑوں کی وضع داری دیکھنے میں رہ گیا اور معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ وہ ایسا نہیں ہے اور میری شائے جیل کی ایک دن میں گھر میں آیا میری بیویوں نے انگوڑی ٹیوں میں چھڑکاؤ کر کے میرے لیے دوپہر کے سوئیکی جگہ طیار کی تھی میں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قصہ بنی امیہ
کامرہ بن الربیع
سے لکھا ہے

مراد بن الربیع
ہم وراثت میں نہیں لکھتے
کہ ان کی فتح باری لکھتے
صحیح بخاری ۱۲ منہ ۳۷

مراد بن الربیع
سے لکھا ہے

اوس میں لکھا تھا کہ میں نے سنا ہی کہ تمہارے صاحبِ قمحین علیحدہ کر دیا ہو اور تم سے ناخوش
 ہیں سو تم تو ایسے آدمی نہیں ہو کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمہارا
 بہت خاطر کریں اور تمہیں بہت خوش رکھیں خط پڑھ کے مجھے بہت رنج ہوا اور میں نے
 کہا ائی میری یہاں تک بت پہنچی کہ کافر مجھے بلاتا ہو اور میرے ایمان میں طمع رکھتا ہو اور
 میں نے تو زمین اوس خط کو ڈال دیا اور کچھ جواب خط کا لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کامل صحابہ
 رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت رنج و تکلیف میں بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کہتے ہیں
 کہ پھر آپ کا حکم پوچھا کہ ہم تینوں آدمیوں میں سے زوجہ کسی کے پاس نہیں منے یہ سن کے
 کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیرون بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہو طلاق کا حکم نہیں
 منے اپنی زوجہ کو اوسکے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے
 اونکی زوجہ نے پرانہ سالی اور ہونے تکلیف کا سبب نہونے کسی ایسے شخص کے جو کام
 کر سکے عذر پیش کر کے اجازت اس بات کی لے لی کہ اونکی زوجہ اونکے ساتھ رہے مگر بہت
 نکرین مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کے لیے اجازت
 لے لو میں نے کہا میں جوان ہوں میں عذر پیش نہ کروں گا پچاس دن ویسی ہی حالت میں
 گذرے اور حقیقت میں جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو صَاقَتْ عَلَیْکُمْ لَکُمْ اَوْضُحًا حَبِطَتْ
 نَکْلٌ ہو گئی زمین اور پیراہن فراخ ہوا دیا ہی ہمارا حال تھا کہ کیا رگی صبح کی وقت ایک
 پہاڑی سے پکار کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمہیں کعب بن مالک تمہاری توفیق
 ہوئی میں نے اوسی وقت سجدہ شکر کیا اور حضور اقدس میں جا کے حاضر ہوا مجلس میں سے
 مہاجرین میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اونٹن میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا
 یہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی
 درخشا تھا جیسے چاند کا مکڑ اور آپ نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہو
 سب دنوں میں جیسے تیری ماں تجھے جی ہو میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی میں آتا ہوں

کہ سارا مال اپنا خیرات کر دوں آپ نے سارے مال کے حصے ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور منافقین حیلہ بنائیوں کو خدا تعالیٰ نے نصیحت کیا سورہ برات میں اونکی مذمت اور جہنمی ہونے کی آیتیں بھیجیں اور ہمارے لیے بعد ذکر قبول توبہ کے فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** اوی ایمان والو! اللہ سے ڈرو تم ساتھ سچوں کے ہلکو صادقین یا یا حضرت کعبہ تھے ہیں سب خوبی سچ کی اور بھی میرے ملین سچ ہو گئی اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہتا ہی کہ سچ مجھے بچایا اور جھوٹے سچ مجھے بھڑکے

فصل تائیسویں فرضیت حج اور امیر الحج ہونے کے لئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان

نویں سال ہجرت سے حج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب لعلیم و ہدایت و فود کے اور امور غزوات کے تشریف لیجاسکے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ امیر الحج مقرر کر کے کے کوروانہ کیا کہ لوگوں کو حج موافق شرائع اسلام کے کرادین اور سورہ برات واسطے سنگا احکام نقص عہد کے اونکے ساتھ کر دی جب وں روانہ ہوئے تب آپ نے فرمایا کہ معاملہ نقص عہد کا اظہار زبانی کسی شخص کے اہل بیت سے چاہیے کہ عرب کے لوگ ایسے امور میں اقارب کی ہی بات قبول کرتے ہیں تب آپ نے حضرت علی کو اپنے نائبے پر سوار کر کے پیچھے ابو بکر صدیق کے روانہ کیا کہ سورہ برات موسم حج میں تم جا کے سناؤ ابو بکر صدیق نے آواز ناتے کی سن کے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ٹھہر کے دیکھا تو حضرت علی بن ابی بکر صدیق کے گمان کو صحابہ نے سمجھا یعنی امیر ہو کے آئے ہو یا تاج ہو کے حضرت علی نے کہا امیر یعنی تاج ہو کے اور بیان کیا کہ صرف سورہ برات سنگا کو آیا ہوں بعد ازین حضرت ابو بکر صدیق نے حج لوگوں سے کرایا اور خطبہ اسے موسم حج پڑھے اور حضرت علی نے سورہ برات کو سنایا اور مضمون اسکا باوازد بند پکارا اور ندا کروایا حضرت ابو بکر نے اونکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کر دیے باری باری سے پکارتے ندا دی میں یہ بات سنی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور طواف خانہ کعبہ کوئی نہ لگا کرے اور جنت میں سوا مسلمان کے کوئی نہ جا

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ نائب امیر
۴۔ امیر
۵۔ امیر
۶۔ امیر
۷۔ امیر
۸۔ امیر
۹۔ امیر
۱۰۔ امیر
۱۱۔ امیر
۱۲۔ امیر
۱۳۔ امیر
۱۴۔ امیر
۱۵۔ امیر
۱۶۔ امیر
۱۷۔ امیر
۱۸۔ امیر
۱۹۔ امیر
۲۰۔ امیر
۲۱۔ امیر
۲۲۔ امیر
۲۳۔ امیر
۲۴۔ امیر
۲۵۔ امیر
۲۶۔ امیر
۲۷۔ امیر
۲۸۔ امیر
۲۹۔ امیر
۳۰۔ امیر
۳۱۔ امیر
۳۲۔ امیر
۳۳۔ امیر
۳۴۔ امیر
۳۵۔ امیر
۳۶۔ امیر
۳۷۔ امیر
۳۸۔ امیر
۳۹۔ امیر
۴۰۔ امیر
۴۱۔ امیر
۴۲۔ امیر
۴۳۔ امیر
۴۴۔ امیر
۴۵۔ امیر
۴۶۔ امیر
۴۷۔ امیر
۴۸۔ امیر
۴۹۔ امیر
۵۰۔ امیر
۵۱۔ امیر
۵۲۔ امیر
۵۳۔ امیر
۵۴۔ امیر
۵۵۔ امیر
۵۶۔ امیر
۵۷۔ امیر
۵۸۔ امیر
۵۹۔ امیر
۶۰۔ امیر
۶۱۔ امیر
۶۲۔ امیر
۶۳۔ امیر
۶۴۔ امیر
۶۵۔ امیر
۶۶۔ امیر
۶۷۔ امیر
۶۸۔ امیر
۶۹۔ امیر
۷۰۔ امیر
۷۱۔ امیر
۷۲۔ امیر
۷۳۔ امیر
۷۴۔ امیر
۷۵۔ امیر
۷۶۔ امیر
۷۷۔ امیر
۷۸۔ امیر
۷۹۔ امیر
۸۰۔ امیر
۸۱۔ امیر
۸۲۔ امیر
۸۳۔ امیر
۸۴۔ امیر
۸۵۔ امیر
۸۶۔ امیر
۸۷۔ امیر
۸۸۔ امیر
۸۹۔ امیر
۹۰۔ امیر
۹۱۔ امیر
۹۲۔ امیر
۹۳۔ امیر
۹۴۔ امیر
۹۵۔ امیر
۹۶۔ امیر
۹۷۔ امیر
۹۸۔ امیر
۹۹۔ امیر
۱۰۰۔ امیر

اور کافروں میں جسے عہد میعاد ہی باغزہا ہی وہ میعاد پوری کرے اور جب کا عہد بے میعاد ہو یا مطلق عہد نہیں اسے چار مہینے کی امان ہی بعد ازین اگر مسلمان نہ ہو گا قتل ہو گا

فصل ٹھانیسویں مباہلے کے بیان میں

عرب میں نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا بنی نجران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی اور انھوں نے چودہ آدمی اپنی قوم سے منتخب کر کے حضور اقدس میں بھیجے پہلے دن لباس شہین اور انگوٹھیاں سونے کی پہن کے حضور اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے انکے سلام کا اور کسی کے کلام کا کچھ جواب نہ دیا وہاں ہوئے دوسرے دن بشورہ حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوفؓ کے کہ ان سے پہلے ملاقات رکھتے تھے حسب اے حضرت علیؓ کے کہ اس وقت اون دونوں صاحبوں کے پاس تھے کہیں ریشمین اور انگوٹھی سونے کی اوتار کے رہبان کے سے کپڑے سارے بے تکلف پہن کے گئے آپ نے انکے سلام کا جواب دیا اور اسے کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی اور انھوں نے قبول کیا اور بہت مباحثہ بیجا کیا اور حضرت عیسیٰ کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ تمہو اس شہر میں تمہیں جواب ملیگا اللہ تعالیٰ یہ آیتیں نازل فرمائیں اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ وَاٰدَمَ خَلَقَهُ مِنْ طَرَابُفٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَتُحِبُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تُكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ فَمَنْ حَاجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنْ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اٰبْنَاءَنَا وَاٰبْنَاءَكُمْ وَاٰبْنَاءَكُمْ وَاٰبْنَاءَنَا وَنُقَرِّبَ اَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ ۝ حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے مثل آدم کے ہی پیدا کیا اسے اللہ نے مٹی سے اور کہا ہو وہ ہو گئے حق تیرے رب کی طرف سے اس میں کچھ شک مت کر پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس بات میں تو کہہ کہ تمہارا ملاو ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور خود ہم بھی اپنی عورتیں اور تم بھی خود آپس کرین لعنت اللہ کی جو انھوں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتین

سنہ
۱۵۴
جمادی الثانی ۱۰۸۰
روز جمعہ ۱۰
مقام مسجد النبیؐ

سبکی

سنا دین انھوں نے مضمون آیت کا اقرار کیا اور مباہلے کے باب میں کہا کہ کل ہم آگے اس بائیں کہیں گے اپنے مکان پر جہل کے اونھوں نے عاقب سے کہا و نکاحا ستر تھا پونچھا اوس نے کہا کہ امی گنہاری تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ غنیمت برحق ہیں اور جو یہ غنیمت سے مباہلہ کرتا ہی بیشک تباہ ہو جاتا ہی مباہلت کرو مباہلہ اسے کہتے ہیں کہ دو شخص جو آپس میں نزاع رکھتے ہوں یکجا ہو کے مباہلہ تمام اسد کی جناب میں دعا کریں کہ جو باطل پر ہو اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اسے تباہ کر دے اور زیادہ مباہلے کی صورت مباہلے میں یہ ہے کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتوں کو محل مباہلے میں حاضر کریں خدا تعالیٰ نے ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دوسرے دن نصاریٰ حضورؐ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب بنین و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف لائے اور اودن سے فرمایا کہ تم میری عاکے ساتھ آئیں کہو نصاریٰ بیخ تن پاک کی صورت کچھ کے گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ سے پھار کے ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پھار ٹل جاوے ہرگز اودن سے مباہلہ نہ کرو اور مباہلہ کیا اور اطاعت اختیار کی اور ہزار چٹھے ہر سال بطور پیشکش کے نذر قبول کیے رکھتے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہو جاتے اور جیہ ٹٹل اودن سب اگل برساتا اور ایک سال میں پردہ زمین پر نام نشان نصاریٰ کا نہ رہتا سب تباہ ہو جاتے

فصل اوتیسویں حجۃ الوداع کے بیان میں

دسویں سال ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لیگئے اس حج میں آپؐ ایسی باتیں فرماتے تھے کہ کوئی وداع کرتا ہی یعنی لوگوں کو رخصت کرتا ہی لہذا حجۃ الوداع کہلا یا قبال عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیے جلتے ہیں ہر طرف سے لوگوں نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہوئے آپؐ حج ادا فرمایا اور خطبوں میں احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد فرمائے اور یہ بھی بعض خطبوں میں ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ میں تم میں نہ ہوں لہذا

حفظ جان و مال و رخصتِ خونی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جورو کا حق پہچانے اور عورتوں کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدا تعالیٰ سے اس کے معاملے میں ڈرو یعنی چھب تکلیف و بیخ مت دو اور مردوں کے لیے عورتوں پر تاکید کی کہ اطاعت کریں اور مرد بیگانہ کو گھراتے زمین اور کتابا سے کہ موافق عمل کرینیکی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کتابا سے کہ احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے گمراہ نہ ہو گے بعد تمام کرنے خطبے کے اپنے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ اپنے احکام اتنی بخوبی پونہچائے اور نصیحت امت کی بوجہی کی اپنے آسمان کی طرف کلے کی اور گلی اوٹھا کے تین بار فرمایا **اللّٰهُمَّ اشْهَدْ** اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ یا اے گواہ اور فرمایا کہ تین چیزیں جسوں کو پاک صاف رکھتی ہیں ایک خلاص عمل میں یعنی عبادت الہی محض خاص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونا تیسرے بھائی مسلمانوں کی خیر خواہی پھر اپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو سب باتیں پونہچاویں حال حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھے وہ وہاں سے بقصد حج روانہ ہوئے اور انھوں نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہو ویسا میں بھی احرام باندھا ہوں اس میں اختلاف ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قرآن کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہیں کہ فطرن حج یا عمرے کے لیے احرام کرے اور قرآن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ بجالا دے بعد اسکے حج کرے احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں کہ کپڑے بدل کے بے سے کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ** زے حج میں اور **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ** زے عمرے میں اور **لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجَّةٍ وَبِحَجَّةٍ** قرآن میں حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام قرآن کا باندھا تھا اواسی لیے قرآن امام ابو حنیفہ کے نزدیک افضل نسبت

بیان احرام حج
مرد و عورت
انفرادی و تمتع

افراد اور متبع کے نام نووی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اگرچہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن تھا حال حضرت عائشہؓ کو ایام حج میں حیض آگیا
وہ روٹی تھیں اپنے پونچھا اور انھوں نے بیان کیا آپؐ کہا کہ حیض ایک امر ہے کہ خدا تعالیٰ
نے آدم کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے کچھ حج نہیں سو اطواف کے اور سب ارکان حج کے بچاؤ
بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لیجودیسا ہی کیا حال یہ روز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت
نازل ہوئی **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا** آج کامل کیا میں نے تمہارے لیے دین تمہارا اور پوری کی تم پر
نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام کا مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی ایک
یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم میں اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ
روز نزول کو عید قرار دیتے حضرت عمرؓ نے کہا میں جب جانتا ہوں جس دن یہ آیت نازل ہوئی
عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنی مسلمانوں کی بھی اوس دن عید ہوتی ہے جمعہ کا دن
بھی عید ہی اور عرفہ بھی عید ہی حال بعد فراغت ادلہ حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
کو روانہ ہوئے راہ میں منزل غدیر خم میں خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا دل سے حضرت علی رضی
عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہیں بڑے تالاب کو اور خم اوس غدیر کا نام تھا سب اس خطبہ کا یہ ہوا
کہ میں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے اونہیں سے کچھ آدمیوں نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی بہت شکایت کی شکایت وکلی بیجا تھی اور سبب نافمی کے اور ہر سلمان کو ضرر نہ
کہ حضرت علیؓ سے محبت رکھے لہذا آپؐ اوس منزل میں خطبہ واسطے دفع شکایت اوں لوگوں کے
اور واجب کرنے محبت حضرت علی کے فرمایا پہلے آپؐ سب لوگوں سے کہا کہ کیا میں مسلمانوں
کے لیے واجب الحبۃ اوں کی جانوں سے زیادہ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک آپؐ کی محبت اپنی
جانوں سے زیادہ واجب ہے پھر آپؐ فرمایا **كُنْتُ مَعَكُمْ يَوْمَ الْوَدَاعِ**
اللَّهُمَّ وَالِ مَوْلَاهُ وَعَادِ مَوْلَاهُ میں چکا مولی ہوں علی اوسکے مولی ہوں

یعنی جو مجھ سے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھے اوسے جو علی سے دشمنی رکھے اور دشمنی رکھے اوسے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عمرؓ نے بعد سماعت اس خطبے کے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو مولیٰ ہر مومن اور مومنہ ہو گئے بعد ازین آپ علیؓ متنازل فرماتے ہو چکر کا رایت ارشاد خلق عبادت الہی میں مشغول ہوئے لیکن اکثر قرباناء اجل و کلمات دلع کے ذریعہ

فصل تیسویں وفات شریف کے بیان میں

وفات شریف

باریک بینان صحابہ نزول آیہ انکلت لکم دینکم کو قربان زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اسلئے کہ پیغمبر کا دنیا میں رہنا واسطے اکمال دین کے ہر جب دین کامل ہو گیا تب پیغمبر کو لاحق ملا اعلیٰ ہونا چاہیے اور انھیں دنوں سورہ نصر نازل ہوئی لاذا جاء نصر اللہ والفتح آخر تک یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی اور کفر فتح ہو گیا اور لوگ دین میں فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اسد کی پیٹھ و حمہ و پیغمبر میں مشغول ہو اس سے بھی علماء صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر تین خوشی کی تھیں مگر اس ہمت سبب رنج عظیم ہو بین حال صحیح بخاری میں باب بخیرہ والمرفی المسجد میں ہے کہ ایک بار آپؐ نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ ایک سید کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے ناز و نعمت جو چاہے اوسے ملے یا اوس چیز کو جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے اختیار کرے اوس نے دنیا کو اختیار کیا جناب قدس الہی میں جو یہ یعنی آخرت کو اختیار کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے ما باپ خدا ہوں راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیون ہوتے ہیں اور کیون ما باپ کو قربان کرتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اوس شخص سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں زیادہ سمجھ وال تھے کہ آپ کا مطلب سمجھ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ ای ابو بکرؓ کو وادرسب دمیون میں مجھ پر جان

خبر رسد عشا

ابو بکر کمال نے مین اور رفاقت کو نے مین زیادہ ہو اور اگر مین کسی کو خلیل مین دوست جانی
 بناتا تو ابو بکر کو بنا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست مین اور مسجد مین کی یاد وازہ سوا ابو بکر
 کے نہ ہے حال مشکوٰۃ شریف مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ ایک بار حضرت فاطمہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئیں آپ نے اوج سے کان مین کچھ باتیں کیں وہ خوب
 روئیں پھر آپ نے اور باتیں کان مین کیں وہ ہنسنے لگیں مین نے بی بی فاطمہ سے حال
 سرگوشیوں کا پوچھا اوں خون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کر دیتی
 وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا اوں خون
 نے کہا مضائقہ نہیں اب بتاتی ہوں پہلے سرگوشی مین آپ نے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جبریل مجھ سے
 رمضان مین ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے ہر سال دو بار دور کیا اس سے مین جانتا ہوں
 کہ میری اہل قریب ہی سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو مین اچھا بزرگ تمہارا نام سے پہلے
 جاتا ہوئی دسہر مین دینی پھر آپ نے میرے کان مین یہ بات کہی کہ اہل بیت مین سب سے پہلے مجھ
 سے لوگی یعنی تمہاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی سب اہل بیت سے پہلے تب مین خوش
 ہو کے ہنسی ف پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
 سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کے آپ کا مین حال مشکوٰۃ شریف
 حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا
 سر دکھتا تھا مین نے کہا وا ادا سا کا ہے میرا سر دکھتا ہو آپ نے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہو اور جو میرے
 سامنے تمہاری وفات ہو تو مین اچھی طرح تمہاری تجیز و تکفین کو دیکھنا چاہتا ہوں کی پڑھوں
 مین نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہیں کہ مین ہر جاؤں اور آپ بیشک اور بی بی کو لیکے اسی
 دن میری جگہ سوویں گے ازواج مطہرات و اہل عیال ایسی باتیں کہ گذار کر فی حق مین محبت سے
 اور مورد خطاب نہیں ہوتی تھیں آپ نے قسم فرمایا اور بھی مشکوٰۃ مین ہو کہ آپ نے حضرت عائشہ
 سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مینے خیر مین کھایا اس کی تکلیف مین ہمیشہ پانا ہوں یہاں تک کہ آب

بہر رسد عشا

مگر جان بسبب زہر کے کٹ گئی مراد اوس لقمے سے لقمہ گوشت زہر آلود ہو کہ ایک یہودی بکری کے
دست کے گوشت زہر آلود کے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آپ نے اوس میں سے ایک لقمہ منہ میں
لے لیا تھا اور آپ کو سردرد اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا نکلتے اثر
زہر سے مرض موت کا ہونا اسلئے ہوا کہ آپ کی وفات بطور شہادت ہو ابو بکر صدیقؓ کی بھی موت
اثر زہر سانپ سے جس نے غار میں کھانا تھا ہوئی چنانچہ مشق شریف میں بروایت حضرت
عمرؓ فرمایا بحسب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سر شہادتین پر اعتراض ہوتا ہے
اور انھوں نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا
اسلئے کہ اگر شہادت جبریہ حاصل ہوتی تو اسلام میں بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سببیہ
حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہ ہوتی اسلئے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت میں
قتل کیا جائے اور اسکے گھوڑے کی کوچین کافی جاوین اور اور مصیبت کی باتیں بھی
بعد ازین انھوں نے لکھا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ذات سنین رضی اللہ عنہما کو بجائے
جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیئے کمال شہادتین کا بذریعہ اونکے آپ کو
عجائیت فرمایا انتہی سوا اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت
کا آپ کو بذات خود متحقق ہوتا ہے اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمائے تصریح کی ہے کہ
آپ کی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جو اب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف
سے یہ ہو سکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سریہ علی وجہ الکمال آپ کو
بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حاصل ہوئی اس لیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ تاخیر نہ ہو لہذا
ارتشاث یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونیکے تاخیر کر کے کچھ دوا غذا کھا کے نہ بھی مرے موجب بیان
شہادت کا شمار کیا جاتا ہے پس اصل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت
کاملہ جیسا کہ متقضی آپ کے منصب عالی کا تھا بواسطت حضرت سنین کے حاصل ہوئی
سریہ کا بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے امتداد مدت شہید ہوئے بخلاف

ترجمہ کلام شاہ عبدالعزیز
صاحب دارالاشہاد
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی برس کے بعد اپنے وفات پائی اور جبریل کا مل
 سبب امام حسینؑ کے پس آپ کی شہادت شہادات جملہ انبیاء و شہداء سے کا مل ہوئی
 اور تقریر شاہ عبدالغیر صاحب کی صحیح ہو خال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی
 ہوئی یہاں تک کہ آپ مسجد میں امامت کے لیے جگہ کے اپنے ارشاد کیا کہ ابو بکر سے کہدو کہ امام
 ہوں حضرت عائشہ کمٹی بہن مینے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہو گا پھر آپ کی فاقہ
 ہوگی تو لوگ ادسے منحوس سمجھیں گے اور اس لیے میں نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نرم لہن
 محراب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر بیتاب ہو جائیں گے اور مارے رقت
 کے نماز نہ پڑھا سکیں گے اپنے فرمایا کہ ابو بکر سے کہدو نماز پڑھاؤ میں پھر مینے غصہ سے
 کہا کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو اونھوں نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش
 ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوتے دوسرے کو امام ہونا ہرگز نپا بیے اور بعضی تو
 مین ہی کہ ایک بار جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پونچھنے سے موزن کے کعبہ
 طیار بنو عبداللہ بن زید سے فرمایا کہ لوگوں سے کہدو کہ نماز پڑھ لین عبداللہ نے ابو بکرؓ
 کو نپایا حضرت عمرؓ سے واسطے امامت کے کہدیا اونھوں نے مسجد شریف میں نماز پڑھانی فرما
 کر دی اپنے آواز حضرت عمرؓ کی سنی اور فرمایا کہ کیا یہ آواز عمرؓ کی نہیں ہی لوگوں نے عرض کیا
 کہ عمرؓ کی ہی آواز ہی آپؐ بنا کہید فرمایا کہ سو اب ابو بکرؓ کے اور کوئی امام نہو خدا کو اور مسلمانوں
 کو سو اب ابو بکرؓ کے اور کی امامت منظور نہیں حال ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے
 جمال جہان آنرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اوس مقام پر نہ کیا شہادت پنج سے بیتاب ہوئے
 اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد روئے گئے اور مسجد میں غل جپا میت در نماز
 خم ایڑہ تو تیا د آمد جہاں رقت کے محراب بفریاد آمد جہاں شریف تک وہ غل نہ نپا اپنے
 پونچھا کہ کیا ہی حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف میں قشرفین لیگئے اور نماز
 پڑھتی تھیں کہ لوگوں کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانوں تمہیں خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو

عمر بن خطابؓ
 حضرت عمرؓ
 حضرت عمرؓ
 حضرت عمرؓ

اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہے اور اب مین دنیا کو چھوڑتا ہوں اور ایام رمضان
 کبھی غلگین امت کو باین کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں
 اور آپ نے بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی ہو کہ انہما پیغمبر اوسکے سامنے انتقال کر جاوے
 اور جس امت سے خدا تعالیٰ ناخوش ہوتا ہو اوسکے پیغمبر کو زن رکھتا ہو اور اوسکے سامنے امت
 کو ہلاک کر کے اوسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہو فواف موافق روایات کتب حدیث کے بعد از انکہ
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز میں حسب الحکم امامت شروع کی دو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم بحالت نماز پڑھانے کے مسجد میں تشریف لیگئے ایک بار آپ ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز
 پڑھی صف بن بیٹھ کے چنانچہ صحیح ابن حبان میں ہے اور یہ آخر نماز آپ کی تھی اور ایک مرتبہ آپ
 کھڑے ہوئے ہی حضرت ابو بکر صدیق کے تشریف لیگئے ابو بکر صدیق نے چاہا کہ پیچھے بیٹھیں آپ
 نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور آپ پاس ابو بکر صدیق کے جائیٹھے اور امام ہوئے اور
 ابو بکر صدیق واہنی طرف آپ کے کھڑے ہوئے لوگ ابو بکر صدیق کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے
 تھے اور ابو بکر صدیق بطور کبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت
 صحیحین میں ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی صبح دوشنبہ کو حجرے کے دروازہ تک تشریف
 لائے اور پردہ اوٹھا کہ کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت پڑھانے کا حکم
 خوش ہوئے ابو بکر صدیق نے اسوقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو
 آپ مسجد شریف میں تشریف نہیں لائے ف حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیوں میں سے دو شخص کے پیچھے نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیق
 اور دوسرے عبدالرحمن بن عوف کے ایک سفر میں چنانچہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اپنے
 باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکے حاجت سے تشریف لانے میں
 دیر ہوئی صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو امام کر کے نماز شروع کر دی ایک گھنٹہ پڑھ چکے

کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوفؓ پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپؐ ایک رکعت اونکے پیچھے پڑھ کر ایک رکعت باقی اوٹھکر پڑھ لی اور ایک بار حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے اور نماز پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلہ قبا میں اسطے رض ایک نزع کے جو درمیان بنی عمرین کے تھا تشریف لے گئے تھے آپ کو دیر ہوئی صحابہؓ حضرت ابو بکرؓ کو امام کر کے نماز شروع کر دی اتنے میں آپ تشریف لائے ابو بکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زیدؓ کو آپؐ واسطے انتقام لینے خون زہد بن حارثہ والدہؓ کے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپؐ دست مبارک سے لوداؤں کے لیے بانڈھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر اُبی کے حاکم پر لشکر لیجاوین اوس کا فرسے جبکی رڑائی میں زمین حارثہ اور جعفر بن ابیطالبؓ در عبداللہ بن واحدؓ شہید ہوئے تھے انتقام بواجبی لین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر میں تعینات فرمایا حضرت اسامہؓ کے امیر کرنے میں سر تھا کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکر کشی تھی دلگامی خوش ہوا اور حضرت خنیل رضی اللہ عنہ کے متعین کرنے میں یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب صحابہؓ کے دل میں جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر میں لے گئے اور اصحاب لشکر کو عار نہ ہو کہ عمر مولیٰ کے بیٹے کو ہم پر امیر کیوں کیا بسبب بیماری آپؐ کے لشکر کی دکانی ملتی رہی اور ابو بکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تعیناتی سے علیحدہ کر کے خصوصی خدمت یعنی امانت مسجد شریف پر مامور کیا شنبہ کے دن دروز و فاس سے پہلے آپ کو افادہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپؐ رخصت ہوئے لشکر گاہ میں جا کے باہر مدینہ کے ٹھہرے یکشنبہ کو مرض نے زیادتی کی خبر سکر اسامہؓ ٹھہر گئے دوشنبہ کی صبح کو کہ ایک تو تخفیف ہو گئی اساتھہر آپؐ رخصت ہوئے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع طاری ہوئی ام ایمنؓ والدہ حضرت اسامہؓ نے یہ حال اونھیں کہلا بھیجا وہ پھر آئے اور بربرہ بن الحصبہؓ پہلی نے کہ علم بردار اوس لشکر کے تھے علم کو لاکے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازاں بنی بکر رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجائز حضرت اسامہؓ کے واسطے مشورہ مامور

۱۔ ابی خبیرہ
باب سولہ و تالیف
و الف تصور و تالیف

فمنها ما انقضت
عليه حكمه
بما كان مستحقا
لذلك من قبل
الملك العادل
الملك الناصر

خلافت کے رکھ لیا حال صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرقوم
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابو بکر اور صحابی عبدالرحمن کو بلا بھیج دو
ابو بکر کے لیے عہد خلافت کر دوں کہیں کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کے لیے اولی ہوں
پھر آپ نے کہا کچھ ضرورت نہیں خدایتعالیٰ اور مومنین خود سوا ابو بکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نہ کرے
صحیح مسلم میں تصریح یہ لفظ مذکور ہے کہ میں عہد نامہ خلافت ابو بکر کے لیے لکھ دوں چونکہ محدثین کا
دستور ہے کہ جو لفظ مطلب میں صریح ہوتا ہے اور مفید تر وہی ذکر کرتے ہیں اور جس کتاب کی
لفظ کو ذکر کرتے ہیں حدیث کی اسی کی طرف نسبت کرتے ہیں اگرچہ مضمون اس حدیث کا اسی
کتاب سے اعلیٰ رتبہ کتاب میں واقع ہو اسی سبب مشکوٰۃ شریف اور صواعق محرقہ میں کہ لفظ کتاب مذکور
ہو حدیث کو صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہے حضرت عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ
میں بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہے رام پور کے جو بعض علما نے شاہ عبدالعزیز
صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری میں بھی موجود ہے صرف مسلم کی طرف نسبت بجا ہے سو یہ
اعتراض سبب ناواقفی کے قاعدہ محدثین سے ہے حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہو کہ بخشبہ کے روز یعنی روز وفات چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کا غد لاؤ میں یہی
باتیں لکھ دوں کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو حاضرین خوب سمجھے نہیں بیماری کا آپ
بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی پرگنی تھی لہذا حاضرین میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا اے آؤ
اور بعضوں نے بنظر عدم تکلیف ہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے اور کتاب مذہب کا فی ہے یعنی ایسے وقت
تکلیف میں آپ کو محنت کرنا کچھ ضرور نہیں سبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضوں نے کہا
پھر پوچھ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپ تنگ ہو کے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر
آپ نے قلم دوات لائے کوٹھرایا اور تین باتیں متعلق تدبیرات ملکی فرما دیں کہ اور نہیں کہتے تو
اَجِزُوا الْوُفُودَ جَانِزَهُ وَاِنْعَامِیْے رِبُودُ فُودِکُمْ یعنی اون لوگوں کو جو قبل عرب سے آئے

ملاقات دیکھنے امور دین کے دینے میں آتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو خبریہ عرب
 سے محالہ اور تیسری بات اوی بھول گیا شاہ عبدالعزیز صاحب لکھا ہی وہ حکم سامان
 کر دینے اور روانہ کر دینے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی حکم اوسکی روٹی
 کا دیا تھا اس قصے کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں اور اس گمان سے کہ باب خلافت
 میں لکھنا آپ کو منظور تھا حضرت عمر کے بول دیکھنے سے وہ بات جاتی رہی اس
 کو عن مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہی اور نظر واقع کے جس طرح قصہ
 ہی اوس میں کچھ طعن نہیں خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی تھا پہلے ابو بکر صدیق کے
 لیے آپ نے جو لکھنا چاہا تھا اوسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیر اس کے ارشاد کرنے تھے
 سوز بانی ارشاد کر دیے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نفرماتے
 فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا بلکہ جب حضرت عمرؓ کی عرض کے موافق آپ لکھنے
 سے باز رہے معلوم ہوا کہ اسے حضرت عمرؓ کی اس معاملے میں بھی مثل معاملہ حجاب
 اذان دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تھیں اثنا عشر یہ میں طعن جواب طعن میں
 تمام مذکور ہو حال ازواج مطہرات کیسے کہا کہ آپ کو مرض ذات الجنہ ہو چکا ایک
 پہلی کی بیماری ہوتی ہی موشورہ حضرت ام سلمہ واسمار بنت عقیس کے کہ جسٹے میں ذات الجنہ کا علاج
 لکھ دیکھ آمین تھیں آپ کے لیے لکھ دیکھ تجویز کیا لکھ دیکھتے ہیں دوا کو بیمار کے مُنہ میں ایک ہی گلاب
 سے ڈالی جاوے سو آپ کے مُنہ میں ڈالی بہتر آپ منع کرتے ہے اشارے سے کہ سبب غلبہ مرض کے
 آپ دسوقت بول نہیں سکتے تھے گرنا اور وہ دوا دہان مبارک میں ڈالی آپ کے منع کرنے کو
 وہ لوگ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا ہمزہ دوا کھانے کو نہیں چاہتا ہی اسی طرح آپ بھی ملتے ہیں
 جب آپ کو اس حال سے افاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنہ تجویز کر کے دوا آپ کے
 مُنہ میں ڈالی تھی آپ نے فرمایا کہ ذات الجنہ شیطان کے اثر سے ہوتا ہی انبیاء کو ایسی بیماری
 نہیں ہو سکتی پھر آپ نے فرمایا جتنے آدمی گھر میں ہیں سب کے مُنہ میں دوا اوی طرح ڈالی جاوے

جانب سے

سلا لکھنا
 دال براد

سولے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ جس مشورے میں تھے سو حسب الحکم سو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب کے منہ میں ڈال دیا وہی طرح ڈالی گئی حتیٰ کہ حضرت میمونہ کے بھی یا آنکہ وہ وزوہار تھیں حال مرض موت میں آپ کو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال میں ہر اسان میں آپ نے مسجد شریف میں تشریف لیجا کے خطبے میں انصار کی خاطر داری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی حال حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی پہلے عبد الرحمن بن ابی بکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی آپ نے اس کی طرف دیکھا مجھے شوق آپ کا واسطے مسواک کے معلوم تھا میں سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہے میں نے پوچھا کہ آپ کیسے لے لوں آپ نے اشارہ کیا کہ ہاں لے لو میں نے مسواک عبد الرحمن سے لیکر اپنے دانتوں سے نرم کر کے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہؓ فرمایا کہ کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخر عمر میں سیراب دہن آپ دہن مبارک سے ملا دیا ف یہاں سے بہت خوبی مسواک کرنے کی پائی جا رہی کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور حدیثوں میں بہت تاکید مسواک کرنے کی ہے حتیٰ کہ آیا ہے کہ ایک کھت مسواک سے ستر رکعت مسواک کے برابر ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مشائخ یہ بات نقل کی ہے کہ جو شخص الزم کرے مسواک کا توقع قوی ہو کہ مرتے وقت کلمہ شہادت اور اس کی زبان پر جاری ہو گا اور فیون کھانہ کی زبان جاری ہو گا حال حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسے یعنی عبادت خانہ نصاریٰ کا ذکر کیا اور اس کی تصویروں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اون لوگوں کی عادت تھی کہ کوئی مرد صالح اون میں مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور تصویریں بناتے اور بھی آپ نے فرمایا کہ لعن اللہ الیہم ووالنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد یعنی خدا لعنت ہے یہود و نصاریٰ کو اور انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد کر لیا حال بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ سنا تھا کہ پیغمبروں کو قبل موت اختیار دیا جاتا ہے چاہیں دنیا میں رہنا اختیار کریں چاہیں ملا علی میں جانا سو میں نے سنا آپ کو قبل وفات کہتے تھے

خوبی مسواک
عائشہؓ فرماتے ہیں
مسواک کا

جس کے نام پر
باب نمونہ
فائزہ کے بیان

اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰی یعنی یا اے اللہ مجھے منظور ہو اور دلتے رفیقوں کے پاس جانا تب میں سمجھی کہ آپ کو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہیں حال قبل وفات کے آپ نے یہ حکم فرمایا اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلاموں کی فکھ کمان کی نماز کی متحقق ہوتی ہو کہ بوقت وفات بھی آپ نے اس کی تاکید فرمائی اور دھبی لونڈی غلاموں کی رعایت کی تاکید کی افسوس ہے کہ اب لوگ نماز میں بھی غفلت کرتے ہیں بہتر سے نہیں پڑھتے اور بہتر سے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہیں کرتے بالخصوص کعبہ کے بعد ہڈیا کھڑا ہونے اور درمیان نون سجدوں کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہیں اور اسے نماز کا عدم وجود برابر ہو جاتا ہے اور لونڈی غلاموں پر بھی ظلم کرتے ہیں چاہیے کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید پر خیال کر کے نماز کو خوب درست پڑھا کرین اور لونڈی غلاموں کو بہت محبت رعایت رکھیں حال بقول مشہور باری ہونے ہیج الاول دوشنبہ کو دوپہر ڈھلے آپ نے وفات پانی نزع کی تکلیف اچکھ بہت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ رنگ مبارک کبھی سرخ ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ بکھیر لگاتے تھے اور حال میں صبح مبارک آپ کی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ فخریہ کہنا کرتی تھیں آپ کی وفات گویا قیامت قائم ہوئی اصحاب اہل بیت پر ایسا بچہ ہوا کہ بیان میں نہیں آ سکتا حضرت عثمان کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمرؓ کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پانی جو کہے گا کہ آپ کی وفات ہوئی میں اسے قتل کروں گا ابو بکر صدیق اور حضرت عباسؓ سب اصحاب میں متقل رہے وفات پہلے کہ آپ کو افاقہ ہو گیا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی آپ سے اذن لیکر اپنی زوجہ بنت خاریج کے پاس بیٹھ گئے کہ ایک جگہ کنارے سے تھیں تھیں چلے گئے تھے خبر وفات کی پائے آئے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مدہوشانہ متوار بھالے کھڑے ہیں اور لوگ اون کے گرد ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا اور آپ کو خدا جلایا جیسے موسیٰ کو طور پر بلایا تھا آپ تشریف لائے منافقین کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیں گے منافقین نے

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں جمع ہو کے یہ تجویز کی کہ سعد بن عبادہ کو امیر کر لیں یہ خبر سنے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سقیفہ بنی ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہیں پہلے ہوئے مکان کو اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ بنو انصار میں اس قبیلہ میں ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ سقیفہ بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہاں پہونچ کر انصار سے اس بات میں گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت ایک تقریر اپنے دل میں بنا رکھی تھی میں نے چاہا کہ میں کروں حضرت ابو بکرؓ نے روکا اور خود تقریر کی جو باتیں میں نے سوچی تھیں بہت خوبی سے ادا کیں انصار کے فضائل اور مناقب بیان کیے اور ان کے حقوق کو بھی تسلیم کیا انھوں نے امارت کے باب میں جو دعویٰ کیا پہلے وہ کل امارت چاہتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں ہے اور ایک امیر تم میں یعنی مہاجرین میں ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی **لَا يَكُنْ لَكُمْ سَرَارٌ** سر دار اور بادشاہ قریش میں سے ہوں انصار خاموش ہو رہے تب ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ان کو آدمی عمر اور ابو عبیدہ میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ سب تقریر میں مجھے دیکھ ہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا نہ تھا نسبت باپ کے کہ میں امام ہوں ایسی جماعت پر جن میں ابو بکر ہوں میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھائے ہوتے کون امام ہو سکتا ہی ہاتھ دراز کرو انھوں نے ہاتھ دراز کیا میں نے بیعت کی اور حضرت ابو عبیدہؓ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعقِ محرقہ میں روایت معتبر لکھی ہے مسند امام احمد سے کہ بعد بھجوانے حضرت صدیق اکبرؓ کے سعد بن عبادہؓ بھی اسی وقت سمجھ گئے اور خلافت صدیق اکبرؓ کو انھوں نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہو کہ سعد بن عبادہؓ نے ساری عمر بیعت نہیں کی اور اس سبب مدینہ چھوڑ کے یمن کو چلے گئے معتبر نہیں ہی حال آپؐ وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرا اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دودہ خود پاک ہیں کہنے کو تلاش کیا کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اس میں اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑوں سمیت پھر سبؓ

نیز غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل و حضرت ابو بکر بھی وقت غسل کے حاضر ہوئے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس شرف میں سے ہمیں بھی کچھ نصیب ہوئے حضرت ابو بکرؓ نے ایک شخص انصار میں سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے میں اور اسی طرح کے کاموں میں مدد کریں حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ بد فعات جو لوگ آتے جاتے تہا تہا نماز پڑھتے جاوین منظور یہ تھا کہ اس شرف سے کوئی بے نصیب نہ رہے اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسدا طہر انبیاء کرام میں بعد موت کے مطلقاً تغیر نہیں آتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیاب ہو لینے دیا اگرچہ دفن میں تاخیر اتنی ہوئی کہ وہ شبہ کو بوقت سپہریا شب چار شبہ کو آپ مدفون ہوئے حال قبر کے باب میں یہ بات قرار پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطہ دفن کے متعین ہوا واسطہ کہ حضرت صدیق مثنوی رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی وہیں مدفون ہوتے ہیں جہاں ان کی روح قبض ہو اور مدینہ میں دو شخص قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ بغلی بناتے تھے اور ایک ابو عبیدہ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپ کی بغلی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپ کے نے کہ شہر ان دو کا نام تھا آپ کے بچھانے کی کملی قبر میں آپ کے تلے بچھا دی اور کہا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرہ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ مدفون ہوئے ف علیٰ کھارے کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر میں مدفون ہونا خواص نبی کرم سے ہو حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا تھا کہ تین چاند ان کے حجرے میں اترے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انھوں نے تعبیر کہی کہ تمھارے حجرے میں تین شخص ایسے مدفون ہو دیں گے کہ بہترین اہل ارض ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مدفون ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ سے کہا کہ یہ ایک چاند تھا ہے ہیں اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہوئے ایک قبر کی جا

ان جہاں

مران بزرگ

حجرہ شریفہ میں باقی ہی سوزِ ایت ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان مدفون ہوں گے
 حال حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسا ہی ہوا کہ سببِ غم کے جب تک جیتی رہیں مطلقاً نہیں
 اور چھ مہینے کے ہی بعد آپ کی وفات کے زینِ بہن بعد دفن کے قبر شریف پر آمین اور اصحاب کے کہا
 کہ نکھائے دل سے کیسے گوارا کیا کہ تم نے مٹی اپنے پیغمبر کے بدن پر ڈالی اصحاب نے کہا کہ ای بنت
 رسول اللہ خدا کے حکم سے مجبوری ہی پھر حضرت فاطمہؑ نے تھوڑی سی مٹی قبرِ اہل بیت میں لیکر سونگھ لی ریشہاں پڑے غم

اِنْ كَلَيْشَمَّ مُدَى الزَّمَانِ عَوَالِيَا
 صَدَّكَ عَلَى الْاَيَّامِ مِرْصَرَن كَيَا لِيَا

مَاذَا عَلَيَّ مِنْ سُبْحَةٍ اَسْحَدَا
 صَدَّكَ عَلَى مَصَابِي لَوْ اَتَّهَا

حال ایک اعرابی تین دن بعد دفن سے قبر شریف پر آیا اور اس نے کہا کہ خدایتعالیٰ نے فرمایا ہے
 وَلَوْ اَتَّهَرُوا اَنْفُسَهُمْ حَقًّا لَكَ فَاسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْ جَدَّوْا
 اللہ تو بابرِ جہنم اور اگر وہ لوگ جب ظلم کریں اپنی جانوں پر یعنی کوئی گناہ کریں اور تیرے
 پاس اور مغفرت مانگیں خدا سے اور مغفرت مانگے اس کے لیے رسول بیشک پادین خدایتعالیٰ کو
 توبہ قبول کرے اور ابڑا مہربان سو سے ظلم کیا ہو اپنی جان پر یعنی گناہگار ہوں حضور میں آیا ہوں
 کہ آپ میرے استغفار کریں تاکہ خدایتعالیٰ مجھے بخش دے قبر شریف سے آواز آئی فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ بِشَك
 اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا جذباتِ قلوب میں ہی کہ اس حکایت کو سب علمائے مذاہب اربعہ بخون
 نے مناسک میں کتاب میں تصنیف کی ہیں لائے ہیں اور استحسان کیا ہے فائدہ عظیمہ زیارتِ قبر
 شریف بڑے ثواب کی بات ہے اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِي
 بَعْدَ مَوْتِي فَكَانَ كَاَنْ يَزِيْرَنِي فِي حَيَاتِي مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَانَ كَاَنْ يَزِيْرَنِي فِي حَيَاتِي
 میری موت کے بعد گویا کہ اوس نے زیارت کی میری حالتِ حیات میں اور حالتِ حیات کی زیارت کے لیے
 آیا ہے لَا يَكُنْ مِنَ النَّارِ مَنْ زَارَنِي فِي دُوْنِهَا مِنْ خَلْقٍ لَّيْسَ لِي فِيهِ حَقٌّ وَلَوْ نَدَّوْا
 ملا نے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارتِ قبر شریف کرے وہ دوزخ میں نہ جائیگا اور یہ لفظِ شہد
 بھی یاد پڑتا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

بیان کن کہ
 اس حدیث میں
 اور زیارت کے
 میں نہ جائیگا
 اور یہ لفظِ شہد
 بھی یاد پڑتا ہے

بیان کن کہ
 اس حدیث میں
 اور زیارت کے
 میں نہ جائیگا
 اور یہ لفظِ شہد
 بھی یاد پڑتا ہے

میری شفاعت واجب ہوئی سلف کے خلف تک یہ عادت ہی ہو کہ جب حج کو جاتے ہیں اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہیں خدایتعالیٰ اپنے فضل عظیم سے طفیل جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گناہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں

فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان میں

قد مبارک میانہ تھانہ بہت لبنا نہ بہت ٹھنگان فی الجملہ لبنا بی سے قریب تھا اور حسین مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سے بلند معلوم ہوتے رنگ مبارک سرخ و سپید تھا گلابی رنگی و حلت بعضی روایات میں وارد ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا اَنَا اَمْلَمُ وَاخِي يَوْسُفُ اَكْبَرُ میں بیچ ہوں یعنی گورابا رنگینی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے ف اہل نکاح نے لکھا ہے کہ اچکے بانگ ہونے میں یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہے کہ دوسرے کو آپس کر لیتا ہے ع ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شدید اور بھی کھائے کو مزہ دار کر دیتا ہے جو کہ اسد جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت سے کیف کرے اور خلق کو آپ کے سبب با مذاق معرفت کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک میں ملاحظہ عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا تو سر مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگر و نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک نمک ہوتے کبھی نرم گوش نمک اور بالوں کے چھ میں آپ فرق کیا کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہیں اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بد نما ہوں نہ چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی روشن ابرو سر مبارک باریک تھیں کمان کی صورت ملی ہوئیں معلوم ہوتی تھیں اور مواقع میں ملی نہ تھیں دونوں کے بیچ میں کچھ فرق تھا درمیان دونوں ابرو دونوں کے ایک رنگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں سرخی

قد مبارک
رنگ مبارک

حکمت ملاحظہ ہو

کذا

نہ چہ نہ

شان مبارک

ملی ہوئی تھی اور پتیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا تھا۔
 شریف بڑی تھیں خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن پھولے ہوئے اور نہ دھبے
 یعنی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن بہت فراخ کہ بدناما ہو لہذا مبارک
 بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید مچلی تھے بوقت کلام نور آپ کے دانتوں سے ٹھکتا معلوم
 ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی کے معلوم ہوتی تھی دندان مبارک میں کشادگی تھی
 آگے کے دانتوں میں کھڑکی تھی چہرہ مبارک نہ لہبا تھا نہ ایسا گول کہ بدناما ہو مانند چودھویں رات کے
 چاند کے درخشان تھا بلکہ چودھویں رات کا چاند آپ کے چہرے کی خوبی کو نہیں پہنچتا تھا چنانچہ
 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے چہرے کو دیکھا سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا
 سو باند کہ چہرہ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا ریش مبارک بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو
 پر کرتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانپے میں ڈھلی ہوئی ہو
 خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت خوبصورت اور دونوں کندھوں میں فرق تھا
 دست مبارک لمبے تھے جوڑ ہاتھوں کے اور کندھوں کے بڑے قوی اور مضبوط بلکہ مساکر بن
 کے جوڑ ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم کسی دیبا و حریر کی
 نرمی اور لمبی نرمی کو نہیں پہنچتی تھی بغلیں آپ کی سفید تھیں خوشبو اور آتی تھی اور بالی بین
 نتھے جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہے اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی
 اور گلیان دست مبارک کی لمبی اور خوشنما درمیان دونوں کندھوں کے مہر نہوت تھی اور وہ
 گوشت پارہ تھا اور بھرا ہوا مانند بیضہ کبوتر کے اور گرد او سکے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے
 اور یہ جو مشہور ہے کہ اس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا تَوَحُّدٌ حَقِیْقٌ شَیْئٌ قَائِمٌ مَّصُوْمٌ
 سو یہ بات محدثین کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شامل میں لکھا ہے اھو
 پراور کندھوں پراور سینے پراور پندلیوں پر آپ کے بال تھے اور ایک خط مبارک بالوں کا سینے

میں نے
 حضرت
 جابر بن
 عبد اللہ
 سے روایت
 کی ہے کہ
 میں نے
 چاندنی
 رات میں
 جناب رسول
 اللہ صلی
 اللہ علیہ
 وسلم کے
 چہرے کو
 دیکھا سو
 میں چاند
 کی طرف
 دیکھتا تھا
 اور چہرہ
 مبارک کی
 طرف دیکھتا
 تھا سو باند
 کہ چہرہ
 مبارک چاند
 سے زیادہ
 اچھا تھا

دندان

چہرہ

ریش مبارک

گردن

دوش

دست مبارک

بغلیں

سینہ

پشت مبارک

گلیان دست مبارک

گوشت پارہ

چاندنی رات

چاند

تآبناف تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر بال تھے شکم مبارک ایسا صاف و شفاف و نرم تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف و شفاف کاغذ کے تختہ تہ کیے ہیں سینہ و شکم مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ تو نہ ہونہ نیچا دبا ہوا کہ بدنما ہو ساق مبارک ہموار و صاف و گول تھیں فی الجملہ باریکی اور نین تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور بیچ سے خالی اور اونگلیاں پائے مبارک کی قوی و خوشنما اور اونگوٹھے کے پاس کی اونگلی اونگوٹھے سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی اسی کہ سب خوبصورتوں پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ میں جمع کر دیا تھا بلیت خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات و انچہ خوبان ہمہ دارند تو تہاداری و پیرینشت سے بھی ایکویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سر اوسکایہ جو کہ آپ کا بدن فور تھا جیسے شمع کہ رویشٹ اوسکا ایک ہوتا ہو اور جو چیز اوسکے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن و منکشف ہو جاتی ہو اور اس سبب آپ کا سایہ تھا اسلیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہو نہ لطیف نورانی کا گویا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سائے نمونے کا خوب محنت لکھا ہی اس قطعے میں قطعہ پیغمبر مآبؐ کا سایہ و تاشک بدل اقلین نیفتد یعنی کہ ہر کس کہ پیرواوست و پیدا است کہ بر زمین نیفتد و جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اوسکے ہاتھ میں خوشبو آتی اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیوں نے شیشے میں کر رکھا تھا و لٹھنوں کے بجائے عطر لگا دیتی تھیں سب خوشبو یوں سے اوسکی خوشبو غالب ہوتی تھی جس کو چہ میں آپ نکل جاتے اوس سے خوشبو آتی یہاں تک کہ پھر جو وہاں نکلنا خوشبو سے پہچان لینا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں آپ جہاں قصائے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب میں آپ کے قذارت اور بدبو تھی رات میں ایک بار برتن میں آپ نے پیشاب کیا تھا ام ایمن نے دھو کے سے پی لیا مطلق بخانا کہ پیشاب ہو آپ نے سن کے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ کھیکا لہذا فقہانے لکھا کہ کبول اور برازا پکا بخش تھا چنانچہ عینی شاح بخاری نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مذہب امام ابو حنیفہ

شکم مبارک
بہت خوشنما
اور سوا اسکے
بدن مبارک پر
بال تھے

نورانی
ظہر مبارک
کے سایہ میں
خوشبو آتی

پیشاب
میں آپ کے
قذارت اور
بدبو تھی

رحمہ اللہ کا یہی ہی خوشبو آپ کو دنیا کی چیزوں میں بہت پسند تھی اسلئے کہ آپکی ہجنس تھی اور
 بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو عورتیں بہت پسند تھیں اور آپ کو خدا تعالیٰ نے چالیس مرد
 کے برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو اچھا کھانا پسند تھا راوی جیثیہ لکھا
 کہ وہ چیزوں سے تو اپنے حظ اٹھایا یعنی خوشبو اور نسائے اور تیسری چیز یعنی طعام سے
 آپ متنع نہ ہوئے بلکہ قصد آپ بھوکے رہتے یہاں تک کہ شگم مبارک پر پتھر بازو دھتے اور باو صفت
 ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نہا پر قادر ہونا کہ ایک ات میں سب ازواج مطہرات کے پاس
 ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہی بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام دنیوی کا حصول
 طاقت میں تھا اسلئے آپ کو طی کا روزہ رکھنا جائز تھا اور است کو ناجائز ہی آپ نے فرمایا کہ کو
 تم میں مجھ سا جو میں خدا تعالیٰ کے پاس ات کو رہتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے کھلا پلا دیتا ہے یعنی
 بسبب غذاے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہیں ہوتی کھسی بدن مبارک
 پر نہیں بیٹھتی تھی اس سبب کہ کھسی نجاست پر بیٹھتی ہو ایسے جسد اطہر پر کیسے بیٹھے جس جانور
 آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول برا نہ کرتا آپ کہ بدن مبارک سبب ہوتا تھا کھسی
 کنوؤں کے شیریں ہو جائیگا اور کبھی ایک قطرہ اسکا کسی طفل شیر خوارہ کے منہ میں ڈال دیتے
 بہتر از شیر مادر اسے قوت دیتا کہ دن بھر اسکو حاجت دودھ پینے کی نہوتی اور سوتے میں اگر
 اکھیں آپ کی بند ہوتیں لیکن دل آپکا بیدار رہتا تھا لہذا جو اسوقت آپ کے پاس باتیں کرتا سب
 آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہیں جاتا تھا اور سوتے میں آپکا تنفس یعنی سانس لینا
 ظاہر ہوتا آپ خزانہ کبھی نہیں لیتے تھے اسلئے کہ خزانہ ایک آواز نا پسند ہو اور خدا تعالیٰ نے
 سبنا پسند باتوں سے آپکو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے منو خزانے کا
 بیان کیا ہی بدن مبارک اور جائزہ مبارک میں جن نہیں پڑتی تھی اور یہ جو حدیث میں آیا ہے
 کان یفلی ثقبۃ یعنی آپ اپنے کپڑوں کی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہے ملاویہ جو
 کسی اور کی جون جو آپ کے کپڑوں پر چڑھ آئی تھی اس کے دفع کرنے کے لیے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

جان
 اور چن
 دنیا میں

راوی جیثیہ
 لکھا ہے

اب
 دامن

اور بعضوں نے لکھا ہے کہ خس خاشاک وغیرہ سے صاف کرنے کو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع امکان تھا کہ ایسے جسد طہر اور نظیف اور لباس معطر و معبر میں جون پڑیں جون تو بہت کثافت میں پیدا ہوتی ہے اور آپکو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلہ کھیلنا پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے شل شیطان فرمایا بالوں کے دھونے اور لنگھی کرنے کا اور تیل جھلیل لگانے کا آپ نے حکم دیا ہے لیکن اس قدر اوقات اسی میں مشغول ہے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کیا کرے

فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان میں

خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ لَكَلِيْلٌ خَلْقًا عَظِيْمًا بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے خلق کو عظیم وعدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عائشہؓ نے کسی نے آپ کے اخلاق کو پوچھا انہوں نے کہا کہ گانِ خَلْقُهُ الْقُرْآنُ آپ کا خلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپ سب سے متصف تھے وضع آپ کی باوقار تھی جو ایجاب رگی آپکو دیکھتا ہی بہت کھاتا مگر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور باجیت کرتا تو آپ کی محبت اور سکے دل میں آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتے منتظر اس کے رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک بکشاوہ پیشانی و روئے خندان ملتے کبھی آپ کی زبان پر بخش یا کلام درشت جاری نہوتا جو کوئی آپکو پکارتا آپ فرماتے لیکن یعنی حاضر اصحاب میں کبھی پانچ پھیلا جس مجلس میں تشریف لیجاتے کہ راہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور صدر مغل کا کمرے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑ لیتا جبکہ ہنچھوڑتا آپ ہنچھوڑاتے کبھی کسی شخص کو آپ نے اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر ہمدین اور اپنی ذات کے لیے کبھی آپ نے بدلائنیں لیا اور کسی پر غضب نہیں کرتے تھے مگر جبکہ حد و آئینی سے تجاوز ہوا اور اس وقت میں خدا تعالیٰ کیواسطے ایسا آپکو غضب ہوتا کہ کوئی آپ نہیں لاسکتا تھا بڑھی عورتیں جو آپ کو اپنے کام کے لیے ساتھ لے لیتیں آپ ساتھ ہو لیتے اور کام کر دیتے ایک یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعده معینہ ہنوز وعدہ متقاضی نہیں ہوا تھا کہ

وہی ہے جو آپ کو اپنے کام کے لیے ساتھ لے لیتے اور کام کر دیتے ایک یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعده معینہ ہنوز وعدہ متقاضی نہیں ہوا تھا کہ

اگے تقاضے شدید کیا جون جون درستی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اوس نے کہا کہ تمہارے
خانہان میں ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے اس بات کو سن کے حضرت عمرؓ بتا دیے اور اوس
یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف میں نہوتا تو میں تیری گردن مارتا اپنے حضرت
عمرؓ سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے تھا کہ مجھ سے اول کے لیے کہتے اور اوس سے تقاضا نرمی کے لیے
کہتے اوس کو زجر چاہیے تھا جاد اوس کا قرض ادا کر دو اور بیس صاع عوض اوس سے جھگڑنے کے
زیادہ درجہ سے یہودی نے یہاں تک حال دیکھا اسی وقت ایمان لایا اور کہا کہ میں نے کتب ربیعہ
میں بغیر آخر الزمان کی صفت میں دیکھا ہے کہ جون جون کوئی اون سے درستی کرے وہ نرمی
کریں مجھے اوس صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اپنے شک بغیر آخر الزمان میں آپ کی
نرم خوئی یہاں تک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اوسکی تعریف فرمائی **فَبِمَا كَرِهَتْ مِنْهُ لَلَّهِ لَسْتُ**
لَهُمْ وَلَوْ كُنْتُ فَظًا عَلَيَّ الْقَلْبُ لَا نَفَضُوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اس کی بڑی مہربانی
ہو کہ تم نرم ہوئے مسلمانوں کے لیے اور اگر تم درشت خوشخت نہ ہوتے تو بیشک پریشان
ہو جاتے تمہارے گرد سے برکت کے لیے مہینے کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لاکھ
درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوس میں اُالین آپ اُنکی خاطر سے اگرچہ جارح کے
دن ہوتے ہاتھ اُنکے برتنوں میں اُال دیتے با اُنکے بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس
میں اصحاب بے تحلف بہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتیں جو خلاف شرع نہو تیں اگرچہ ظرافت
کی ہوتیں آپ کی مجلس میں کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس میں ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو
میرے بھتیجے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئے اُنھوں نے کہا کہ میں سفر کو جاتا تھا میں نے پرش
کے لیے سٹو کا ایک بُت بنایا راہ میں تو شہ ختم ہو گیا میں نے اوس بت کو توڑ کے کھایا سو مجھے
تو بت یہ نفع دیا ایسی باتیں ہنسی کی بھی مجلس شریف میں مذکور ہوتی تھیں آپ کبھی مزاح بھی
ہنسی کی بات اصحاب فرماتے تھے مگر سو ابچ کے نہیں فرماتے تھے ایک شخص نے آپ سے سواری
مانگی آپ نے فرمایا کہ میں تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ درنگ اوس نے کہا کہ میں اونٹنی کا بچہ لے کے

ابن زید دوقان
فی الامور

کیا کرو گھا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے ہیں تو کہے ہوئے ہیں سو یہ بات سچی
تھی براہِ ظرافت آپنے اس طرح فرمایا ایک شخص تھا زاہر نام گا نون میں رہتا تھا گا نون کی چیزیں
بطور ہڈی کے حضور اقدس میں لایا کرتا تھا اور آپ اوسے شہر کی چیزیں خرید کر دیا کرتے تھے
اور فرمایا آپنے زاہر بادیشہ کا وکھن وکھن کا حضورؐ یعنی زاہر ہمارا گا نون کا آدمی ہو اور ہم اوس
شہری ہیں یعنی دکانوں کی چیزیں ترکاری وغیرہ لے آتے ہیں اور ہم شہر کی چیزیں اونکو خریدتے
ایک دن زاہر بازار میں کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپنے جا کے اونکو پس پشت سے لپٹا لیا اونھوں
نے دیکھا تھا کہنے لگے کون ہے چھوڑنے پھر حبابہ کو معلوم ہوا کہ آپ ہیں بیٹھ اپنی مبارک
سے خوب چٹا دی بھر آپنے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت میری تو
بہت کم ملے گی سیاہ فام تھے اور صورت اونکی اچھی تھی اس سبب اونھوں نے یہ بات کہی آپنے
فرمایا لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک تم کم قیمت نہیں یعنی اللہ کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول ہو
اور نہ کیسے مقبول خدا ہوتے کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محب اور مقبول تھے ایسی ہی
باتیں ظرافت کی آپ واسطے طہیت قلوب سلمین کے براہِ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام
اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دودھ لینا اور کام
گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپکے خادم تھے وہ کہتے ہیں دس برس میں ابی حذیفہ
کری قسم ہی خدا کی کہ سفر و حضر میں جب قدر میں آپ کا کام کرتا تھا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کرتے
اور کبھی دس برس کے عرصے میں آپنے مجھے جھڑکا نہیں اور نہ ان کہا اونہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام
کیون نہیں کیا یا فلاں کام کیون کیا اور سواری فرماتے تھے براہِ تواضع ہر سواری پر اونٹ چھوڑ
پر خیر میدار گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے تھے ایک سفر میں اصحاب نے ایک
بکری ذبح کی کھانیکے واسطے اور آپ میں کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال صاف میں دو گنا
ایک نے کہا کہ گوشت میں بناؤں گا ایک نے کہا کہ میں پکاؤں گا آپنے فرمایا کہ کھڑیاں چگل سے
میں اونٹ لائوں گا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کا ہیکو تکلیف کریں آپنے فرمایا

سیدنا محمد مصطفیٰ

کہ خدا تعالیٰ ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کے بیٹھے اور کام میں یک
 نہوا اور آپ جا کے کڑیاں اٹھا لائے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب آپکو مسجد کو تشریف لائے
 دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب کہ جانتے تھے کہ آپکو یہ بات ناپسند ہو یعنی
 بنظر شفقت باین خیال کہ برابر کھڑے ہونے میں کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہو لوگوں کو تکلیف ملی
 اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہوا کریں صحابہ مقتضائے اکابر فوق الکتاب کا رہند ہوئے
 اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے منع ہے اور حدیثوں سے جواز قیام کا واسطہ
 شخص منظم کے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہی امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن
 میں اس مسئلہ کو لکھا ہے اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلہ کے بیان میں انھوں نے علیحدہ تصنیف کیا ہے
 اور احادیث سے بلائی قویہ جواز قیام کو ثابت کیا ہے آپ مسکینوں سے بہت محبت رکھتے ہر غریب اور
 امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شہر اور عزت کی توقیر کرتے، بحسب تہہ ہر ایک
 سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دست رکھتے تھے جو بیمار ہوتا اونکی عیادت کو تشریف لجاتے
 اور غمزدہ کے گھر و ہسپتال پر بھی تشریف لجاتے جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلہ کر دیتے
 اویسی قدر یا اوس سے زیادہ اور شہت آپکی اکثر تبدیلہ رو ہوتی اور ایک مجلس میں سو سو بار ہفتہ گزار کرتے اور
 نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھٹا اور باین کثرت نماز پڑھتے اور مسجد میں قیام کرتے کہ پانوں مبارک ورم گئے
 لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں
 معاف کر دیں ہیں آپ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی
 مہربانی کی ہے تو کیا میں بندہ شکر گزار نہ ہوں اور شکر اوس مالک کی نوازش کا ادا نہ کروں آپ جو
 ہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے کبھی آواز سے نہیں ہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ
 سامع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تفہیم سامع کے تین بار کر فرماتے اور ہر ایک سے اوسکے فہم
 کے موافق کلام کرتے اور اسد جل جلالہ نے آپکو جوامع الحکم عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
 تمثوری ہو اور معنی بہت ہوں جیسے لَا تَمْنَأُ الْعَمَالُ بِالْثَنَائَاتِ سب عمل موافق سیرت کے ہیں بھی

نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث سے صد ہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہیں اور علمائے محدثین اور فقہانے ایک فقرہ کی شرح میں لکھا ہو یا کفر حُسنِ اسلام المرکز کہ مکالا یعنی یہ دینی آدمی کی خوبی اسلام میں سے یہ بات ہو کہ جس بات میں کچھ فائدہ نہ ہو مگر یہ حدیث بھی صد ہا امور دینی اور دنیوی میں کارآمد ہو اسی طرح اور بہت سی حدیثیں ہیں شجاعت اور سخاوت میں آپ سے غالب تھے شجاعت کا یہ حال تھا کہ جنگِ حنین میں جھوٹ لشکر کو ابتداء میں ہزیمت ہوتی تھی آپ نے بغلہ شہبائے کو جسکا نام دل لدا تھا لگے بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ میں نبی ہوں جو محمد نہیں میں بیٹا عبدالمطلب کا اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ میں تشریف رکھتے اور ہم لوگ جا کے آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب میں لائیں فرماتے تھے حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کرتے تھے اور جو نہ ہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جو دیتے اور اسطرح خراج کرتے کہ فقر و ناداری سے بڑے حتی کہ بعضے کفار جیسے صفوان بن امیہ سب آپ کی سخاوت کے سلمان ہو گئے اوسکے حق میں آپ کی سخاوت ہی معجزہ ہو گئی صفوان نے کہا کہ خیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہیں سب عبادات میں فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست غریب کی طرح رکھتے نگلیہ لٹکے نکھاتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور کھاتے کو کبھی برا نہ کہتے ہوتا کھاتے نہیں اوتھا دیتے دودھ اور شیر پینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ نے کھایا ہو تبسم اللہ کر کے کھاتے اور ہر کام کو تبسم اللہ سے شروع کرتے اور سید ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر استنجایا ناک جھاڑنے میں ایسے کام یا تین ہاتھ سے کرتے جس خرمین بوسے برائے جیسا کچا لسن یا کچی پیاز اوسکو نکھاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت رکھتے اس سبب کہ باعث ہو صفائی اور نظافت کا سواری میں آپ کو گھوڑا بہت پسند تھا دست مبارک گھوڑے کی پیشانی پر پھیرتے اور آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہو

فصل تیسری معجزات کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو چھوٹے

بیشمار معجزات
ہوئے ہیں

بیان معجزات
میں لکھا ہے

بیشمار معجزات
ہوئے ہیں اور بیشمار
معجزات ہیں جن کو
اللہ جل جلالہ نے
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو عنایت
فرمایا ہے

رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں اسی طرح ہم کہ اہل کتاب نہیں بوقت جنگ محمد یون پر کہ اہل کتاب
ہیں غالب آئیں گے اللہ جل جلالہ نے ابتدا سورہ روم میں خبر دی کہ فی الحال تو فارسیوں
پر غالب آگئے ہیں مگر پھر رومی فارسیوں پر غالب آجائیں گے چند سال میں نو برس کے اندر
وہ سکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانوں کی فتح کفر پر بدر میں ہوئی اسی دن فارسیوں
رومی غالب آئے اور اللہ جل جلالہ نے اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور
اوس آیت میں ایک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اوس آیت میں ہی یوسف علیہ السلام
یُنْصَرُ اللَّهُ اَوْس دُنْ خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اوسکے بھی واقع ہوا کہ
جس دن رومی فارسیوں پر غالب آئے اسی دن کہ روز بدر تھا مسلمانوں کی بھی مدد ہوئی
خدا تعالیٰ کی جانب سے خوش ہوئے فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہوئے اور فتح عظیم
کہ باعث تقویت عظیم ہووے مسلمانوں کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر
دی تھی کہ یہودی کبھی کسی لڑائی میں مسلمانوں پر غالب نہوں گے اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ یہودی قریطہ اور بنی نضیر اور بنی قنیقلہ اور خیبر والے سب کے مسلمانوں لڑائی میں غالب
ہوئے کسی نے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت رشده ملے گی اور اوسکے دین کو اوسکے وقت میں حق
و شوکت ہوگی مطابق اوسکے چار بار با صفا ظیفہ رشده ہوئے اور دین اسلام کی اوسکے وقت
میں بڑی قوت ہوئی اسی طرح اور بھی پیشین گوئیاں قرآن مجید میں ہیں کہ کتب تفسیر وغیرہ میں
مذکور ہیں اور رسالہ الکلام مہین میں بھی فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہیں محبت و صلح بخاری اور
مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ
نکلے گی کہ اوسکی روشنی سے شہر بصرہ کی پہاڑیاں جھکانام احقاق الاہل ہو روشن ہوں گی
سولہ ہجری میں متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلے گا اور ایک مدت تک
رہی پھر معدوم ہوگی تفصیل سے حال اوس آگ کا حملہ لایحجاز فی الاعجاز بنا لایحجاز میں کہ اسی

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

پیشین کو نام نہاد قرار دیتے ہیں

پیشین کی رسوم مندرجہ

مجلس شورای اسلامی

عزت اللہ علیہ السلام
میں واقع ہو کر اس کی شجہ
نہ خدائے تعالیٰ پر

شاہان
اوسون کی
نصف کی

منہج شریعت میں

زمانہ ظہور میں قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی ہو اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخبار
دارالمصطفیٰ امین کہ سید سمنودی کی تصنیف ہو اور جذبا القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شیخ عبدالحق
دہلوی میں مذکور ہو اور الکلام المبین میں بھی احوال و سکا فی الجملہ مشرح ہو معجزہ
سنن ابو داؤد میں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانوں کے ایک
شہر کو مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا اور اس کے بیچ میں دجلہ ہوگا گھیر سکے اور مسلمان ہاں کے تین
قسم ہو جائیں گے بعض بادشاہ ترک کی پناہ میں آجائیں گے وہ ہلاک ہونگے اور بعض اپنا
مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعض ہتھیار لینگے اور
لڑیں گے وہ شہید ہونگے انتہی مطابق اسکے واقع ہوا کہ ترکان تناری نے شہر بغداد کو کہ بیچ میں
اسکے دجلہ ہو محمد مستقیم باسد خلیفہ عباسی میں آگے گھیرا اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہنے
بادشاہ اتراک کے پاس حاضر ہوئے اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری منزل میں ان دن
سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مار گئے اور تباہ ہوئے اور ایک
جماعت نے جہاد کیا اور کچھ جہاد گلوں نے شہادت سے رنگیں ہوئے معجزہ ۴ عمار بن یاسر کے لیے اپنے
فرمایا کہ گردہ باغیوں کا دھنیں قتل کریگا مطابق اسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ تھے اور
لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے معجزہ ۵ اپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمانؓ بوسے
میں شہید ہونگے مطابق اسکے واقع ہوا معجزہ ۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے
شہادت کی خبری تھی کہ قاتل ان کا سر میں تلوار مارے گا و اڑھی پر خون بہے گا مطابق اسکے ہوا
معجزہ ۷ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے فرمایا تھا کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کے دو بڑے گرد ہوں میں صلح کروں گا مطابق اسکے ہوا کہ حضرت امام حسنؑ نے حضرت
صلح کر لی معجزہ ۸ حضرت امام حسینؑ کے لیے اپنے خبر دی کہ گولیاں شہید ہونگے مطابق اسکے ہوا
معجزہ ۹ فتح بیت المقدس کی اپنے خبر دی تھی سو حضرت عمرؓ کے وقت میں فتح ہوا معجزہ ۱۰
اپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسری میں جو خزانہ ہو مسلمانوں پر تقسیم ہوگا مطابق اسکے محمد حضرت عمرؓ

معجزہ ۱

معجزہ ۲

معجزہ ۳

معجزہ ۴

معجزہ ۵

معجزہ ۶

معجزہ ۷

معجزہ ۸

حضرت عمرؓ کے لیے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اوسکے ہوا ابو لولو مجوسی کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھتے میں صبح کی وقت اوس نے زخمی کیا شہید ہوئے۔ **محب** شہرہ عدی بن حاتم سے اپنے فرمایا تھا کہ ملک عرب میں سب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہو کے حیرہ سے حج کے لیے آوے گی اور کچھ خوف و سکو سوا خدا کے کسی کا نہ ہوگا مطابق اوسکے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شترسوار کو کہ تنہا حیرہ سے حج کے لیے آئی تھی دیکھا **محب** شہرہ اپنے خبر دی تھی کہ احبار الزیت پر کہ تھرہ میں ایک طرف تھے کے چکنے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اون میں تیل چھڑا ہی خون ہیگا مطابق اوسکے عہد یزید پلین واقعہ حرہ وہاں واقع ہوا دینے کے لوگ یزید سے منحرف ہو گئے اور اوسکے حاکم اور سب بنی اسید کو دینے سے نکال دیا تب یزید نے مسرت میں عقبہ کو ایک بڑا لشکر جو خواہ لیکر دینے پر بھیجا اور اوسنے جاکے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احبار الزیت پر باخترہ کہتے ہیں پھر مٹی زمین چلی ہوئی کو اسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اوسکا نام ہوا **محب** شہرہ اپنے خبر دی کہ میری ام کے لوگ دریاے شوری میں جہاز پر سوار ہو کر جہاد کر گئے اور ام حرام بنت ملحان میں ہوئی مطابق اوسکے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ بامارت حضرت معاویہ دریا میں جہاز ہوا اور ام حرام بھی وہاں تھیں بلکہ سواری کے اوپر سے گر کے پھرتے وقت گر گئیں **محب** شہرہ اپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سے پہلے وہ آپ ملتی ہوئی تھیں ہاتھ لے لے ہوں یعنی بعد آپ کے ازواج مطہرات میں سے پہلے وفات اون بی بی کی ہوگی جو بہت سخی ہیں میں زیادہ لے ہاتھ والی کنایہ تو زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات معنی حقیقی تھیں لگین لکڑی سے آپس میں ہاتھ ناسپے پھر جب حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا سمجھیں کہ مراد لے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اس لیے کہ سب بیویوں میں زیادہ وہی سخی تھیں **محب** شہرہ حضرت ثابت بن سبن بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت اپنے خبر دی تھی کہ اونکی موت بہادت ہوئی مطابق اوسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ **محب** شہرہ ایام منامین کفار کو ابو جہل وغیرہ

معجزہ ۱۸
میں کوفے کے گھوڑوں پر
بہت دور راہ
کی راہ میں
حرام حاکم
خان کی بیوی
رحلہ مملہ

منہجہ ۲۱

مع ۲۲
ذکر شوق

آپؐ درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا اور
ٹکڑے اتنے خرق سے ہو گئے کہ جبل حرا دو نوں کے درمیان میں نظر آتا تھا آپؐ پکار کر کے کہا اؤ
لوگوں سے کہ گواہ رہو میں نے اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن بسبب قدرت ازلی کے ایمان لئے بلکہ کہنے لگے
کہ یہ جادو ہی کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اور اپنے مشاہدے کو یہ ٹھہرایا کہ نگاہوں پر ہماری جادو کیا کہ
ہمیں ایسا نظر آیا یعنی نظر بندی کی اس معجزے کا کلام اللہ میں بھی ذکر ہوا قَتَبَتِ السَّكَاةُ
وَالشَّقِ الْقَمَرُ وَلَانَ يَرْوَا اَيَّاهُ لَيْعَرُ ضُؤَا وَيَقُو لَوَا سَحَرُ مُسْتَمْسَحَرُ قَرِيبًا
قیامت او بھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں
جادو ہی کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی اور احادیث کی دایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہی
کفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بندی ہی تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم نہوا ہو گا دور کے
شہروں سے اؤن نوں جو اشخاص کے میں آئے اؤن سے پوچھا سب نے بیان کیا فی
الواقع ایسا ہوا تھا اور ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینوں نے
دو اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب جرام علویہ میں خرق والتیام نہیں
ہوتا سو یہ اعتراض محض یہودہ ہی اہل ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز اس
باس کے قابل نہیں اور حکما میں صرف مشائخ اس بات کے قائل ہیں سو کوئی دلیل اس بات
پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق والتیام نہیں قائم نہیں کی چنانچہ صدر شیرازی نے
شرح ہدایۃ الحکمتہ میں کہ مشہور بصدر ای سبات کو دو مقام پر لکھا ہی اور حکماء انگلستان نے
کہ بروضع فیساخو رس اثراتی ہیأت کو قائم کیا ہی بھی ثابت کیا ہی کہ سب سے مثل نہیں کے
قابل خرق والتیام ہیں دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اسے دیکھتے
اور اونکی تواریخ میں بھی مندرج ہوتا سو اسکا یہ جواب ہی کہ بلاد دور دست کے لوگوں سے بوقت
وقع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضل میں مشاہدہ کو زمانہ ہند
کے ایک اہل کما ہے محل سے چاند کا شق ہونا اور اپنے پندتوں کے بتانے سے دریافت کرنا

کہ یہ معجزہ پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہنچی بھیجین اور سلمان بنکے
 مسمیٰ عبد اللہ ہونا مذکور ہو اور سوانح احرار میں بھی یہ قصہ مذکور ہو اور لکھا ہو کہ وہ شہر دھار کا راجہ
 تھا اور کنارا شہر پر اسکی قبر ہی اور بہتیری جگہ اور سوت دن ہوگا جیسا کہ قواعد ہیئت سے ثابت ہوتا ہے
 اور بہتیری جگہ چاند برت میں یا ابر میں چھپا ہوگا ایسی جگہوں کے لوگ چاند کے حال پر اسوقت
 کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگوں کی عادت ہی مسقف مکان میں بیٹھتے ہیں برآمدی
 کی نظر چاند پر نہیں ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار تھا اور پہر دو پہر
 اس امر کو نہیں ہوا تھا پس اکثر اشخاص کا مطلع نہ ہونا اور اپنی تواریخ میں لکھنا موجب تعجب نہیں
 تو ریت متداول یہود نصاریٰ میں حضرت یوشع کے لیے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہو اور سکوا اور
 بلاد کے لوگوں نے نہیں دیکھا اور نہ اپنی تواریخ میں کسی نے درج کیا حال آنکہ وہ قصہ دن کا تھا
 پس جس طرح بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر اہم میں اس قصہ کی تکذیب لازم نہیں آتی
 اس قصہ کی کہ رات کا تھا بطریق اولیٰ تکذیب نہیں ہو سکتی رسالہ الکلام اللبین میں راقم نے اس
 مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک سالہ خاص اسی اعتراض
 کے جواب میں بہت اچھا ہے معجزہ ۱۳۰۰ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر میں ایک دن حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر ٹکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی تین گھنٹے
 تھی اور آفتاب غروب ہو گیا تھا آپ جگے جگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی
 فوت ہو گئی آپ نے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ دسکی پہاڑ پر پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی
 پڑھ لی ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طرق معتبرہ سے ثابت ہے معجزہ ۱۳۰۱ حضرت ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ کی ماونکے پاس بیٹے میں آئی اونھوں نے اس سے اسلام لانے کو کہا اس نے انکار کیا
 اور جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑا کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پڑا رنج ہوا اور روئے ہوئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور حال عرض کیا اور آپ دعا اپنی ما کے ہدایت کی چاہی اپنے
 فرمایا اللہم اھدنا فی ہریرۃ یا اللہ ہدایت کرا بی ہریرہ کی ما کو بعد اس کے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے

معجزہ ۱۳۰۰

معجزہ ۱۳۰۱

گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی کرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہوا آتی تھی ابو ہریرہ نے کواڑ
کھلوائے اور انکی مائے کہا تمہرے حب نہا چکین حضرت ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ
اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ابو ہریرہ نہایت خوش ہوئے یہاں تک کہ سبب خوشی
کے اور تھیں ونا آیا اکثر نشہ خوشی میں بھی رونا آجاتا ہی سورتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے
اور اپنی مائے اسلام حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تعریف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یا ابو ہریرہ
کی ایسی کافرو شقیہ نہاد تھی یا آپ کے وعما گئے ہی جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئیں اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
اَشْرَفِ الْمُسْلِمِیْنَ حَبِیْبِکَ وَ صَفِیْکَ وَ اِلٰہِ اَجْمَعِیْنَ **معجزہ ۲۳** جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے تھوڑے چھوٹے روئے میں دعا برکت کی اور
فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو اور چھوٹے روئے میں ایسی برکت ہوئی کہ حضرت ابو ہریرہ
قریب تیس برس تک ہمیشہ اس میں سے خراج کرتے رہے اور منون چھوٹے روئے کی راہ میں بیٹے
اور وہ کم نہوئے بروز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا شعر اویھا اس باب میں مشہور ہے **شعر** لِلنَّاسِ کَھْمٌ وَ لَیْ فِي الْیَوْمِ
کَھْمَانِ ۝ فَقَدْ لَجَّ رَآیَ قَتْلَ الشَّیْخِ عُثْمَانَ ۝ یعنی لوگوں کو ایک غم ہی اور مجھے آج دو
غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقتول ہونا حضرت عثمان **معجزہ ۲۴** سلمہ بن اویس رضی اللہ عنہ
کی جنگ خیبر میں ہڈی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی تھا **معجزہ ۲۵** قتادہ بن
النعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں بسبب زخم کے آنکھ نکل کر رخسارے پر پڑ آئی جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اوسکی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ
سے اوس میں زیادہ روشنی تھی **ف** یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ میں اوسکا تقاضا تھا
عمرو بن العزخیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے نظم
اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَأَلَتْ عَلَی الْخَدَّ عَیْنَهُ ۝ فَوَدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفَیْ اَیْمَا رَدِّ ۝

۲۳

۲۴

۲۵

فَعَادَتْ لَهَا كَانَتْ بِأَحْسَنِ وَجْهِهَا فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا حُسْنَ مَا كَلِمَةٍ
 میں بیٹا اوس شخص کا ہون کہ بہ انہی میں رخسارے پر آنکھ اوسکی پھر پھر رکھی گئی کف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کیا اچھا پھر رکھنا سو ہو گئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسار
 معجزہ ایک اصحابی کے ہاتھ میں غرود تھا ایسا سنت کہ سبب ان کے تو انہیں پر لگتے تھے
 اپنے کف مبارک اوپر رکھ کے اوسے دبا کے ہاتھ کو چکریا فوراً اچھا ہو گیا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 عنہ کے لیے اپنے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف انھیں کبھی نہ پہنچے ایسا حال ادا کیا ہو گیا
 کہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے اور جاڑوں میں گرمیوں کے پہنتے تھے اور کچھ تکلیف گرمیوں کی
 کی نہیں معلوم ہوتی تھی معجزہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے اپنے دعا کی کہ خدا تعالیٰ
 اونی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی معجزہ حضرت انس بن
 کے لیے اپنے طول عمر اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے زیادہ اونی عمر
 ہوئی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوئی یہاں تک کہ اونی حیوہ میں سو سے زیادہ اونی اولاد پیش
 پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا اونکے اموال میں یہ حال تھا کہ باغ اور کھانہ ہر سال میں دو بار پھل
 لاتا تھا معجزہ ایک اندھا حضور اقدس میں آیا اور اوس نے درخواست کی کہ میری آنکھیں
 ابھی ہو جاویں اپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے کہ یہ دعا
 پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِبَیِّنَاتِ مُحَمَّدٍ جَبِّیْ الرَّحْمَۃُ یَا مُجِیْبُ
 رَاغِبِیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ اِلَیْ رَبِّكَ لِیَكْشِفَ لَیَّ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیْ
 اَبُو سَیْدٍ دِیَاہِیْ کیا اوسی وقت اوسکی آنکھیں کھل گئیں ف عثمان بن حنیف سے اس حدیث کی
 روایت ہے اور یہ طریقہ نماز مصلوۃ الحاجت کہلاتا ہے حضرت عثمان بن حنیف اور اونکے خاندان کے
 عمل میں تھا لوگوں کو سکھلا دیتے تھے اور حاجتیں اونی پوری ہو جاتیں اور حاجتوں میں بچا
 لَیْكَ شَفِّیْ لَیْ عَنْ بَصَرِیْ فِیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ لِنَقْضِیْ بِیْہِیْ اور دل میں جو مطلب کہتا ہو
 مقصد کرے معجزہ ایک اعرابی ایک سو ساڑھے چار کر کے لیے جاتا تھا راہ میں ایک چلچلیا سوال

معجزہ ۲۸

معجزہ ۲۹

معجزہ ۳۰

معجزہ ۳۱

معجزہ ۳۲

معجزہ ۳۳

معجزہ ۳۴

معجزہ ۳۵

معجزہ ۳۶

معجزہ ۳۷

معجزہ ۳۸

معجزہ ۳۹

معجزہ ۴۰

معجزہ ۴۱

معجزہ ۴۲

صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا
 ہیں اوسنے جب کہ آپ کے کہا کہ میں تم پر ایمان لاؤں گا جب تک یہ سو سوار ایمان نہ لا لینگا اور سو سوار
 آپ کے سامنے ڈال دیا اوس سو سوار نے بزبان فصیح حسب سوال آپ کے خدا تعالیٰ کی خدائی اور آپ کی
 پیغمبری کو بیان کیا وہ اعرابی اوسی وقت ایمان لایا اور جا کے یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ سب آپ اور
 مسلمان ہوئے **معجزہ ۳۴** صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں
 اپنے میدان میں قضاے حاجت کا قصد کیا وہاں کچھ آڑھتی دو درخت اوس میدان میں الگ
 الگ دو نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر اپنے
 فرمایا کہ میرا تابعدار ہو جا بحکم خدا وہ درخت آپ کے ساتھ اس طرح ہولیا جیسے اونٹ اپنی مہار کو پکڑنے
 کے ساتھ ہولیتا ہی آپ اوسکو اوس جگہ ٹھہرایا جو بیچانچ مسافت کا تھا دونوں درختوں میں
 اور دوسرے درخت کو بھی اسی طرح شاخ پکڑ کر لے آئے اور دونوں درختوں سے آپ نے
 فرمایا کہ ملجاؤ دونوں لگئے آپ اونکی آڑ میں قضاے حاجت کے فراغت حاصل کی حضرت جابر
 کہتے ہیں کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہیں اور دونوں درخت کے
 اپنی اپنی جگہ قائم ہو گئے **معجزہ ۳۵** آپ ایک جنگل میں چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپ کو
 پکارا یا رسول اللہ آپ نے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا ہی اور ہرنی بندھی ہوئی آپ نے پوچھا کیا کہتی ہو
 اوسنے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہی اور میرے بچے اس پہاڑ میں ہیں میں نے بھوکے
 ہیں اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلاؤں
 بھر آ جاؤں گی آپ نے اوس سے عہد لیا اوسے کہا کہ میں بیشک پھر آؤں گی آپ نے ہرنی کو کھول دیا
 وہ حسب عہد بچوں کو دودھ پلا کے آگئی آپ نے اوسے پھر بانڈھ دیا اس عرصے میں وہ اعرابی
 جاگا آپ کے وہاں تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور آپ کی مرضی کے موافق اوس اعرابی
 نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل میں کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 ف ہرنی کے اس قصے کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہی اور اوسکو موضوع کہا مگر

۳۴

۳۵

معجزہ ۳۴
تصویر ہستون

حقیقین محدثین کے نزدیک یہ روایت معتبر ہو اور موضوع کتب بجا ہو معجزہ ۳۳ مسجد شریف
میں آپ ایک ستون سے ٹکبہ لگا کے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پر
فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلا کے رونے لگا اس طرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے آپ نے
منبر سے اتر کر اس ستون کو چٹا لیا تب آہستہ آہستہ وہ رونے سے چپ ہوا ف حدیث
گریہ ستون بھی متواتر ہو اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اے مسلمانو ایک لکڑی جناب سول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تھیں اس سے زیادہ شوق جناب سول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا چاہیے معجزہ ۳۴ ایک بار منبر پر آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنی بزرگی بیان
فرماتا ہو اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ میں جبار ہوں میں بڑا ہوں بہت بلند علی الا
منبر خوب تھر تھرایا آپ نے جو عظمت الہی کو بیان کیا اس کی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی معجزہ ۳۵
حضرت عباس سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے اپنے مکان پر صبح کو ہونا میں آؤ گے
صبح کو آپ وہاں تشریف لیکئے اور حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کو ایک کپڑا اوڑھایا اور
دعا کی الٹی انکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جسے مینے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہو وقت
مکان کے چوکھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا معجزہ ۳۶ ایک سفر میں آپ کی ایک اونٹنی کم
گئی ایک منافق نے ایک صحابی کے دیرے میں یہ بات کہی کہ محمد آسمان کی خبریں بتاتے ہیں
یہ معلوم ہی نہیں کہ اونٹنی اونٹنی کہاں ہو اسی وقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس مقولے
کی آگے خبر دی اور بھی مطلع کیا کہ فلا فی جگہ درخت میں ہمارا اونٹنی کی اٹک گئی ہو وہاں ہو گئے
اپنے خیمے میں اون صحابی کے روبرو جھکے دیرے میں منافق نے یہ طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی
ایک منافق نے یہ طعن کیا کہی سو میں تو دعویٰ نہیں کرتا کہ بے بتائے اللہ تعالیٰ کے مجھے کچھ
معلوم ہو جاتا ہو اب خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کر دیا کہ فلا فی جگہ اونٹنی کی ہمارا ایک درخت میں اُلجھ
گئی ہو لوگوں نے اسی جگہ اسی کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لٹکائے اور اون صحابی نے اپنے دیرے میں
جاکے جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ اون نہیں کے دیرے میں منافق نے یہ بات کہی تھی اور

معجزہ ۳۵

معجزہ ۳۶

معجزہ ۳۷

بخشہ ۱

بخشہ ۲

بخشہ ۳

بخشہ ۴

بخشہ ۵

بخشہ ۶

جس کا نام میری بیوی کا ہے
جس کا نام میری بیوی کا ہے
جس کا نام میری بیوی کا ہے
جس کا نام میری بیوی کا ہے

۱۰۰

نام اوس منافق کا زید بن لصیب تھا بلام و صادمہلہ حضرت عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوہ ۱۰۰
میں ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی اونکو دے دی بہت خامی تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اونکے پاس
رہی حضرت جابر بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتے تھے اونھوں نے
یہ حال عرض کیا آپ نے اونکے سینے پر ہاتھ مارا اور اونکے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت ہوں
انکے بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نگرے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک
گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار ہو گیا
کہ مانند دریا کے چال چلتا تھا حضرت ایک باغ میں آپ تشریف لیگئے وہاں کچھ بکریاں
تھیں سب آپ کو سجدہ کیا حضرت اون نے آپ کو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا غفلت
اور کثرت محنت کی شکایت کی اور آپ نے اسکے مالکوں سے اوسکی سفارش کی ف اونٹ کا سجدہ
کرنا آپ کو بہت طریقوں سے حدیثین کے نزدیک ثابت ہو حضرت رکناہ مکہ میں ایک بڑا
پہلوان تھا کسی سے اوسکی بیٹھ زمین پر نہیں لگی تھی ایک دن آپ اوسکے پاس جنگل میں
جہانہ بکریاں چراتا تھا اونچے اوسنے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو آج مجھے خوب
اکیلے آپ نے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اوسنے کہا کہ تم مجھ کے شتی لڑو اگر تم مجھے پھاڑو تو
میں بس بکریاں دوں گا آپ اوس سے کشتی لڑے اور اوسکو پھاڑا اوس نے کہا کہ میری لات
عُشبی نے مدد کی اور تمھارا رب غالب آیا آج تک میری بیٹھ زمین پر کسی نے نہیں لگائی پھر لڑو
اور بس بکریاں دوں گا اگر تم مجھے پھاڑو گے آپ نے پھر اوسے پھاڑا پھر اوس نے ویسی ہی تقریر کی اور
تیسری بار بھی آپ نے اوسے پھاڑا اوس نے کہا کہ تیس بکریاں میری بکریوں میں سے پسند کرو آپ نے
نہیں اور کہا کہ میری خوشی یہ ہو کہ تو مسلمان ہو جا تاکہ وزخ سے نجات پاوے اوس نے معجزہ
طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہاں تھا سو آپ نے اوس درخت کو بلایا وہ درخت چڑکے دو
ہو گیا اور ایک دن میں سے وہاں چلا آیا اور آپ کے اور رکاز کے درمیان کھڑا ہو گیا رکاز نے
کہا کہ معجزہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہدو کہ چلا جائے آپ نے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو مسلمان

ہو جاوے گا اور سہ کما بان آپ کے کہنے سے وہ چلا گیا اور دو نوٹ کے ایک ہو گئے آپ نے رکنا سے کہا کہ اب سلمان ہو جاوے گا نہ کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو جو رتین کے کی مجھے کمین گی کہ رکنا نہ ماسے ڈر کے مسلمان ہو گیا اور سوت تو رکنا نہ مسلمان نہوا لیکن فتح کے میں سلمان ہو گیا **معجزہ ۴۹** ایک اعرابی نے حضور اقدس میں خشک سالی کی شکایت کی اور کہا کہ مینہ نہ برسے لڑکے بٹے اور چار پائے مرے جاتے ہیں آپ مینہ کے لیے دعا فرما دیں آپ مسجد شریف میں اور سوت تشریف رکھتے تھے اور جمعے کا دن تھا اور بوقت خطبے کے اوس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپ نے مینہ کے لیے دعا فرمائی اوسی وقت مینہ برسا شروع ہوا اور دوسرے جمعے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے اوس اعرابی نے یا اور کسی شخص نے پھر انکے عرض کی کہ اب مینہ کی کڑھ بڑی تکلیف ہو آپ نے فرمایا اے گروہا سے برسے ہمیں نہ برسے اور آپ نے جدھر کو اشارہ کیا مینہ کھل گیا اور گردا گرد مینہ کے برسا رہا **معجزہ ۵۰** بخاشی بادشاہ حبشہ کا جس وقت انتقال ہوا اوسی وقت آپ نے مینہ میں خبر دی اور اوسکی نماز جنازہ کی غائبانہ پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہو اور خفیفہ کہتے کہ اوس وقت جنازہ بخاشی کا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپ نے غائبانہ نماز نہیں پڑھی **معجزہ ۵۱** ایک یہودی متصل مدینہ مدینہ کے بکریاں چراتا تھا ایک بھیڑیا اوسکی ایک بکری لیکر چارے وٹلے بھٹ کے بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالیٰ نے دیا تھا مجھ سے چھین لیا بکری نہ چراتے والا متیر ہو کے کہنے لگا کہ بھیڑیا آدمی کی طرح بائین کرتا ہو بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہو کہ درمیان ان دونوں پہاڑوں کے یعنی مدینہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بائین گذری اور آنے والی بیان کرتے ہیں اوس یہودی نے اوسی وقت حضور اقدس میں حاضر ہو کے حال بیان کیا اور سلمان ہو گیا **معجزہ ۵۲** ایک بار ابو جہل نے کہا کہ جین محمد کو دیکھو گا مٹی میں منہ ملتے یعنی سجدہ کرتے اپنی لاسٹ اونکی گردن دبا دوں گا آنحضرت

معجزہ ۴۸

معجزہ ۴۹

معجزہ ۵۰
کا حکام کرنا اور ان کے
نہوں کی خدمت میں

معجزہ ۵۱

صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے اور نماز پڑھنے کے بوقت مسجدہ اوس میں نماز بارادہ مذکور آپ کی طرف تھک دیا اور پکس پہنچنے سے پہلے بے تحاشا بھاگا لوگوں نے کہا کہ کیا ہر آدمی کو کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق آگ کی ہو اور میں نے پردیکھے فرشتوں کے ایسے میں ڈر کے بھاگا آپ نے فرمایا کہ وہ ملے گے بڑھتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی لیجائے معجزہ ایک مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے درخواست کی کہ حضرت جبریل کو مجھے دکھا دیجئے آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ شکوے گے اونھون اصرار کیا آپ نے کہا کہ کبھی کی طرف دیکھو اونھون نے کبھی شریفہ کی چھت پر حضرت جبریل کو دیکھا پراونکے زبرجبر کے نہایت درخشان اوسکی چپک سے حمزہ کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور غش کھٹکے گرے بعد اسکے حضرت جبریل غائب ہو گئے اور حضرت حمزہ ہوش میں آئے

معجزہ

خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان میں

اسد جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اوسکا بر ملا بر وجہ اتم بروز قیامت بوقت قائم ہونے آپ کے مقام محمود میں اور کرنے شفاعت کبریٰ کے ہو گا اور اخیر معاملہ آپ کا جو تعلق اس عالم سے ہی شفاعت کبریٰ ہو لہذا ختم کرنا تو ناچار حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نمکتہ اختتام کتاب میں بیان شفاعت کبریٰ پر تقاضا دل شیک ہی جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو بیان وسعت رحمت الہی پر ختم کیا ہو اور تقاضا دل اس طرح قائم کیا ہو کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ بیان وسعت رحمت الہی پر ہوا خدا تعالیٰ مؤلف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعہ الہی اوسکے شان ہو اسے ہی فقیر گنہگار کو اس سلسلے کے ختم میں بیان شفاعت کبریٰ سے تقاضا دل میں وضع نظر ہو کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مؤلف حقیر کا خاتمہ ایسا کر کہ شفاعت جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں وارد ہو کہ قیامت کے دن بسبب درازی اوس دن کے اور شدت تکالیف کے گرمی شدت کی بسبب رب آفتاب کے ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی مشہور ہو

بیان شفاعت کبریٰ

کہ سب کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال لوگوں کے بدن پر ہوگا کسی کے شخون تک کسی کے زانو تک اور کسی کے زیادہ اس اور کافروں کے منہ تک ہوئے بطور تکام کے ہو جائیگا اور کسی کو اونٹوں نے یا بیل گائے مینڈھے بکریوں نے بسبب مذیہ زکوٰۃ کے کچھاڑا ہوگا اور اونٹ کھٹے ہوئے اور پانٹوں سے کھونڈتے ہوئے اور گائے بیل اور مینڈھے بھیڑ بکریاں سینگوں سے مارتے ہوئے اور پانٹوں سے کھونڈتے ہوئے اور بھی ٹکھنیں بند ہوگی اور خدا تعالیٰ کمال میں ہوگا اور متوجہ طرف حساب کے نہوگا لوگ بہت گھبراہٹیں گے اور فوجت ہماٹک بونچے گی کہ کہیں گے چاہے جہنم کا ہی حکم ہو جائے نا پرسانی سے تہنجات ہو آپس میں شورہ کر کے کہیں گے کہ کوئی تشیع قائم کرنا چاہیے کہ اسد جل جلالہ کے حضور میں سفارش کو کے ہم لوگوں کو اس بلا سے نجات دلوانے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں اپنے دست قدرت سے بنا دیا اور تم باپ سب آدمیوں کے ہو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہماری شفاعت کرو کہ ہم اس مصیبت سے نجات پاویں وہ کہیں گے لکھتے ھٹا کھڑ میرا تیر نہیں ہوا آج اسد تعالیٰ ایسا غضب میں ہو کہ ایسا کبھی نہیں ہوا اور سینے خلاف حکم الہی کے کہ نہنوں بہشت میں کھالیا تھا اس سبب میری جرات نہیں ہوتی کہ شفاعت کروں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغمبر مسمیٰ دعوت والے ہیں لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاویں گے اور انکی تعریف بیان کر کے ان سے شفاعت کے لیے کہیں گے وہ بھی فراموش گئے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میں نے خلاف مرضی الہی اپنے منہ کے لیے جو کافر تھا دعائی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جائے مجھے اس گناہ کا ڈر ہو لیکن براہیم کے پاس جاؤ کہ وہ دوسرے خاص خدا تعالیٰ کے ہیں لوگ حضرت براہیم کے پاس جاویں گے اور انکی تعریف کر کے شفاعت کے واسطے کہیں گے وہ بھی فراموش گئے ھٹا کھڑ میں اس کام کا نہیں ہوں اور عذریہ کر کے کہ میں نے اپنی عمر میں تین جھوٹے بولے تھے انکے مواخیا مجھے ڈر ہو تم موسیٰ کے پاس جاؤ ان سے اسد تعالیٰ نے کلام کیا اور تورات و پرتازل کی میں جھوٹے کہا حضرت براہیم نے تین باتوں کو کہ ظاہر میں جھوٹے تھیں حقیقت میں جھوٹے تھیں ایک یہ کہ جب کھار میلے کو جاتے تھے

اور انکو ساتھ لے جانا چاہتے تھے اور انھوں نے ستاروں کی طرف دیکھ کے کہا کہ میں بیمار ہوں
منظور یہ تھا کہ انکے ساتھ تنجائین اور بیماری سے بیماری روحانی مراد تھی کہ بسبب انکی
صحبت اور حرکات شرک کے تکلیف درنج میں تھے ظاہر میں ستاروں کی طرف دیکھ کے یہ کہہ
کہا انکے ذہن میں یہ بات ڈالنے کو کہ ستاروں کی گردش سے اور انھوں نے اپنا آئینہ بیمار
ہونا دریافت کیا یہ وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا انھیں جھوٹے گئے دیکھئے کہ بتوں کو
حضرت ابراہیم نے بعد از انکہ کفار میلے کو چلے گئے تھے ترسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تر
کو ایک بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب کفار نے پوچھا کہ بتوں کو کسے توڑا حضرت ابراہیم
نے کہا اس بٹے سے توڑا ان بتوں سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہوں یہاں بھی حقیقت کلام مراد
نہیں تھی بلکہ منظور یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہیں کر سکتے کہ اگر الزام
ادبیر قائم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے
چلے مصر میں وارد ہوئے وہاں ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتوں کو چھین لیتا تھا اور
شوہر کو جو اس کے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھیں بہت خوبصورت
حضرت ابراہیم نے ان لوگوں سے کہا کہ یہ میری بہن ہی مقصود بہن ہونا یا اعتبار دینا
تھا اگرچہ یہ تین باتیں جھوٹ اور قابل مواخذہ کیے تھیں لیکن انبیاء کرام کا مقام بہت عالی
ہی اور جنت درقرب جناب الہی سے زیادہ ہوتا ہی اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہی لہذا حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو ان باتوں کا خوف ہوگا اور شفاعت میں عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس جائیں گے اور انکی تعریف کر کے ان سے شفاعت کے لیے کہیں گے وہ بھی یہی کہیں گے
میں اس کام کا نہیں ہوں میرے ہاتھ سے قبلی مارا گیا تھا مجھے اسکا ڈر ہی مراد وہ قصہ ہی جو سورہ
قصص میں مذکور ہو ایک قبلی ایک بنی اسرائیل کو ہیکار میں پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام اور دوسرے نکلے بنی اسرائیل نے ان سے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکے
اوس قبلی کے مارا زہ مرگیا جو کہ حکم قتل کفار کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں ہوا تھا لہذا وہ مرے

اور خدا تعالیٰ نے بخشید یا سوا یا کہ وہ گناہ معاف ہو گیا ہو حضرت موسیٰ کو بظرف شان جلال الہی روز
 پر ہول قیامت اس کا خوف ہو گا اور شفاعت کرنے میں عذر کو ٹھیکے اور کہیں گے علیہ السلام
 کے پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلمہ کن سے انہیں پیدا کیا ہو بغیر آپ کے لوگ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی یائیں گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں میرے بعد نصاریٰ نے
 مجھے معبود قرار دیا مجھے اس بات کے مواخذے کا ڈر ہو لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 خدا تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے ہیں لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور میں آویں گے اور درخواست شفاعت کی کریں گے آپ اس وقت مستعد ہو کے فرماویں گے
 لائے گا میں اس کام کے لیے ہوں اور آپ اس وقت اس جل جلالہ کے حضور میں حاضر ہو کے
 سجدہ کریں گے اور سجدے میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بیان کریں گے آپ فرمایا کہ میں اس وقت اسے
 حماد الہی بیان کروں گا کہ اس وقت میں میرے ہن میں نہیں ہیں اسی وقت خدا تعالیٰ میرے لئے
 ڈالے گا اور جتنی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیگا میں سجدہ میں رہوں گا پھر خدا تعالیٰ فرماویں گا یا محمد ان
 رَسُلًا سَلَّمَ سَلِّ لِنُحْطَ وَاشْفَعْ لِنُشْفَعَ اے محمد سر اوٹھا دو جو تم مانگو گے ملیگا اور جسکی شفاعت
 قبول ہوگی سچاں اللہ کی رتبہ ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے وقت میں کہ اللہ جل جلالہ
 نہایت غضبناک ہو گا اور سب نبیائے کرام اولو العزم ملے ڈر کے تھر تھراتے ہوں گے ہمارے
 پیغمبر صاحب اللہ تعالیٰ ایسا کلمہ فرمائے گا جیسا کمال خوشی و رضامندی میں بادشاہ اپنے نہیں
 اور مقربین سے کہتے ہیں مانگ کیا مانگتا ہو سبب کا بھی ہو کہ آپ محبوب معشوق الہی ہیں اس وقت
 شان محبوبیت کا مجمع اولین و آخرین میں ظہور ہو گا آپ سر اوٹھاویں گے اور کہیں گے یا رب اُمّی
 اُمّی قربان ہے پیغمبر رُؤن و رحم کے کہ ایسے وقت میں کہ سب نبیائے اولو العزم نفسی نفسی ہیں
 اور آپ اپنی اس کے لیے درخواست مغفرت کی کریں گے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ یا اُمّی
 کہ سر اوٹھ کر جیچے اس مقام شفاعت میں قائم ہونا اور خلائق کو بول محشر سے چھوڑانا اور پھر
 دوزخ سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپ کا مقام محمودین ہو جسکا ذکر قرآن مجید میں ہو عسّی

اَنْ يَّجْعَلَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّجْهُودًا بِالْجَلَدِ اَسْجَلْ جَلَالَهُ بَدُونِ كَاحْتِسَابِ كُوْنُكَ
 بہشت دوزخ کا حکم جاذبی کریگا اور سب موطن یعنی مقامات معشر کے طے ہونگے بل پر اطر
 وغیرہ اور آپ اپنی امت کی رفاہ ہر جگہ چاہیں گے اور فضل الہی شامل حال کی امت کے ہوگا جو
 لوگ سبب امت افعال کے دوزخ میں پڑینگے اونکے لیے خدا تعالیٰ آپ سے فرماویگا کہ جسکے
 دل میں جو برابر ایمان ہو او سکود دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاؤینگے
 اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلواکے بہشت میں داخل کریں گے پھر آپ اسد جل جلالہ
 کے حضور میں جا کے سجدہ کریں گے اور حماد الہی زبان سے کہیں گے اور جنہی دیر تک خدا تعالیٰ
 چاہیگا سجدے میں رہیں گے پھر اسد تعالیٰ فرماویگا یا مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ
 تَشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ
 اوٹھا کر کہیں گے یا رَبِّ اُمِّیْتِی اُمِّیْتِی پھر اسد تعالیٰ یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل میں
 رانی برابر ایمان ہو او سکود دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس حد کے موافق
 لوگوں کو نکال لیجاؤینگے اور بہشت میں داخل کریں گے پھر اسد جل جلالہ کے حضور میں جا کے
 سجدہ کریں گے اور حمد الہی بدستور سابق بجالاویں گے پھر خدا تعالیٰ فرماویگا یا مُحَمَّدُ اَرْفَعْ
 رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ تَشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ اَوْ مُحَمَّدُ اَرْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ
 سفارش کرنے قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر کہیں گے یا رَبِّ اُمِّیْتِی اُمِّیْتِی پھر اسد تعالیٰ
 یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل میں بقدر ذرے کے ایمان ہو اسے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اس
 حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت میں داخل کریں گے آخر کار کوئی جہنم میں نہ ہیگا مگر وہی لوگ
 جنکو قرآن نے جس کی ہی یعنی جنکا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اور حق خلود بین خدا تعالیٰ کی رحمت
 اور جناب سول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی شفاعت سے سب اہل ایمان بہشت میں داخل ہو جائیں گے
 الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور طفیل اپنے حبیب صلی اسد علیہ وسلم کے لئے
 انگار کا خاتمہ بغیر کر کے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور نگارہ نبوی سے جلد نجات

اپنے اور اپنے حبیب کے آستانے پر پونچھے اور مشفق محسنی محمد امیر خان صاحب باعث
تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مرضیات کی دے اور سب مرادات بخیر اور دنیاوی برلا دے
اور مجمع احباب مخلصین اور کرامے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا میں بھی سب کو ہر طرح
کی عافیت عنایت فرماوے یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے
حافظہ لکھا تھا پھر بفسدہ تک بعد معلومت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرفت
مطابق کیا محمد اسد یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تالیف ہوا زبان
اردو میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے رسائل مولود بزبان اردو بیان حالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں جو پائے جاتے ہیں اکثر حالات صحیحہ پر مشتمل نہیں ہیں کتب تاریخ
غیر معتبرہ کے موافق ہیں یا جہان سے چاہا افسانے بنے تحقیق اور غلط محض لکھ دیے ہیں
مثلاً رسالہ مولود میں کہ فی الحال بنگالے میں بہت مروج ہے تو یہ کادودھ پلانا بعد
حلیہ بعد یہ کے لکھا ہے یا صلح حدیبیہ کے قصے کو اس طرح لکھا ہے کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لینگے تھے تب وہ قصہ واقع ہوا سو یہ باتیں یقیناً غلط ہیں اور
مخالف کتب حدیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مؤلف سالانے یہ کی ہو کہ لکھا ہو کہ میں نے
مولوی کرامت علی صاحب کو یہ سالہ سنا دیا اور اب سب وایات مندرجہ موافق دے اس کے
ہیں سو مولوی کرامت علی صاحب نے کہ فاضل معتبر ہیں ایسی روایتوں کو کبھی معتبر نہ بتلایا ہو گا
اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کے ہیں بیان قصہ معراج اور وفات شریف میں بعضے کتب
تاریخ میں بہت دقیق و معتبر لکھی ہیں کہ رسائل مولود والوں نے انہیں نقل کیا ہے فقیر نے
یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث کے لکھیں ہیں صاحب مطبع
فرمانے والے اس سال کے اسبات کا بھی لحاظ رکھیں اور جس طرح لوگ اردو افسانے کی کتابوں
کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے سیر میں رکھتے ہیں اگر اس سال کو
مطالعے میں رکھیں دل لگی بھی ہو کہ قصے اس میں بھی مندرج ہیں اور زبان اردو بھی مطابق

روزمرہ فصیح کے اس میں ہر اور اسکے دیکھنے میں نواب ہر اور دنیا کے انتظام کی عجمی
 آدمی کو حاصل ہوتی ہر اس وقت کے آپ کے اور آپ کے اصحاب کے معاملات و تہذیب و تہذیب
 عقل و عیس کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس سال کو مطالعے میں لکھیں اور اپنے اقارب
 اور حواریوں کو اور اصحاب کو سنائیں وَاِخْرُجْ عَوْنًا كَآلِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِيْبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَصْحَابِ وَعَلَمَاءِ اُمَّتِهِ وَآلِیَائِهِ جَمْعًا

خدا کو شکر ہے حد و بے انتہا اور پیغمبر پر درود و لاتعداد و لا تعصی کہ افضال ایزدی سے بار دوم
 کتاب فیض نصاب خلاصہ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ صلی علیہ وسلم بہ تواریخ حبیب الہ
 تصنیف عالم ربانی مفتی حسانی سید دین مبین مروج شرع متین مقبول بارگاہ خدو
 صد جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ روح فی دار الجنان و افاض علیہ شایب
 الغفران اہتمام سے امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن
 منظور کے ایام تبرک میلاد فضل الرسل یعنی عشرہ اولین ماہ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ ہجری میں مطبع
 نظامی واقع شہر کانپور چھپ کر شمع محفل طالبان اخبار بنوی ہوئی

قطعہ تاریخ طبع دوم بار کتاب تواریخ حبیب الہ

دینداروں کو نہایت ہی خوشی اس ہوئی
 اہل دین پڑھتے ہیں آداب سے تاریخ نوی

جب چھپی بار دوم فضل خدا سے یہ کتاب
 فکر کی طبع کی تاریخ تو آئی یہ ندا

وجہ مہر کی خاتمہ پر واسطہ سند اس کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی ہر اور دستخط ہستہ کے



عبد اللہ بن محمد

صحت نامہ غلط تباہ حسیب الہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	اصحاب	اصحاب	۶	۲	تہین	تہین
۸۳	۱۶	عزیزہ	عزیزہ	۸	۳۳	ایسا ہو	ایسا ہی ہوا
۸۶	۷	کہینے	کہینے	۱۷	۱۷	باجر کو	باجر کو
۹۲	۱۶	موتلون	موتلون	۲۰	۲۰	آگ	آگ
۹۶	۱۶	بنائی	بنائی	۱۶	۱۱	شیریں	شیریں
۱۰۹	۲۱	بات میں	بات میں	۱۶	۱۲	چاہے	چاہے
۱۱۲	۲۱	شجاعت	شجاعت	۵	۱۵	کہ یہ پیغمبر	کہ یہ پیغمبر
۱۳۲	۳	وہاں کے وہاں کے	وہاں کے وہاں کے	۲۱	۲۸	یا جلیج	یا جلیج
۱۱	۱۱	حاطب	حاطب	۱۳	۲۵	نیں سال	نیں سال
۱۳۲	۲۱	ہزیل	ہزیل	۵	۲۶	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ
۱۵۰	۱۶	خبریں	خبریں	۱۰	۲۸	گیا رہوین	گیا رہوین
۱۵۶	۷	اہل اسلام	اہل عرب اسلام	۱۶	۳۸	ایسا	ایسا
۱۵۷	۱۵۷	مختب	مختب	۸	۳۱	یا لابن	یا لابن
۱۷۱	۳	ہینے کے ہی	ہینے کے ہی	۱۳	۳۴	مدار	مدار
۱۷۸	۴	زائر	زائر	۱۱	۳۲	پوریا	پوریا
۱۸۰	۲	یا میں	یا میں	۱۱	۳۵	اور صحابہ	اور صحابہ
۱۸۷	۱۶	تم دونوں	تم دو	۲	۳۹	ہو گئے	ہو گئے
اختلاط خواہشی				۱۷	۵۲	کے میں	کے میں
صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط
۸	۲	۶	الصنع	۲۱	۵۵	معاہدہ	معاہدہ
۹	۱	۲	رہے	۱۲	۵۹	تجلیں	تجلیں
۱۱	۱۰	۱	عجیب	۱۵	۶۳	فتح کے	فتح کے
۱۵	۳	۱	نسطور	۱۶	۶۳	لا تذر	لا تذر
۵۰	۲	۳	میں میں	۱۲	۶۶	وہ حامل	وہ حامل
۵۵	۷	۷	معجزہ	۲	۶۹	و باریک	و باریک
۷	۷	۷	معجزہ	۴	۷۱	لہذا آپ	لہذا آپ
۵۶	۲	۱	۱۲	۵	۷۵	مولانا	مولانا
۹۵	۱	۱	بغف	۲۰	۷۷	رسول	رسول
۱۲	۱	۱	بغف	۶	۷۹	تارہ کے	تارہ کے
۱۲	۲	۳	دراغوری	۵	۸۰	تیز سے	تیز سے